بیسٹ کا عشق

از قلم ماہی شاہ، حبا خان

وہ ڈر کر بھاگ رہی تھی ایسے جیسے اس کے پیچھے کتے لگے ہوں کہ اچانک ہی اس کی ٹکر کسی بھاری وجود سے ہوئی تو اس نے سہم کر
اس کی طرف دیکھا تو بلیک ماسک سے جھلکتی ہوئی اس کی سبز وحشت سے بڑی آنکھیں سرح. تھی اس کی انکھیں دیکھ کر اس کے چیخ نکلی ساتھ۔ہی اس کی آنکھ کھل گئی اور گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔

اف کیوں کیوں مجھے یہ خواب آ کر تنگ کرتے ہیں اور یہ سبز انکھوں والا مونسٹر کون ہے اور اس طرح کی انکھیں اگر کبھی حقیقت میں مجھے نظر آئی تو میں تو وہاں ہی مر جاؤں گی

ایک جرجری لے کر وہ وہاں سے اٹھی اور فریش ہونے چلی گئی کیونکہ اس نے یونیورسٹی جانا تھا۔۔

بلیک جینز کے ساتھ سرخ رنگ کا شارٹ فراک پہنے اور گلے میں دوپٹہ مفلر کی طرح لیے ہوئے بہت کیوٹ لگ رہی تھی اور پھر اس کی نیلی
آنکھیں غضب ڈھا رہی تھی

ماما ماما جلدی سے ناشتہ دے دیں مجھے بھوک لگی ہے مجھے یونیورسٹی جانا ہے۔۔

زرمین خان نے اس کو دیکھا تو دل میں بے ساختہ ماشاءاللہ کہا تھا کیونکہ وہ لگ ہی بہت خوبصورت رہی تھی ماما جانی مجھے دیکھنا بس کریں ناشتہ دے دی نظر لگائیں گی کیا اف تم بھی نام جاؤ بیٹھو پاپا بھی انتظار کر رہے ہیں سکندر خان تو اپنی جان سے پیاری بیٹی کو دیکھا جو اس کے اکلوتی جان تھی۔۔

پاپا آپ ماما سے کتنا پیار کرتے ہیں کیوں بیٹا جی اپ یہ کیوں پوچھ رہی ہیں اف ہو پاپا بتائیں تو کیونکہ آج کل ماما بہت گلابی گلابی ہو رہی ہیں خیر ہے نا اور زرمین بیگم تو اس کی بات پر جنھپ گئی تھی اور اس کو ایک تھپڑ رسید کیاانو باز آ جاؤ۔۔

تم بہت شرارتی ہوتی جا رہی ہو اف وہ ماما میں نے کیا کہا پاپا اپ بتائیں ماما دن بدن پیاری ہوتی جا رہی ہیں نا بیٹا جی کیوں مجھے گھر سے نکلوانا ہے مجھے تو اپنی شرارتوں سے معاف رکھو انمول کھلا کر ہنس پڑی دونوں نے بے ساختہ ماشاءاللہ کہا تھا اور ہمیشہ ہنستے رہنے کی دعا کی تھی لیکن قسمت کا کس کو پتہ ہے۔۔

✿✿✿✿✿✿

وہ ایک لڑکی کی تصویر لے کر مسلسل رو رہا تھا اہ میری لٹل فیری کہاں چلی گئی ہو 15 سال 15 سال بہت ہو گے تمہیں دور ہوے لیکن اب تمہیں میں ڈھونڈ لوں گا اور پھر تمہیں کہیں نہیں جانے دوں گا پلیز لٹل فیری واپس آ جاؤ تمہارا زی تمہیں بہت یاد کر رہا ہے۔۔

میرا دل کر رہا ہے تمہیں تمہارے باپ کے کیے کی سزا دوں لیکن یہ دل ہے کہ مانتا ہی نہیں بس یہی چاہتا ہے کہ تم میرے پاس ہو میری

سبز آنکھوں والی لٹل فیری۔۔۔

✿✿✿✿✿✿

وہ جلدی سے یونیورسٹی پہنچی تھی کہ اسکی دوست زویا جو کہ ایک مہینہ ہوا تھا یونیورسٹی آئی تھی باہر سے میگریشن کروا کر اور آتے ہی اس نے اپنی شرارتی عادت کی وجہ سے جلد ہی انمول سے دوستی کر لی تھی۔۔۔

یار انو کہاں تھی میں کب سے ویٹ کر رہی تھی اور ایک تم ہو کہ مجھے انتظار کروا رہی ہو بس یار لیٹ ہو گئی اچھا چلو چلے لیٹ ہو رہے ہیں ویسے بھی ہمارے پیپرز ہونے والے ہیں اور ایک مہینہ رہ گیا ہے پھر ہماری سٹڈی کمپلیٹ ہو جائے گی۔۔

ہا ہا یار ہم کون سا الگ ہو گئے تم تو ہمارے گھر بھی آتی جاتی ہو زویا یار کاش میرا کوئی بھائی ہوتا تو میں تمہیں اپنی بھابی بنا لیتی ہوں دفعہ ہو جاؤ اور انو تم بھی کیا باتیں لے کر بیٹھ جاتی

ہو پہلے تمہاری شادی ہو گئ پھر میری اہ میرے لیے تو کوئی شہزادہ ہی آئے گا اور بھاگ کر کلاس میں چلی گئی اللہ کرے کوئی شہزادہ ہی اے اور مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے چلی گئی۔۔

✿✿✿✿✿✿

وہ نک سک سا تیار ہو کر پولیس اسٹیشن جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا اس نے تیار ہو کر اپنے اپ کو شیشے میں دیکھا تو براؤن آنکھیں ماتھے پر آئے ہوئے بال اور ہلکی سی داڑھی اور سفید رنگ وہ کسی بھی لڑکی کا خواب ہو سکتا تھا لیکن اس نے آج تک صرف اپنی لٹل فیری کا انتظار کیا تھا۔۔

اسے یقین تھا کہ ایک دن وہ اپنی لٹل فیری کو ڈھونڈ لے گا پھر کبھی دور نہیں جانے دے گا وہ تیار ہو کر نیچے آیا تو میر پہلے ہی ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھ کر اس کا انتظار کر رہا تھا آؤ آؤ پولیس والوں آپ کا ہی انتظار ہو رہا تھا ہاہا بھیا اپ بھی نہ کہاں آپ اور کہاں ہم یہ مذاق اچھا ہے کہ آپ میرا انتظار کر رہے تھے۔۔

چلو چپ کر کے ناشتہ کرو پھر مجھے ایک دشمن کو ٹھکانے لگانے جانا ہے اور ایک میں پولیس والا ہو کر بھی آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتادونوں ہی کہکا لگا کر اٹھ گئے اور یہ بتاؤ یہ ماہا کدھر ہے پتہ نہیں بھائی کہاں گئی ہے اپنے کمرے میں ہو کیوں خود ہی ناشتہ کر لے گی چلو ٹھیک ہے خدا حافظ تم جاؤ مجھے بھی کام ہے اوکے بھیا خدا حافظ۔
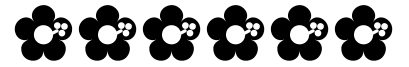
ماما میں آگئی ماما کدھر ہیں آپ مجھے بھوک لگی ہے او ہو بیٹا کتنی دفعہ کہا ہے سلام کیا کرو پہلے آتے ہی کھانا مانگنے لگ جاتی ہو اوکے ماما سوری اب دے دینا کھانا اوکے جاؤ چینج کر کے آؤ میں کھانا دیتی ہوں یہ کہہ کر وہ چلی گئی پاگل بیٹی میری اور وہ کچن میں چلی گئی۔۔۔

اوپر آکر اس نے موبائل میں میسج دیکھا تو زویا کا میسج تھا تم آ رہی ہو نا

او شٹ یار میں بھول گئی

ماما سے پوچھنا

اوکے میں پوچھ کر بتاتی ہوں

اوکے یار آ جانا

اوکے میں کھانا کھا کر پوچھتی ہوں اوکے بائے نیچے آکر اس نے کھانا کھایا اور ماما سے پوچھا ماما وہ زویا ہے نا اس نے شاپنگ پر جانا ہے اس کی برتھ ڈے ہے تو مجھے بھی جانا ہے۔۔
میں رات تک واپس آجاؤ گی پلیز ماما۔۔

اوکے ٹھیک ہے چلی جانا تھینکس ماما بیٹا دھیان سے جانا
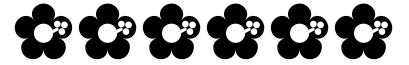
اوکے ماما۔۔اوپر آ کر اس نے ذویا کو میسج
کیا کے وہ آ رہی ہے۔

شاپنگ کر کے وہ آگئ تھی بہت تھک گی تھی بیٹا آرام کرو جا کر

اوکے ماما۔۔یہ کہ کر وہ چلی گئی۔۔۔

جلدی کرو صاحب اٹھ گئے ہیں

سب نوکروں میں افرا تفری مچی ہوئی تھی

دیکھو گھر کا کونا کونا چمکا دو صاحب کو دھول مٹی بالکل پسند نہیں اگر غلطی سے بھی ان کو کوئی گندی جگہ نظر آ جائے تو

تم لوگوں کے خیر نہیں

اختر سب نوکروں کو ہدایت دیتے ہوئے باہر نکلا جہاں کتوں کی بھونکنے کی آوازیں آ رہی تھی وہ ان خطرناک شکل کے کتوں کے

قریب آیا ان کی ایک فٹ لٹکتی زبان وہ نہ صرف دیکھنے میں خطرناک بالکل ان سے خطرے کا عملی نمونہ سب نوکر دیکھ چکے تھے

جب میر سلطان کو غصہ اتا تھا نوکروں کو ان کے اگے پھینک دیتا تھا ویک سفاک بے رحم درندہ تھا جس کی ڈکشنری میں معافی نام کا لفظ نہیں تھا وہ گرین آنکھوں والامافیا ورلڈ کا بے تاج بادشاہ جس نے مافیا کے چھوٹے موٹے کیڑوں کو مار ڈالا تھا اور خود بیسٹ بن بیٹھا تھا
کوئی بھی اس سے الجھنے سے پہلے ہزار بار سوچتا تھا اب
دیکھتے ہیں اس بیسٹ کی دنیا میں کون سی پرنسز آتی ہیں

لٹل فیری

I am not live without you

پلیز واپس آ جاؤ

تمہارے بغیر نہیں رہ سکتاتمہارا ذی تمہیں یاد کر رہا ہے تم بھی تو

اپنے زی کے بغیر نہیں رہ سکتی تھی نا واپس آ جاؤ پتہ نہیں تمہارا باپ تمہیں کہاں لے کر گیا ہے

اس ٹائم اس کا چہرہ آنسو سے تر تھا۔کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ وہ زین شاہ ہے جو مقابل کے منٹوں میں پسینے چھڑوا
سکتا تھا ایک قابل ترین افسر جس کے نام سے دشمن کا پتے تھے اس ٹائم لٹل فیری کی یاد میں ایک بے بس ہارا ہوا انسان لگ رہا تھا۔۔

✿✿✿✿✿

ایک ٹاول کمر سے پیروں تک جب کہ دوسرا بالوں پر لپیٹے ہوئے وہ اپنے گیلے اور مضبوط ورشی جسم کے ساتھ شاور لے کر باہر نکلا
سر پر سے ٹاول ہٹا کر وہ ڈریسنگ کے سامنے آ کر کھڑا ہوا سب سے پہلے اس نے اپنے گیلے چمکتے ہوئے چہرے پر بکھرے بالوں کو سکھایا۔۔

سبز آنکھیں گھنی پلکیں ہلکے گلابی ہونٹ دودھیا رنگت ہلکی سی بیڑ جو اس کے حسن میں مزید اضافے کا باعث بنی تھی ہاتھوں کی ابھری ہوئی نسیں چوڑا سینہ سکس پیک جو اس کی شخصیت کو مزید متاثر کر رہی تھی۔۔

پہلے وہ بیڈ پر رکھی بلیو کلر کی پینٹ پہننے لگا اب وہ شرٹ لیس شیشے کے سامنے کھڑا ہوا ڈریسنگ پر سے باڈی سپرے اٹھا کر
جسم پر لگانے لگا پھر وائٹ شرٹ پہنی اور ہاتھوں سے بالوں کو سنوارنے لگا اسے ایک میٹنگ کے لیے جانا تھا کیونکہ دن کے اجالے میں وہ لوگوں کے لیے ایک عام سا انسان بزنس مین تھا

اور رات کے اندھیرے میں دشمنوں کی سفاک موت ہم جس کے نام سے دنیا تھر تھر کانپتی تھی جب وہ تیار ہو کر نیچے آیا تو سب ملازم ایک قطار کے ساتھ کھڑے ہو گئے کیونکہ سب ہی اس کے غصے سے واقف تھے وہ آرام سے ناشتہ کر کے باہر چلا گیا سب نے شکر کیا کہ آج غصہ نہیں کیا..

سورج افق پر غروب ہو رہا تھا رات کا اندھیرا نے اپنی لپیٹ میرے لے رہا تھا ماہ شاہ کانوں پر ہینڈ فون لگائے گانے سنتے ہوئے تیز سپیڈ
سے گاڑی ڈرائیو کر رہی تھی اسے لگ رہا تھا جیسے اسے اپنی جان کی پرواہ نہ ہو اس نے بلیو رنگ کی شرٹ اور بلیک پینٹ پہنی تھی۔۔۔۔۔۔۔

۔اور ہائی ہیل والے بند شوز پہنے ہوئے تھ سفید نرم و ملائم چہرے کے گلابی گال ایسے لگتے تھے جیسے برف کے جسمے میں گلابی رنگت کی امیزش بری بری براؤن آنکھیں جن پر پلکوں کی گھنی باڑ تھی مغرور ستوہ ناک سرخ یا قوتی لب لمبے بال نیچے سے بالکل کرل کیے ہوئے تھے وہ ایک جیتا جاگتا حسن کا مجسمہ تھی اپنے ہی خیالوں میں گالی چلا رہے تھے کہ دور سے ہی ٹریفک وارڈن نے اسے رکنے کا اشارہ کیا تو وہ سخت کوفت کا شکار ہوئی گاڑی رکتے ہی اس نے ہیڈ فون اتارا اور گارے کا شیشہ اترتے ہوئے بولی۔۔۔

واٹ پروبلم۔۔۔

ٹریفک وارڈن اس خوبصورت لڑکی کو دیکھ کر ایک پل کو تو حیران ہوا اسے بگڑے ہوئے امیر زادوں پر بہت غصہ آتا تھا اور یہ تو پھر امیر ازادی تھی

بی بی گاڑی تیز چلانے کے جرم میں چالان کاٹ رہا ہوں

جرمانہ ادا کرو

اس نے یہ کہہ کر ایک کاغذ ماہ کی طرف بڑھایا

اس نے پہلے کاغذ کو دیکھا پھر ٹریفک وارڈن کو تو بولی کتنا جرمانہ ہے

500 روپے....

ماہا نے ایک نور نکالا اور اس کو دیا بی بی کے پانچ ہزار ہیں میں نے 500 مانگا ہے

رکھ لو آئندہ مجھے دیکھا تو رکنا مت یہ ایڈوانس میں جمع کروا رہی ہوں۔۔

ہمم۔۔۔

اس نے آبرو آچکا کر رعب سے دیکھا۔اور گاڑی سٹارٹ کر دی

اور پہلے سے بھی زیادہ سپیڈ بڑھا دی ٹریفک وارڈن نوٹ پکڑے ہونکوں کی طرح منہ کھول کر جاتے ہوئے گاڑی کو دیکھ رہا تھا

سوئے تو یہاں کھڑا کیا کر رہا ہے وسیم جو اس کے ساتھ ڈیوٹی کر کے آ رہا تھا آ کر کہنے لگا

بس یار آج کل کے جنریشن کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے ابھی جو گاڑی
آئی مشکل سے 20 سال کی ہو گی لیکن گاڑی ایسے چلا رہی تھی جیسے ریس میں حصہ لیا ہو۔۔

میں نے 500 مانگا جرمانہ کیا تو 5000 دے گی بولی ایڈوانس میں رکھ کو۔۔

وہ ایسے ہی تھی تھوڑی مغرور بے خوف پابندیوں کو نہ ماننے والے اس کا دل آزاد پرندوں کی طرح فضاؤں میں اڑتا تھا وہ صرف خواب دیکھتی نہیں تھی اسے پورا بھی کرتی تھی۔۔

بس جس چیز کو پسند کر لیا اس سے ہر حال میں حاصل کرنا ہے اور ایسی آزادی اور بے خوفی صرف میر سلطان شاہ اور زین شاہ کی بہن ماہ شاہ میں ہی ہو سکتی ہے۔۔

میر اور زین کے اکلوتی اور لاڈلی بہن تھی جو کسی کو بھی خاطر میں نہیں لاتی تھی جو چیز اسے پسند ہوتی تھی وہ اسے لا دیتے تھے کسی بھی قیمت پر وہ گاڑی چلا رہی تھی اتنے میں زین کی کال آگئی اس نے کال اٹھائی

ہیلو بھیا کیسے ہو آپ

میں تو ٹھیک ہوں تم کیسی ہو اور کہاں ہو آج کل نظر ہی نہیں آتی۔۔۔جلدی گھر پہنچو میر کو غصہ آیا ہوا۔۔

اسے پتہ چل گیا نا تم گھر نہیں ہو تمہاری ڈانٹ پکی اوکے بھیا میں آتی ہوں۔۔۔آپ میر بھیا کو سنبھال لیں

تم آؤ ذرا گھر۔تمہاری خبر لگواتا ہوں میں میر سے۔۔۔

ہاں ہاں بھیا اپ ایسا کچھ نہیں کر سکتے تو جانتے ہیں بعد میں میں ناراض ہو جاؤں گی چلو بائے میں اتی ہوں خدا حافظ۔۔

ماما آج زویا کی سالگرہ ہے تو میں نے رات کو وہاں جانا ہے۔۔

اوکے بیٹا ٹائم سے آ جانا پتا ہے نا آپ کے پاپا کو نہیں پسند کہ آپ

لیٹ نائٹ گھر سے باہر رہیں۔۔

اوکے ماما۔۔اپ پریشان نہ ہو میں جلدی آ جاؤ گی۔۔

اوکے بیٹا ٹھیک ہے۔۔

اپنا خیال رکھنا۔میری کچھ طبیعت ٹھیک نہیں ہے میں اپنے کمرے میں جا رہی ہو۔۔

اوکے ماما۔میں جاتے ہوئے آپ کو بتا دو گی۔۔اور اک kiss دے کر بھاگ جاتی ہےاور اس کی حرکت پر زرمین بیگم کے چہرے پر مسکراہٹ آ جاتی ہے۔۔

میری پاگل بیٹی۔۔۔

زین آج رات مجھے ایک دشمن کا کام ختم کرنے جانا ہے تم اج رات گھر پر ہی رکنا زین میں جانتا ہوں تم راتوں کو اٹھ اٹھ کر اپنی لٹل فیری کو یاد کرتے ہو تمہاری یہ آنکھیں رات جاگنے کے سارے راز بتا

دیتی ہیں ایک دفعہ مجھے وہ کمینہ مل جائے میں خود تجھے لٹل فیری لے کر دوں گا پتہ نہیں کہاں چھپ کر بیٹھ گیا ہے۔۔

اپنا اور اپنی بیٹی کا نام بھی تبدیل کروا لیا ہے لیکن ابھی وہ مجھے جانتا نہیں جتنا مرضی چھپ لے ابھی میں چپ بیٹھا ہوں تا کہ اس کے گناہ اور بڑھ جاؤں اور ایسی موت دوں گا کہ دیکھنے والے کی روح کانپ جائے گی۔۔۔

یار میں کیا کروں بچپن سے اس سے پیار کرتا ہوں اب تو وہ سبز آنکھوں والی میری لٹل فیری بڑی ہو گئی ہو گی۔۔۔

اچھا بتاؤ جب وہ سامنے آئے گی تو پہچان لو گے ہاں میں پہچان لوں گا اوئے ہوئے بڑے عاشق بنے بیٹھے ہو۔۔۔

ہا ہا بس یار کیا کروں تمہیں بھی دیکھوں گا جب تم کو محبت ہو گی کیسے اسے دور جانے دیتے ہو۔۔

۔جب مجھے محبت ہو گی نا تو اسے میں اپنے پاس قید کر لوں گا کسیسے نہ وہ بات کر سکے گی نہ ہی کسی کو دیکھ سکے گی

بس مجھے سوچ مجھ سے بات کرے اگر کسی سے نے اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا تو اس کی آنکھیں نکال دوں گا اور اگر کسی نے اسے بات کرنے کی کوشش کی تو زبان ہی کاٹ دوں گا یہ کہہ توے اس کی سبز آنکھوں میں الگ ہی وحشت اور جنونیت تھی کہ ایک دفعہ تو زین بھی ڈر گیا تھا۔۔

بھیا بھیا کہاں ہیں۔۔۔

لو آگئی تمہاری لاڈلی۔۔

تم نے ہی اسے بگاڑا ہوا ہے

کیا کروں اس میں مجھے میری مریم نظر آتی ہے اور آنکھوں سے دو موتی ٹوٹ کر گالوں میں بہ نکلے--

دیکھ میر میں جانتا ہوں تمہاری تکلیف میں ہر قدم پر تمہارے ساتھ ہوں جتنا اس شخص نے تمہارے ساتھ ظلم کیا اس کو کتے کی موت ماریں گے میں بھی تو جی رہا ہو اس کو سزا دینے کے لیے--

کیا ہوا آپ دونوں کو ایسے کیوں بیٹھے ہیں جیسے آپ دونوں کی محبوبائیں روٹھ کر بیٹھ گئی ہیں--

ماہا کہاں ہوتی ہو تم راتوں کو تمہیں پتہ ہے میرے کتنے دشمن ہیں پھر بھی تم اکیلے باہر نکلتی ہو کتنی دفعہ کہا ہے گارڈ لے کر جایا کرو--

میر بھیا آپ لوگوں نے مجھے اتنا اپنا سیلف ڈیفنس کرنا سکھایا ہے اتنا تو میں بھی چھوٹے موٹے کیوڑوں کو مار دیتی ہوں۔۔

آپ فکر نہ کریں۔۔

کیسے فکر نہ کروں ماہا اگر تم میرے کسی دشمن کی نظر میں اگئی کچھ کر دیا ہے تو مریم کو تو میں نے کھو دیا ہے لیکن تمہیں نہیں کھو سکتے۔۔

چلو آپ لوگ بیٹھو مجھے ایک کام ہے میں کر کے آتا ہوں پھر آکر تم لوگوں سے بات کرتا ہوں..

میر بھیا کیا آپ پھر سے لوگوں کا دل نوچنے جا رہے ہے مجھے بھی ساتھ جانا ہے بہت دن ہو گئے ہے کسی دشمن کا دل نوچ کر نہی نکالا مجھے بھی لے جائے نا ساتھ قسم سے ایسے لوگوں کو کٹتے ہوئے دیکھ کر بہت مزہ آتا ہے۔

او توبہ کرو ماہ آج تک مجھ میں ہمت نہیں کہ میں اتنا خون دیکھ سکوں اور تم دل نوچنے کی باتیں کر رہی ہو۔۔

میر تم نے اسے بالکل اپنی طرح بنا دیا ہے نہ کسی سے ڈرتی ہے نہ اسے کچھ خوف ہے۔۔

زین یہ میری بہن ہے اسے ایسا ہی ہونا چاہیے نڈر۔۔ماہ تم ابھی زین کے ساتھ بیٹھو میں آتا ہوں..

جینز کا کھلا پجامہ پہنے لال رنگ کا کرتا جس پر سیاہ ایمبرائڈری کی ہوئی تھی معصومیت سے پر نور چہرہ بے تحاشہ سرخ گلاب بھی رنگت ستوہ ناک نیلی انکھیں ہونٹوں کے اوپر کا تل جس کو دیکھ کر ایک دفعہ تو لوگ اپنا ہوش گواہ بیٹھتے تھے۔۔

قدرت کی بنائی ہوئی جیتی جاگتی شاہکار مکمل بے تحاشہ حسن اس سادگی میں بے اگلے بندے کے ہوش اڑانے کو تیار تھی اس نے اپنے اپ کو شیشے میں دیکھا تو خود کو دیکھ کر شرما گئی۔۔

زویا کہ سالگرہ پر جانے کو تیار کھڑی تھی اتنے میں ڈرائیور نے ہارن مارا تو بھاگ کر ماما کے پاس گئی اوکے ماما میں جا رہی ہوں۔۔

جلدی آنا۔۔

اوکے ماما یہ کہہ کر وہ چلی گئی آج نہ جانے ان کا دل کیوں گھبرا رہا تھا جیسے کچھ برا ہونے والا ہے۔۔

وہاں بہت بڑے بڑے بزنس پارٹنرز اور نام گرامی لوگ شامل تھے کیونکہ یہ زویا کی ضد تھی کہ اس کی سالگرہ پہلی دفعہ پاکستان میں ہونے لگی ہے تو دھوم دھام سے منائی جائے۔۔

دلاور بیگ زویا سے بہت پیار کرتا تھا اسی لیے بڑے پیمانے پر سالگرہ کی جیسے ہی زویا اندر داخل سب کی نظریں تو اس حسین پیکر پر اٹک گئی تھی۔۔

زویا بھاگ کر انمول کے گلے لگی اوئے ہوئے آج تو کوئی قیامت ڈھا رہا ہے انمول یہ سن کر مزید لال گلابی ہوئی تھی چلو آؤ میں تم کو پاپا سے ملواؤں۔۔

پاپا یہ انمول ہے میری بیسٹ فرینڈ۔

السلام علیکم انکل۔۔

وعلیکم السلام بیٹا کیسے ہو آپ میں ٹھیک ہوں

انکل چلو بیٹا اپ پارٹی انجوائے کرو۔۔

اوکے پاپا۔۔

لاش کو بہت ہی برے طریقے سے مارا گیا ہے سر اس کے جسم کا کوئی حصہ نہیں جس کو کاٹا نہ گیا ہو اور اس کا دل نکال کر باہر پھینک دیا ہے انسپیکٹر فیاض نے لاش کو دیکھا تو اسے بھی الٹیاں آنے لگی پتہ نہیں کون ظالم ہے جو ایسی عبرت ناک موت دیتا ہے اس نے غور سے دیکھا تو اس کے سر پر ایک ٹیگ لگا ہوا تھا جہاں بیسٹ

دیکھا ہوا تھا۔۔

اور ایسے کئی لاشیں دیکھی تھی جہاں بیسٹ اپنا کام کر کے اپنا ٹیگ لگا جاتا ہے۔۔

سر یہ وہی بندہ ہے جنھوں نے مختلف شہروں سے

بچیاں اٹھا کر ان لیگل طریقے سے یورپ بھجوائی ہیں۔۔

سر یہ بیسٹ جو کوئی بھی ہے پر قتل کے بعد ایک ٹیگ چھوڑ جاتا ہے جس کے اوپر دا بیسٹ لکھا ہوتا ہے۔۔

اور لاشوں کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ دیکھا نہیں جاتا انسپیکٹر عمران نے کہا کہ یہ کام تو اچھا کرتا ہے ایک طرف سے گنہگار لوگوں کو مارتا ہے۔

انسپیکٹر فیاض نے کھا جانے ہوئے نظروں سے اسے دیکھا تھا وہ بے شک ہماری مدد کر رہا ہے لیکن

کا مطلب یہ نہیں کہ وہ ایسے بندوں کو ماریں اسے بھی ڈھونڈ لیں گے جلدی ہی چلو اب یہاں رکنے کا کام نہیں۔۔

اچھا زویا یار میں جا رہی ہوں ماما نے بولا تھا جلدی آنا اب مجھے جانا ہو گا۔۔ویسے بھی 12

بج گے ہے۔۔اب بھی نہ گی تو پاپا ڈانٹے گے۔۔

اوکے ٹھیک ہے انو اپنا خیال رکھنا۔۔اوکے بائے۔۔

یہ کہ کر وہ ڈرائیور کے ساتھ چلی گئی۔

اب بھی وہ آدھے راستے میں ہی پہنچی تھی
کہ گاڑی خراب ہو گئی۔۔

کیا ہوا انکل بیٹا لگتا ہے گاڑی خراب ہو گئی ہے

انمول یہ سن کر بہت ڈر گئی تھی کیونکہ اندھیرے
سے تو ایسے ویسے ہی بہت ڈر لگتا تھا۔۔۔

انکل پلیز جلدی کریں۔۔

بیٹا آپ گاڑی میں ہی بیٹھنا باہر نہیں جانا میں کہیں سے پانی دیکھ کے آتا ہوں ٹھیک ہے
انکل جلدی آیئے گا۔۔

ڈرائیور کو گئے ابھی تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ اس کی گاڑی کے باہر کوئی آ گیا..

آئے ہائے کیا مال ہے..

آج تو ہماری موج ہو گی اے لڑکی نکل باہر وہ لڑکے شراب کے نشے میں پھول دکھ تھے ایسے نہیں نکلے گی اور انمول تو یہ سب دیکھ کر ہوش کھونے والی تھی اس نے جلدی سے دوسرا دروازہ کھولا تو بھاگنے لگی۔۔

بھاگ بھاگ کر وہ ایک درخت کے پیچھے چھپ گئیا تنے میں لڑکوں کی آوازیں آئی یہاں ہی آئی تھیوہ لڑکی جانے نہیں چاہیے..

انمول نے ڈر کر پھر سے بھاگنا شروع کر دیا اب بھی وہ بھاگ ہی رہی تھی کہ ایک بھاری موجود کے ساتھ ٹکرا گئی۔۔

اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہیں سبز وحشت سے بھرپور آنکھیں دیکھ کر اپنا خواب یاد آیا لیکن زیادہ دیر سوچ نہیں سکی اور میر کی باہوں میں بے ہوش ہو گئی۔۔۔

میر جو اپنا کام کر کے واپس جا رہا تھا کسی لڑکی کی چیخیں سن کر اس کی طرف ایا تو ایک لڑکی اس سے ٹکرا گئی۔۔

وہ تو اس کی نیلی انکھوں میں ڈوب گیا تھا اس نے مکمل حسن دیکھا تھا لیکن ایسا سوگوار حسن دے کر ایک بار تو وہ بھی مبہوت رہ گیا تھا۔۔۔

اے لڑکے چھوڑ لڑکی کو یہ ہمارا مال ہے ہمارے بعد تیری باری بھی آ جائے گی۔۔

یہ سننے کی دیر تھی کہ اس کی دماغ کی رگیں پھول گئی اسے ایک دم سے مریم کا خیال آیا۔۔۔

اے سنا نہیں تم نے چھوڑ لڑکی کو

اس نے انمول کو ایک طرف لٹایا تو ان کی طرف آیا وہ میری ہے

کمینو تمہاری ہمت کیسے اس کی طرف دیکھنے کی اور ان کو دھنک کے رکھ دیا حتی کہ وہ مرنے والے ہو گئے۔۔۔

اتنے میں کسی کی آواز آئی انمول بیٹا انمول بیٹا کہاں ہو آپ اس نے انمول کو اٹھایا تو اس آواز کی طرف چلا گیا جہاں ایک بزرگ آدمی آوازیں دے رہا تھا اس نے کسی آدمی کے ہاتھوں میں انمول کو دیکھا تو ڈر کر اس کی طرف بھاگ گئے کیا ہوا انمولکو بیٹا

کچھ نہیں کچھ لڑکے پیچھے لگ گئے تھے میں بچا کر لے آیا ہوں۔۔۔۔

آپ کا بہت شکریہ بیٹا آپ کا احسان بہت بڑا ہے اگر آپ نہ ہوتے تو پتہ نہیں آج کیا ہو جاتا۔۔

اس نے چپ کر کے انمول کو گاڑی میں ڈالا اور ایک نظر اس کے ہونٹ کے اوپر تل کو دیکھا اس پتھر کا پہلی دفعہ دل دھڑکا تھا اور یہ اس معصوم کے لیے اچھی بات نہیں تھی وہ اس سے بے خبر بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔۔

زرمین بیگم نے بہت کالز کی لیکن انمول نے نہیں اٹھائی تو وہ بہت پریشان ہو گئی تھی اتنے میں باہر گاڑی کا ہارن بجا تو شکر کیا لیکن کسی آدمی کے ہاتھوں میں اپنی بے ہوش بیٹی کو دیکھ کر دل دہل گیا تھا اس کی حالت ہی ایسی تھی۔۔

جب میر جا رہا تھا تو ایک پل کو خیال آیا کہ وہ چھوڑ آئے راستے میں کوئی اور مسئلہ نہ ہو جائےاس لیے وہ چھوڑنے آیا تھا

کیا کیا ہوا میری بیٹی کو

زمین بیگم کی چیہں سن کر سکندرہان بھی باہر آگئے تھے۔کیا ہوا ہے میری بیٹی کو اور تم کون ہو۔۔

کیا ہوا ہے غفور چاچا سکندر صاحب ڈرائیور صاحب کی عمر کے لحاظ سے انہیں چچا ہی کہتے تھے

بیٹا بھلا ہو ان کا کہ ان لوفر لڑکوں سے ہماری انو کو بچا لائیں ورنہ پتہ نہیں کیا ہو جاتا پھر چاچا نے ساری بات انہیں بتا دی۔۔

بیٹا مجھے سمجھ نہیں آرہا اپ کا شکریہ کس طرح ادا کریں اپ نے ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے نہی انکل کسی لڑکی کی عزت کو بچانا فرض ہے مجھ پر۔۔

یہ تو پھر میری پرنسس ہے بیسٹ کی پرنسس میر نے دل میں کہا"------

اچھا انکل پھر ملاقات ہوگی ابھی مجھے بھی گھر جانا ہے اوکے بیٹا ضرور آیئے گا خدا حافظ

زرمین بیگم تو ساری رات انمول کے پاس بیٹھی رہی انمول تو ساری رات ڈرتی رہی چیختی رہی کہ ماما ماما انہوں نے مجھے گندا کرنا چاہا اور پھر بے ہوش ہو جاتی زرمین بیگم تو بہت پریشان ہوگی تھی اپنی معصوم بیٹی کی ہے یہ حالت دیکھ کر ڈاکٹر نے بولا تھا جو
صبح تک ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔

میر آج بہت خوش تھا اس کو اس کی پرنسز مل گئی تھی اس نے دل میں پکا ارادہ کیا کہ اب وہ بہت جلدی سے اپنی پرنسس کو اپنی زندگی میں شامل کر لے گا وہ مسکراتا ہوا گھر میں داخل ہوا

تو سامنے زین اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

مسکراتے ہوئے میر کے چہرے پر ایک الگ ہی چمک تھی۔۔

اس کے گال کا ایک طرف کا ڈمپل اسے بہت خوبصورت بنا رہا تھا زین نے بے ساختہ ہی دل میں ماشاءاللہ کہا کیونکہ بہت عرصے بعد میر دل سے خوش نظر آیا تھا۔۔

خیر ہے نا آج یہ بیسٹ بہت خوش نظر آرہا ہے آج سے پہلے کبھی خوش نہیں دیکھا اتنا۔۔

ہمممم۔۔۔۔

یار آج مجھے میری پرنسز مل گئی ہے اس بیسٹ کی پرنسز اب میں بہت جلدی میں اسے اپنی زندگی میں شامل کر لو گا۔۔

چلو صبح ناشتے کے ٹیبل پر میں نے آپ لوگوں سے ماہا کے بارے میں بات کرنی ہے ابھی میں بہت تھک گیا ہوں صبح بات ہوتی ہے...

ہاں ہاں جاؤ اپنی پرنسز کے خواب دیکھو زین نے اسے بچپن کے اس حادثے کے بعد آج دل سے خوش ہوتے ہوئے پہلی بار دیکھا تھا ہم

موقع جاؤ تم بھی جاؤ اپنے لٹل فیری کے خواب دیکھو۔۔

پتہ نہیں یار وہ کہاں ہے اب جلد سے جلد سے اسے ڈھونڈنا ہے تاکہ اپنے پاس لے آؤں۔۔

اگر اس کے باپ نے اس کی شادی کر دی ہوئی تو۔۔۔

ہمممم-----

اگر ایسا ہوا تو اسے بیوہ کرنے میں مجھے کوئی جھجک نہیں ہوگی پیار اور جنگ میں سب جائز ہوتا ہے۔۔

اس کو لے کر میرا جنون اور وحشت بڑھتی جا رہی ہے۔۔۔

ہاہاہاہا واہ بر خوردار کچھ زیادہ ہی جنونی ہو گئے

ہا بس عشق کر کے دیکھو تم بھی ہو جاؤ گے

ہو اوکے گڈ نائٹ یہ کہتے ہو وہ کمرے میں چلا گیا۔۔۔

صبح انمول اٹھی تو اسے رات کا واقعہ یاد آیااور وہ سبز وحشت سے بھرپور آنکھیں ایک دماس نے جرجری لی اور اٹھ کر نماز ادا کرنے چلی گی زرمین بیگم نے اسے نماز کی پابندی کرنا سکھایا تھا اس لیے وہ نماز نہیں چھوڑتی تھی زرمین بیگم نے اسے دیکھا تو اس کے پاس آئی

کیسی ہے میری بیٹی

ٹھیک ہوں مما پریشان نہ ہو۔۔

وہ ایسے ہی تھی کسی کو پریشان نہیں دیکھ سکتی تھی رحم دل لیکن اسے پتہ نہیں تھا کہ وہ ایک بے رحم سفاک بیسٹ کا جنون بننے والی ہے چلو آؤ بیٹا میں نے آپ کی پسند کا ناشتہ بنایا ہے کر لو آکر۔۔

اوکے ماما۔۔

آپ جائیں لیکن میں آج یونیورسٹی نہیں جاؤں گی ماما سچ مجھے یہاں کون لایا تھا بیٹا بھلا ہو اس لڑکے کا جو تم کو صحیح سلامت چھوڑ گیا اس کا ذکر پر پھر انمول کا دل زور سے دھڑکا۔۔۔
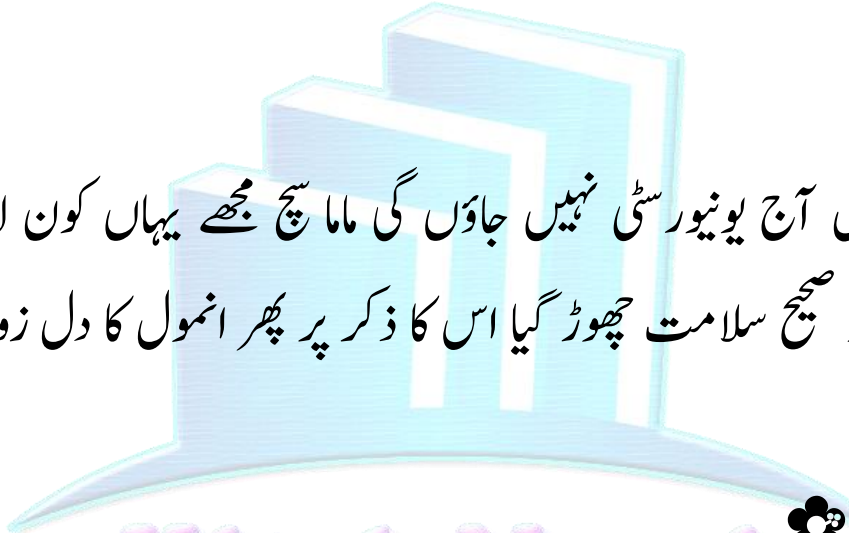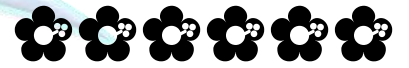
صبح وہ سب ناشتے کے ٹیبل پر بیٹھے تھے کہ میر نے ماہ سے پوچھا ماہ جو میں نے

تمہیں کام کہا تھا اس کام کا کیا بنا۔۔

جی میر بھیا سب کام ریڈی ہو گیا ہے آپ آگے بتائیں مجھے کیا کرنا ہے اوکے تو تم نے اپنا کارڈ وغیرہ بنوا لیا ہے نا یونیورسٹی کا۔۔

جی میر بھیا سب ہو گیا ہے

اوکے! تو پھر وہاں تمہیں یونیورسٹی ایک خطرناک مشن کے لیے جانا ہو گا۔۔

میں نے سنا ہے کہ وہاں کنگ کا گینگ کچھ لوگ وہاں کام کرتے ہیں اور یونیورسٹیز

میں لڑکیوں کو اپنے جھال میں پھنسا کر ان کو آگے کنگ کے حوالے کر دیتے ہیں اور اب تمہیں وہاں جا کر یہ پتہ لگانا ہے کہ وہ گروپ کون سا ہے۔۔

اوکے میر بھیا آپ ٹینشن نہ لیں مجھے تو ایسے کام کرنے میں بہت مزہ آتا ہے آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ویسے وہاں جا کے ایسی ان کا دل ایسے نوچ کر نکالونگی اور شکل ایسے بگاڑونگی کہ لوگ انہیں پہچاننے سے انکار کر دیں گے۔۔۔

گڈ ماہا مجھے تم پھر فخر ہے میری نڈر بہنبی جان جو ان دونوں کی باتیں غور سے سن رہی تھی میر بی جان سے مخاطب ہوا۔۔

بی جان مجھے ایک لڑکی پسند آئی ہے اور میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں سب نے اسے حیران نظروں سے دیکھا وہ تو لڑکیوں سے دور بھاگتا تھا۔

اب وہ کیسے شادی کر سکتا ہے آپ لوگ سبا تنا حیران ہو کہ کیوں دیکھ رہے ہیں میں نے پھر انوکھی بات تو نہیں کہہ دی۔۔

بیٹا جی تم نے تو کہا تھا تم جب تک اپنا مقصد پورا نہیں کرو گے شادی نہیں کرو گے تو اب یہ کیا ہے۔۔زین نے اسے تنگ کرنے کے لئے

بولامیر نے اسے ایک مصنوعی گھوری سے نوازہ۔۔

چپ کرو تم میں بھی جان سے بات کر رہا ہوں کیونکہ وہی میرا رشتہ لے کر جائیں گے ابھی جانا اب جائیں گی نا بی جان!!..

ہاں بیٹا کیوں نہیں میں تو بہت خوش ہوں کہ تم اپنی زندگی کی طرف لوٹ آؤ گے یہ کہہ کر بھی جان اور ماہ چلی گئی۔۔۔
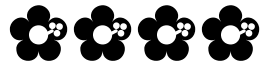
میر مجھے ایک بات سمجھ نہیں آرہی۔۔

کیا کون سی بات۔۔۔۔۔۔

جو تم کام کرتے ہو اگر ان کے گھر والوں کو پتہ چل گیا تو کیا وہ تمہیں اپنی بیٹی دیں گے۔۔

زین تم مجھے جانتے ہو جو جس پر میری نظر پڑ جائے نا وہ میری ہی ہوتی ہے اور تمہاری بھابھی پر میری کل رات نظر پڑ چکی ہے اب
سے وہ میری ہے اسے دنیا کی کوئی طاقت مجھ سے الگ نہیں کر سکتی۔۔اور اس کے گھر والوں کو کون بتائے گا کہ میں کیا کام کرتا ہوں وہ ایک شریف اور سیدھے سادے بزنس مین کو اپنی بیٹی دے دیں گے۔۔

ہا ہا۔ہا ہا بہت بڑا کمینہ ہے تو۔

اور بعد میں اگر بھابھی کو پتہ چل گیا وہ تم سے دور ہو گئی تو۔۔۔

زین تم مجھے جانتے ہو جو میرا ہے صرف میرا ہے اگر اس نے دور ہونے کی کوشش کی تو اپنے ہاتھوں سے مار کر لان میں دفنا دوں گا۔۔

ایک پل کو تو زین بھی گھبرا گیا تھا اس کی جنونی طبیعت سے اچھے سے واقف تھا۔۔

اچھا کب جانا ہے بتا دینا۔۔

بیسٹ کا چاکو اس کے جسم پر آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔یار جلدی کرو اپنا کام تم کر جاتے ہو اور بعد میں ایک پولیس والے کو صفائی پر

لگا دیتے ہو۔۔

اس نے مصنوعی غصے سے کہا۔۔۔

تم کیوں نہیں سمجھتے میں ایک پولیس والا ہوں چاہوں تو تمہیں ابھی اندر کر سکتا ہوں۔۔

اتنی ہمت ہے تم میں کہ تم بیسٹ ہو اندر کر سکو اگر تم اندر کر سکتے ہو تو اس ٹائم میرے پاس کھڑے نہ ہوتے اب چپ کر جاؤ مجھے میرا کام کرنے دو۔۔

اس کی چیخیں سن کر میر کو سکون مل رہا تھا اس نے اس کی ساری رگیں کاٹ دی تھی بس گردن کی رگ نہیں کاٹی تھی کیونکہ اس کے چیخیں سن کر وہ سکون حاصل کرنا چاہتا تھا

یہ وہی آدمی تھا جس کے خلاف پولیس میں کمپلین آئی تھے کہ اس نے چھ سالہ لڑکی کے ساتھ زیادتی کر کے اسے مار دیا۔۔۔

اور اب بیسٹ اسے اپنے مطابق سزا دے دیا تھا۔۔

آخر میں جب وہ تنگ آ گیا تو ایک ہی جھٹکے میں اس کی گردن الگ کر دی۔۔

۔چلو شاباش زین اب یہ تمہارا کام ہے وہ اپنے گھر کی بیسمنٹ سے اپنے کمرے میں چلا گیافریش ہونے اور نہا کر باہر آیا تو ایک دفعہ
پھر سے پرنسس کی یاد آگئ کتنی معصوم ہو

میری پرنسس۔۔۔

لیکن برا ہوا تم ایک بیسٹ کی نظر میں آگئی۔

۔اب تمہیں مجھ سے کوئی دور نہیں کر سکتا۔۔

بہت جلد میں تم کو اپنی زندگی میں لے آؤں گا۔۔

صبح اٹھتے ہی اس نے ناشتہ وغیرہ کیا اور تیار ہو کر باہر جانے لگا۔۔

اہم اہم۔۔۔

کہاں جانے کی تیاری ہے کہیں ہماری بھابی کے پاس جانے کا ارادہ تو نہیں

میر یہ سن کر ہلکا سا مسکرایا جس سے اس کے ایک گال پر ڈمپل ظاہر ہوا زین نے بے ساختہ ماشاءاللہ کہا وہ لگ ہی اتنا پیارا رہا تھا۔۔۔

نہیں میں کسی کام سے جا رہا ہو آج سے پہلے میں نے تمھیں کبھی اتنے کھلے دل سے مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔

جس پر میر ایک ادا سے ہنس دیا۔۔

محبت عشق۔۔ جنون۔۔ چلو اب میں جا رہا ہو۔

اوکے تم جاؤ میں بھی ڈیوٹی پر جا رہا ہو۔۔

اس نے ایک بوکے لیا اور اپنی پرنسس کے گھر چلا گیا۔۔

میر نے دروازے کی گھنٹی بجائی تو

زرمین بیگم نے دروازہ کھولا۔۔

السلام علیکم آنٹی۔۔

وعلیکم السلام بیٹا۔۔

آنٹی میں نے سوچا آپ کی بیٹی کی خیریت معلوم کر جاؤں یہاں سے گزر رہا تھا کوئی بات نہیں بیٹا آؤ اندر آؤ اسے ڈرائنگ روم میں بٹھا کر زرمین بیگم چائے بنانے چلی گئی ہوں۔۔

زرمین بیگم چائے بنا کر انمول کے کمرے میں چلی گئی بیٹا۔۔

انمول بیٹا!!

وہ لڑکا آیا ہے جو کل رات آپ کو لے کر آیا تھا آپ کی خیریت معلوم کرنے آیا ہے چینج کر کے آ جاؤ ایسے اچھا نہیں لگتا اس لڑکے

کے ذکر سے اس کا ایک دل دھڑکا اور اس کی وحشت سے بھری آنکھیں یاد آئی انمول کا دل ایک بار پھر سے زور سے ڈھرکا

اوکے ماما میں آتی ہوں۔

وہ تیار ہو کر نیچے آئی تو وہ سادگی میں بھی میر کے دل کو ڈھرکانے کا ہنر رکھتی تھی وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی اتنے میں

سکندر خان بھی آگئے تھے وہ میر کے ساتھ بیٹھ کر کاروباری حالات پر باتیں کر رہے تھے۔۔

انمول جب نیچے آئی تو نیچے آ کے اپنے ماما بابا کے ساتھ بیٹھ گئی تو میر تو اسے ہی دیکھی جا رہا تھا وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی۔۔

انمول نے جب نظریں اٹھا کر میر کی طرف دیکھا تو وہ اسی کی طرف دیکھ رہا تھا میر تو ایک دم سے اس کی نیلی آنکھوں میں ڈوب

ہی گیا تھا لیکن انکل اور آنٹی کا خیال کر کے نظریں پھیر دی اور انمول تو اس کی سبز آنکھوں کو دیکھ رہی تھی۔۔میر سے اور ضبط نہیں ہوا تو اس جانا ہی بہتر سمجھا۔۔

اوکے انکل میں چلتا ہوں اب آفس بھی جانا ہے میٹنگ کا ٹائم ہو رہا ہے۔۔

اوکے بیٹا بہت اچھا لگا آتے جاتے رہنا اوکے انکل اب تو آنا جانا لگا رہے گا اس نے انمول کو نظروں کے حصار میں لے کر کہا انمول اپنے اوپر اس کی نظریں برداشت کر رہی تھی۔

اوکے بیٹا

اس کے بعد کئی دفعہ وہ سکندر صاحب

سے ملنے کے بہانے آنے لگا سکندر صاحب کو

بھی میر بہت اچھا لگا۔۔

تیز گاڑی چلا کر وہ جا رہی تھی جیسے اسے کسی کی پرواہ نہیں تھی کہ اچانک کوئی اس کی گاڑی کے آگے ایا۔۔

وہاں پولیس بھی ناکا ڈالے بیٹھی تھی۔۔

بی بی جی آپ پھر سے آگئ۔۔

اب تو تم چلان نہیں کاٹو گے نا۔۔بی بی جی آپ نے ایکسیڈنٹ کیا ہے اب آپ کو پولیس تھانے جانا ہو گا۔۔

کیا کہا تم نے میں اور پولیس تھانے جاؤں میں نہیں جا رہی اور وہ جو میری گاڑی کا نقصان ہوا ہے اس کا کیا آپ کو نہیں پتہ میں اپنی
چیزوں کو لے کر بہت شدت پسند ہوں۔۔

آپ مجھے ابھی جانتے نہیں ہو یہ میری فیورٹ گاڑی تھی جس کا نقصان ہوا ہے اس کی بھرپائی کون کرے گا۔۔

میڈم ہمیں کچھ نہیں پتہ آپ کو ہمارے ساتھ پولیس اسٹیشن جانا ہوگا ورنہ آپ یہاں سے نہیں جا سکتی۔۔

اوکے چلو وہاں جا کر میں آپ کو بتاتی ہوں میں کون ہوں

ماہ کو وہ تھانے لے گئے تو وہاں جا کر ماہ نے پورے تھانے کو سر پر اٹھا لیا تھا وہ ان کو مزہ چکھانا چاہتی تھی کہ انہیں احساس
ہو کے وہ غلط بندے کو اٹھا کر لے آئے ہیں۔۔۔

جب زین تھانے میں داخل ہوا تو تھانے کا حال دیکھ کر ایک دفعہ تو چکرا گیا۔۔

اکبر یہ کیا حال کیا ہوا ہے تھانے کا.

صاحب جی ایک میڈم نے رول توڑا ہے اسے لے کر آئے ہیں..

لیکن وہ کسی کے قابو میں نہیں آرہی کون ہے یہ بدتمیز اسے میرے روم میں لے کر آؤ

اوکے سر---

وہ اپنے روم میں گیا تو اپنے کرسی پر ایک لڑکی کو بیٹھے دیکھا جو اپنا منہ دوسری طرف کیے بیٹھی تھی--
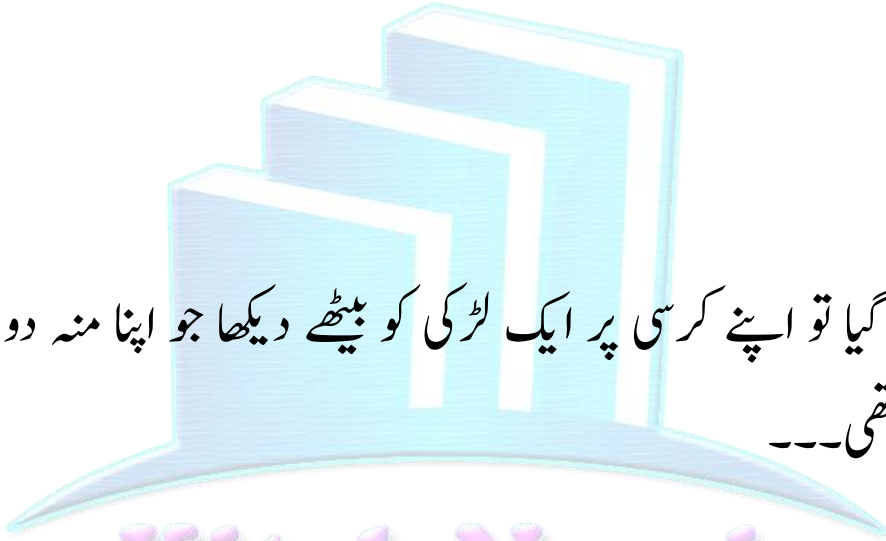
اے کون ہو تم اور یہ کیا حال کیا ہے میرے تھانے کا--

سر سر یہی وہ لڑکی ہے اتنا منع کیا تھا لیکن اب آپ کے کمرے میں آگئی ہے--

اتنا کہنا تھا کہ اس نے اپنا منہ زین کی طرف کیا اور وہ ماہا کی طرف دیکھ کر حیران رہ گیا وہ کیسے بھول گیا تھا کہ ایک افلا تون لڑکی اسکے گھر میں بھی موجود ہے۔۔۔

یہ تم ہو بھیا دیکھے نہ انہوں نے مجھے اتنا تنگ کیا ہے آپ کی بہن کو اٹھا لائے پولیس اسٹیشن آپ الٹا مجھے ڈانٹ رہے ہیں جائے میں نہیں بول رہی آپ سے میں میر بھیا سے بولونگی۔۔

میں جا رہی ہوں

زین نے غصے سے کانسٹیبل کو دیکھا وہ گھبرا گیا۔۔۔

سر مجھے نہیں پتہ تھا یہ آپ کی بہن ہے

دفع ہو جاؤ یہاں سے تمہیں تو میں بعد میں پوچھتا ہوں ماہ چلو بیٹھو یار ناراض نہیں ہو تمہیں پتہ ہے نا تم ناراض ہو جاتی ہو تو ہمیں سکون

نہیں آتا۔۔۔

یہ سچ تھا کہ میر اور زین نے کبھی ماہ کو دوست بھائی اور باپ کی کمی میں محسوس نہیں ہونے دی تھی اسی وجہ سے وہ خود سر
ضدی ' جنونی اور مافیا کوین ہو گئی تھی۔۔

لیکن بڑوں کا احترام کرنا بھی جانتی تھی اور شرارتی بھی بلا کی تھی میر کو جو چیز پسند نہیں تھی یہ اس کی چیزوں میں شراکت وہی ماہ کرتی تھی جس کی وجہ سے میر کو غصہ آتا تھا۔۔

اور وہ ڈانٹ بھی دیتا تھا لیکن جو اس کے علاوہ ماہ کو ڈانٹے یا بری نظر سے دیکھے اس کی آنکھیں نکال لیتا تھا ماہ خود بھی یہ
آنکھیں نوچنے والا کام اچھے سے کرتی تھی مگر وہ صرف اپنے دشمنوں کے لیے مافیا کوین تھی
اچھا بھائی میں ناراض نہیں ہوں چلیں آئیں

آئس کریم کھلا کر لائیں ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گی اوکے میری ماں چلو آؤ

اہ میرا پیارا بھیا

پیچھے سے سب نے شکر ادا کیا ہے کہ یہ افلاطون لڑکی چلی گئی۔۔۔۔۔۔
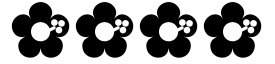
میر بھی سارا دن اپنی پرنسز کے خیالوں میں رہا کام میں اس کا دل ہی نہیں لگ رہا تھا ویسے بھی کون سا وہ یہ کام کرتا تھا وہ تو
لوگوں کو دکھانے کے لیے آفس میں آجاتا تھا۔۔۔

وہ تو بے حد بے رحم سفاک انسان تھا اسے گینگ بنانے کی ضرورت نہیں تھی وہ اپنے دشمنوں کے لیے اکیلا ہی کافی تھا اس کے گینگ میں دو لوگ ہی شامل تھے ایک وہ اور ایک زین لیکن اس نے اپنی گھر کی سکیورٹی کے لیے گاڈ ضرور رکھے تھے کہ ضرورت آنے پر وہ کام آ سکیں۔۔۔

جب تک سلطان اپنے ہاتھوں سے دشمنوں کو دردناک موت نہیں دے جاتا تھا اس سے چین نہیں آتا تھا اسے خون دیکھ کر ایک عجیب سی خوشی محسوس ہوتی تھی دشمنوں کے سامنے آنے سے اس کی آنکھیں بالکل حساس سے آری اور بلینک ہو جاتی تھی۔۔

اس کی دنیا جو بچپن سے ہی ختم ہو گئی تھی لیکن وہ زندہ تھا اپنے بھائی اور ماہا کیوجہ سے اور اپنے سب سے بڑے دشمن کو اپنے
انجام تک پہنچانے کی وجہ سے زندہ تھا اور اب تو اس کے جینے کی ایک اور وجہ بن گئی تھی
اس کی پرنسز اس کا جنون بن گئی تھی
بیسٹ کا جنون۔۔۔۔

اس کا دل کیا وہ اڑ کر ایک دفعہ اپنی پرنسس کو دیکھ اے لیکن وہ بار بار جا کر اپنا ضبط نہیں آزمانا چاہتا تھا۔۔

وہ زبردستی بھی اسے حاصل کر لیتا ہے لیکن وہ اپنی پرنسز کو اپنے سے خوفزدہ ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا اس لیے وہ گھر جانے کے

لیے اٹھ گیا

وہ گھر پہنچا تو باہر ہی لاونج میں ماہ اور زین کسی بات پر بحث کر رہے تھے۔۔

کیا ہوا ہے تم دونوں کو جانوروں کی طرح لڑ رہے ہو

بھیا دیکھیں نا زین بھائی نے مجھے ڈانٹا

کیوں زین کیوں ڈانٹا تم نے

زین تو اپنی چالاک بہن کو دیکھ رہا تھا جو الٹا الزام اسی پر لگا رہی تھی۔۔۔

میر آج اس نے گاڑی ٹھوک دی ہے الٹا پولیس اسٹیشن آ کر سارا کباڑا کر ڈالا۔۔۔

الٹا الزام مجھ پر لگا رہی ہے۔۔۔

ماہ تم ٹھیک ہو نا۔۔۔

ہاں بھیا میں ٹھیک ہو لیکن میری گاڑی خراب ہو گئی ہے اور وہ رونے لگ گئی ماہا میں نی گاڑی لے دوں گا تم رو نہیں۔۔۔

بھیا آپ کو پتہ ہے نا میں اپنی چیزوں کے لیے کتنی شدت پسند ہوں جو میرا ہے میں اس پر کسی کی نظر بھی برداشت نہیں کر سکتی اور اس آدمی نے میری گاڑی خراب کر دی الٹا مجھے پولیس اسٹیشن پکڑ کر لے گے۔۔۔

اف میر دیکھ رہے ہو کتنی ضدی ہو گی ہے پتہ نہیں اسے کون لڑکا برداشت کرے گا کون شادی کرے گا اس سے۔۔

زین بھیا آپ کو اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں جس سے بھی مجھے شادی کرنی ہو گی میں خود پسند کروں گی اور وہ مجھے برداشت بھی کر لے گا۔۔

دیکھو دیکھو شرم نہیں آتی اپنے بھائیوں کے سامنے ایسے بات کرتے ہوئے

شرم کیسی آپ لوگوں نے ہی کہا تھا کہ آپ لوگ بھائی ہونے سے پہلے میرے دوست ہو اس لیے ہر بات شیئر کر لیتی ہوں۔۔۔

افف غلطی کر دین ماہا تمھیں یہ کہہ کر بہت بے شرم ہوتی ہو جا رہی ہو زین ماہا کو ڈانٹنے لگا

ہاہاہا میری بہن ہے زین یہ اچھی بات ہے جو دل میں ہوتا ہے وہ ہی زبان پھر

ہاں میری بہن ٹھیک کہہ رہی ہے اچھا میر بھائی ہماری بھابی کب آ رہی ہیں گھر بہت جلد انشاءاللہ یہ کہہ کر وہ کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔

پیچھے وہ دونوں پھر سے لڑائی جھگڑا شروع کر چکے تھے....

ماما ماما کہاں ہیں آپ بیٹا میں یہاں ہوں کچن میں کیا ہوا امی پہلے آپ منہ میٹھا کریں مجھے نوکری مل گئی ہے ارے ماشاءاللہ میرا بیٹا مبارک ہو اللہ تم کو کامیاب کرے...

آمین امی...

امی آپ یہ کپڑے سلائی کرنا چھوڑ دیں آپ کا بیٹا اس قابل ہو چکا ہے کہ آپ کو دو وقت کی روٹی کھلا سکوں

بیٹا میں نے بہت مشکل سے ہانیہ اور تم کو پالا ہے اب میں چاہتی ہوں تمہاری جاب بھی لگ گئی ہے اب تمہاری اور ہانیہ کی شادی کر دوں تاکہ میں سکون سے مر سکوں

امی آپ ایسی باتیں کیوں کر رہی ہیں آپ کو کچھ نہیں ہو گا..

ہانیہ جو یہاں آرہی تھی شادی کی بات سن کر پریشان ہو گئی جب ساحل نے ہانیہ کو دیکھا تو بلایا اور اس کا منہ میٹھا کروایا

ہانیہ مجھے نوکری مل گئی ہے اب تم جو جو بولو گی جو فرمائش کرو گی میں تم کو لا دیا کروں گا۔۔

تم صدا کے کنگلے کیا لا کے دے سکتے ہو ہانیہ نے دل میں بولا لیکن اوپر سے جھوٹی مسکراہٹ سے اس نے اسے مبارکباد دی۔۔

اچھا بیٹا تم فریش ہو جاؤ اور آ کر کھانا کھا لو اوکے امی

جاؤ ہانیہ کھانا لگاؤ ٹیبل پر اوکے خالہ ایک دفعہ علی رشتہ لے کر آئے چھوٹا سا ڈبہ چھوڑ ہی جاؤں گی اس نے حقارت سے سوچا۔۔۔

انمول بور ہو رہی تھی سردی کا موسم تھاتو اس نے سوچا کیوں نہ زویا سے ملاقاتکی جائے اس نے زویا کو کال کی

ہیلو زویا کیسی ہو

میں ٹھیک ہوں انو تو کیسی ہے

یار میں بور ہو رہی ہوں چل نہ کہیں باہر چلتے ہیں

اف انو ایک تو ہر ٹائم کھاتی رہتی ہے چل آجا تجھ آسکریم کھلاؤں چل

میں تجھے پک کرنے آتی ہوں تو تیار ہو جا۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک ہوٹل میں بیٹھی ہوئی تھی زویا یار کل ہمارا رزلٹ ہے پتہ نہیں کیا ہوگا او ہو انو میری جان سب ٹھیک ہوگا اور پیپر اچھے ہوئے ہیں تو اچھے نمبروں سے پاس ہو جائیں گی ہم دونوں۔۔۔

تو بتا رزلٹ کے بعد کیا کرے گی

زویا یار میرا دل کرتا ہے کوئی اچھی سی نوکری کرنے میں کچھ بن کر دکھانا چاہتی ہوں اپنے ماما پاپا کو۔۔

او زویا یاد آیا تو بتا تیرا بوائے فرینڈ کا کیا ہوا۔۔

ہم کیا نام بتایا اس کا تو نے۔۔احمد نام ہے اس کا اس کا اور زویا شرمانے لگ گئی تو یار پھر کب بلا رہی ہے شادی پر۔۔۔

بہت جلد میری جان۔۔

زویا یار وہ تجھے دھوکہ تو نہیں دے رہا

نہیں نہیں وہ مجھ سے بہت پیار کرتا ہے اور جلد ہی پاکستان آ رہا ہے مجھ سے شادی کرنے کے لیے پاپا نے بھی ہاں کر دی ہے۔۔۔

زویا یار تیرے پاپا کیا کام کرتے ہیں تو نے کبھی ان کے بارے میں بتایا ہی نہیں۔۔۔

میرے پاپا کا لندن میں بزنس تھا پاکستان سیٹل ہو گئے ہیں۔۔

او اچھا چل یار اتنی دیر ہو گئی گھر چلتے ہیں اور زویا نے انمول کو گلے لگا کر ایک

کس بھی کر دی زویا کچھ شرم کر جایا کرو۔۔۔

تم لگ ہی اتنی کیوٹ رہی ہو دل کر رہا ہے کھا جاؤ۔۔

بے شرم چلو چلتے ہیں۔۔۔

تم لوگوں کی ہمت کیسے ہوئی کنگ کے سامنے زبان چلانے کی اور وہاں ان کی بات سنے بغیر ان پر گولیاں چلا دی گئی جو کنگ کے ساتھ غداری کرتا ہے اسے صرف سزائے موت دی جاتی ہے کنگ کا موڈ بری طرح خراب ہوا تھا ایک لڑکی کا انتظام کرو میرے کمرے میں بھیجو۔۔۔

اوکے باس۔۔

یہ کہہ کر وہ کمرے میں چلا گیا اور کم سن لڑکی کو گھسیٹتے ہوئے کنگ کی طرف لے کر گیا۔۔

پلیز پلیز مجھے جانے دو میرے گھر والے میراانتظار کر رہے ہوں گے

اے بکواس بند کر میرا موڈ پہلے ہی خراب ہے اور تو مزید خراب کر رہی ہے اس نے بہت کوشش کی اپنے آپ کو شیطان سے چھروانے کی لیکن وہاں شیطانوں کا راج تھا اس لیے اس کے چیخیں اس کی حویلی میں دب کر رہ گئی۔۔

میر ایک کمرے میں داخل ہوا تو وہاں انمول کی ہر ایک موومنٹ کی تصویریں لگی تھی کہیں وہ ہنس رہی تھی کہیں وہ کھانا کھا رہے تھے ابھی وہ تصویریں دیکھ کر خوش ہو رہا تھا کہ اس کے موبائل کی بیل بجی اس نے میسج اوپن کیا تو وہاں انمول کی پکس کسی نے بھیجی تھی

جہاں وہ زویا کے ساتھ بیٹھ کر ہنس کر باتیں کر رہی تھی ایک پک دیکھ کر تو اسے غصہ آگیا
جہاں زویا نے اسے گلے لگایا تھا اور کس
دی تھی اف اف یہ لڑکی میرے ہاتھوں مرے گی۔۔

پرنسس صرف میری ہے اسے چھونے کا حقصرف مجھے ہے پرنسز تمہیں اس کی سزا ملے گی
بہت جلد جب تم میری قید میں آؤ گے تو کسی سے ملنے نہیں دوں گا تم صرف میری ہو
میری پرنسز اب جلد سے تم سے ملنا ہو گا۔۔۔

مجھے یہ لڑکی کسی بھی حال میں چاہیے وہ ایک لڑکی کی تصویر تھامے اپنے بندوں کو کہہ رہا
تھا جب سے اس بیوٹی کو دیکھا
ہے باقی سب پھیکا لگتا ہے۔۔۔

تم اس کنگ کی بیوٹی ہو مائی بیوٹی بہت جلد تم اپنی اصلی جگہ پر آؤ گی میرے پاس پھر بس میں اور تم بیوٹی۔۔

اس لڑکی کی ایک ایک خبر مجھے چاہیے اس کے گھر کا ایڈریس چاہیے مجھے کل تک۔۔

اوکے باس!!..

بہت جلد ملاقات ہوگی مائی بیوٹی

✿✿✿✿✿

دسمبر کی سرد رات میں وہ معصوم سی شہزادی اپنے خوابوں میں مدہوش سارا جہاں بلائے ہوئے تھی جب کوئی کھڑکی سے کود کر

آہستہ آہستہ اس کے پاس آیا اس کے بائیں ہاتھ پر ایک بچھو کا ٹیٹو تھا جس سے اسے پہچانا جا سکتا تھا

"بیسٹ "

پرنسس"

ساری دنیا سے بے خبر کینڈل کی روشنی میں دھمکتے چہرے کے ساتھ پرسکون نیند لے رہی تھی محبت پاش نظروں سے اس کی

طرف دیکھتا اس کے بال آہستہ آہستہ سہلانے لگا اس کا انداز اتنا نرم تھا کہ اسے محسوس بھی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

میری پرنسس آئی لو یو میری جان۔۔

میری پرنسز میں بہت جلد تمہیں لے جاؤں گا ان سب سے دور ہماری دنیا میں میری دنیا میں چلو بھی نا شہزادی۔۔۔

تمہارا بیسٹ تمہیں لینے آئے گا تمہیں اس دنیا سے چھپا لے گا ان کو پتہ بھی نہیں چلنے دوں گا۔۔

تمہارے لیے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔۔

جبکہ روز کی طرح انمول اپنا خیالوں میں کسی اور ہی شہزادے کا انتظار کر رہی تھیکہاں جانتی تھی کہ اس شہزادے کے انتظار
میں ایک بیسٹ بھی ہے...

اب تو میر کے چکر بھی سکندر خان کے گھر لگنے لگے تھے آج کل میر کو سکندر خان کچھ پریشان سے نظر آرہے تھے تو اس نے وجہ پوچھی

انکل خیریت تو ہیں نا اگر اپ چاہتے ہیں تو مجھ سے اپنی پرابلم شیئر کر سکتے ہیں..

نہیں نہیں بیٹا بس...

انکل آپ ابھی تک مجھے انجان سمجھتے ہیں میں تو اپ کو انجان نہیں سمجھتا نہیں

نہیں بیٹا ایسی بات نہیں ہے بس کچھ دن پہلے کچھ لوگ ہمارے گھر آئے تھے پتہ نہیں یہ کنگ کون ہے اس کے لوگ آئے تھے کہہ رہے
تھے کہ اپنی بیٹی انمول انہیں چاہیے ورنہ اسے اٹھا کر لے جائیں گے میں کیسے اپنی بیٹی دے دوں....

اور میر کا تو کنگ کا سن کر غصے کے مارے برا حال تھا لیکن وہ ان کے سامنے ضبط کیے بیٹھا تھا میر کا سب سے بڑا دشمن ہی کنگ
تھا لیکن کنگ کی شکل ابھی تک کسی نے نہیں دیکھی تھی نہ ہی بیسٹ کی شکل کسی نے دیکھی تھی

کنگ نے کافی دفعہ بیسٹ پر حملہ کروایا تھا کیونکہ بیسٹ نے کنگ کے بہت سارے اڈے ختم کر دیے تھے اور کافی اس کا نقصان کروایا
تھا لیکن ابھی تک وہ ایک دوسرے کے آمنے سامنے نہیں آئے تھے۔۔

انکل میں آپ سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں اگر آپ برا نہیں منائیں۔۔۔

کیا ہوا بیٹا

انکل میں آپ کی بیٹی انمول سے شادی کرنا چاہتا ہوں آپ میرا کسی سے بھی پتہ کروا سکتے ہیں اچھا کماتا ہوں آپ کی بیٹی کو خوش رکھوں گا۔۔

لیکن بیٹا ایسے کیسے۔۔۔

کیوں انکل آپ کو مجھ پر یقین نہیں بیٹا ایسی بات نہیں لیکن آپ کے گھر والے سے کوئی بڑا تو آئے گا۔۔۔

انمول کی ماں کی بھی فکر ختم ہو جاتی۔۔

جی جی انکل کیوں نہیں میری ایک بی جان ہے ایک بھائی اور ایک بہن ہم کل ہی آپ کے گھر انہیں لے آؤں گا اس سے کنگ سے بھی

جان چھوٹ جائے گی ٹھیک ہے بیٹا جیسے تمہیں بہتر لگے اوکے انکل تھینکس میں چلتا ہوں انکل اب کل آؤں گا۔۔

گاڑی میں آ کر اس کے غصے سے چہرہ لال ہوا تھا یہ تو نے اچھا نہیں کیا کنگ میری پرنسز پر نظر رکھ کر۔بہت جلد تم سے ملاقات ہو گی

اور وہ ملاقات ہماری آخری ملاقات ہو گی

گھر آ کر میر نے بھی جان زین اور ماہا کو بتایا کہ کل انہیں جانا ہے تو وہ بہت خوشہوئے ٹھیک ہے بیٹا ہم کل چلے جائیں گے

چلو اب جاؤ سب سو جاؤ کافی ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔

وہ گھر میں داخل ہوا تو پہلے سب دروازے لاک کیے اور بیڈ کی جانب آتے ہوئے اس کے سامنے بیٹھ گیا یار اسد حد ہوتی ہے گھر میں
مہمان آیا اور تم گہری نیند سو رہے ہو یہ اچھی بات تو نہیں ہے نا۔۔

جب کہ اسد اس کی بات سن کر اٹھ بیٹھا لیکن وہ پریشان ہو گیا تھا اس کی سبز سے وحشت بھری آنکھیں دیکھ۔۔۔
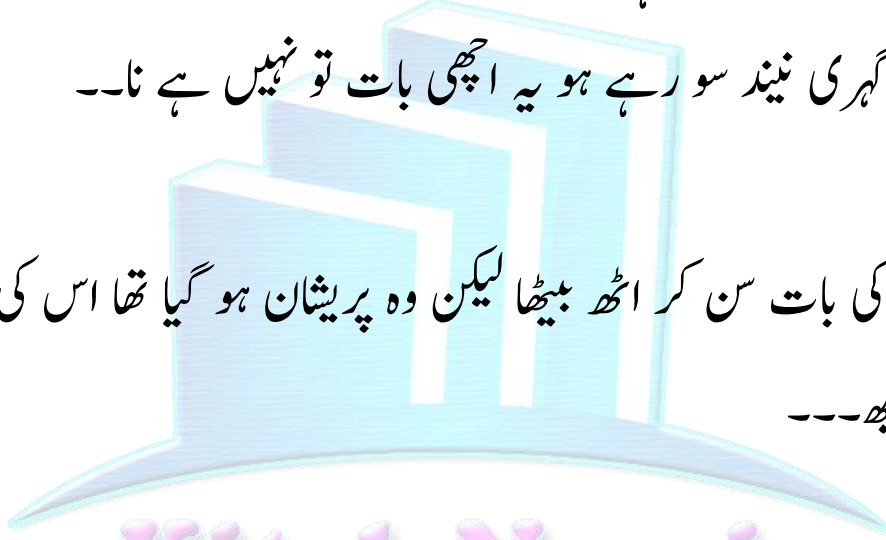
کون ہو تم۔۔۔

بی بی۔۔۔بیسٹ۔۔۔۔

بہت ہی برے مہمان نواز ہو میں گھر آیا ہوں تم نے کوئی پانی وغیرہ نہیں پوچھا چلو چھوڑو مجھے بھی گھر جا کر آرام کرنا ہے اپنا کام ختم کر کے۔۔۔

اسد نے دروازے کی طرف دیکھ کر دوڑ لگائی تو دروازہ لاک تھا اف ایک تو تم بھاگنے کی کوشش کر رہے ہو یہ اچھی بات نہیں ہے۔۔۔

پلیز چھوڑ دو بیسٹ میں بے گناہ ہوں میں نے کچھ نہیں کیا ہاں تم نے کچھ نہیں کیا تم نے ایک شہر سے لڑکیاں اٹھا کر دوسرے شہر بیچی ہیں اور ان ہوس بڑے درندوں کے آگے پھینک دی جو خود پر ظلم برداشت نہیں کر پائی اور دم توڑ گئیں۔۔

اور تم کہتے ہو تم نے کچھ نہیں کیا جس کا ثبوت بھی کسی کو نہیں ملتا وہ بیسٹ کے ہاتھ لگ جاتا ہے ایسے لوگوں کو بیسٹ جڑ سے اکھاڑ کر انجام تک پہنچاتا ہے۔

وہ اب کھڑکی سے باہر کودنے لگا تو بیسٹنے اسے پکڑ لیا اب تم میرا ٹائم ضائع کر رہے ہو جتنا تم تڑپاؤ گے اتنے دردناک موت دوں

گا پھر وہ کچن میں آیا اپنا چاقو گرم کرنے کے لیے رکھا تھا اور اٹھایا اور واپس کمرے میں آیا نہیں نہیں بیسٹ مجھے بخش تو
میں وعدہ کرتا ہوں خود پولیس میں جا کر بیان دوں گا نہیں تم جیسے لوگوں کا مرنا میرے ہاتھوں لکھا ہے۔۔

اور پہلے وہ چاکو سے اس کے ہاتھ کاٹ چکا تھا اور اسد کی چیھیں پورے گھر میں گونج رہی تھی۔۔

اور آہستہ آہستہ اس نے اس کے جسم کے سارے ٹکڑے کر دیا ایسے جیسے وہاں کسی جانور کو ذبح کیا تھا۔۔۔

اف میری پرنسز تمہارا میر بیسٹ ہے اگر میں نے تمہیں بتا دیاتو تم مجھ سے خوفزدہ ہو جاؤ گی اور دور ہو جاؤ گی یہمیں کبھی بھی ہونے نہیں دوں گا وہ سوچ چکا تھا۔۔

اپنا کام ختم کر کے وہ چلا گیا۔۔۔

وہاں تھوڑی دیر بعد پولیس آ گی تھی لاش دیکھ کر تو ایک پولیس والا تو بے ہوش ہو گیا
لاش کے پاس ہی اس کے گناہوں کے ثبوت
اور بیسٹ کا کارڈ پڑا تھا ابھی۔۔

ابھی وہ ٹی وی پر دکھا رہے تھے کہ ایک انسان کو اتنے دردناک موت دی گئی ہے ہم کیونکہ وہ مشہور شخصیت کا بیٹا تھا انمول تو اس کی لاش کو دیکھ کر ڈر گئی تھی۔۔
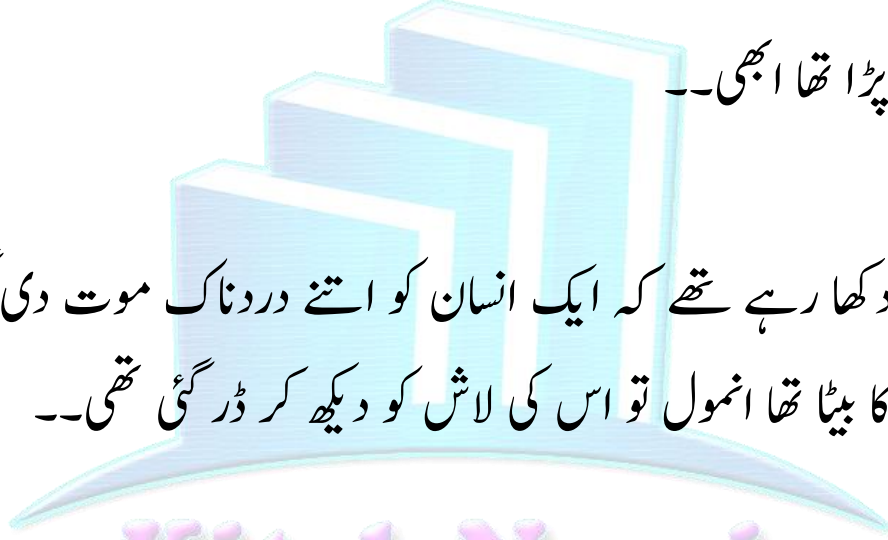
پاپا یہ بیسٹ کون ہے۔۔

یہ اتنی دردناک موت کیوں دیتا ہے اگر کبھی میرے سامنے آئے نا میں اسے جان سے مار دوں...

ہاہا میرا پیارا بہادر بیٹا۔۔بیٹا یہ بیسٹ برے لوگوں کو ہی مارتا ہے

لیکن پاپا دیکھے نا مجھے تو خوف آ رہاہے بیسٹ سے۔۔۔

میر جو کہ اپنی فیملی کے ساتھ آیا تھا دروازے پر رک کر سکندر اور انمول کی باتیں سن رہا تھا اور زین اور ماہا نے بھی میر کی طرف دیکھا اور شرارت سے مسکرا دیے۔۔۔

کہ ہماری بھابی معصوم سی بیسٹ کو مار دے گی میر نے انہیں گھوریوں سے نوازا۔۔

چلو اندر۔۔۔

السلام علیکم انکل۔

وعلیکم السلام بیٹا۔۔

آپ لوگ اندر آئیں جاؤ بیٹا اندر جا کے مما کو بھیجو وہ اندر چلے گئی ماہ اور بی جاننے میر کو دیکھا اور مسکرا دی۔۔۔

انہیں یہ معصوم سی انمول بہت پسند آئی تھی۔۔بیٹھے ہیں آپ لوگ ایسے ہی بھی جان سکندر اور رزر مین خان کو دیکھا تو بیٹھ گئی جاؤ بیگم مہمان آئے ہیں کچھ کھانے پینے کا انتظام کرو ۔۔۔

جی جی میں کرتی ہوں نہیں بھائی صاحب اتنے خان ص انتظام کی ضرورت نہیں ہے بس ہم یہاں کسی خاص مقصد سے آئے ہیں۔۔

جی بی جان آپ بڑی ہیں ہم سے میں جانتا ہوں آپ کس لیے ائی ہیں ہمیں تو اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں۔۔

جاؤ بیگم انمول کو بلا لیں۔۔

جی میں جاتی ہوں زمین بیگم اٹھ کر انمول کے کمرے میں چلی گئی بیٹا آپ کو پاپا باہر بلا رہے ہیں۔۔

ماما یہ کیوں آئے ہیں بیٹا نیچے چلیں آپ کو پتہ چل جائے گا تو انمول ماما کے ساتھ نیچے چلی گئی۔۔۔

آؤ بیٹا یہاں بیٹھو بیٹا یہ لوگ آپ کا رشتہ لے کر آئے ہیں میر بیٹے کے لیے۔۔۔

آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں انمول نے جھکا ہوا سر اٹھا کر دیکھا تو میر کو اپنی طرف ہی دیکھتے ہوئے پایا اور شرم سے سر جھکا
لیا پاپا جو آپ لوگوں کو بہتر لگے۔۔۔۔

شاباش بیٹا آپ سے ہمیں یہیں امید تھی آنٹی کیا میں بھابھی کو باہر لے کر جا سکتی ہوں ہم بھی باتیں کریں گے۔۔۔

ہاں ہاں جاؤ بیٹا لے جاؤ آ جائیں بھابی تو وہ اس کے ساتھ چلی جاتی ہے...

بھابھی آپ تو بہت پیاری ہیں آپ اور میر بھائی کی جوڑی بہت اچھی لگے گی..

اچھا بتائیں آپ کیا کرتی ہیں...

کچھ نہیں اب اسٹڈی کمپلیٹ کی ہے...

اوکے بھابی ایسے ہی وہ کچھ دیر باتیں کرتے ہیں تو رشتہ پکا ہو گیا تو وہ بھی چلے گئے

اور شادی اگلے جمعہ کو ڈن ہو گئی۔

۔لیکن بابا اتنی بھی کیا جلدی تھی کیا میں بوجھ بن گئی ہوں آپ لوگوں کے لیے

نہیں بیٹا ایسی بات نہیں ہے

تو پھر کیسی بات ہے پاپا

بیٹا کچھ دن پہلے کنگ کے لوگ آئے تھے آپ کو مانگا تھا انہوں نے وہ ایک بہت بڑا گنڈا ہے میں اسے نہیں جانتا اس نے دھمکی دی تھی

تو میں نے میر سے اس کا ذکر کیا تو اس نے اپنا پروپوزل بتایا بیٹا میں سمجھتا ہوں کہ میر آپ کی اچھے سے حفاظت کرے گا۔۔۔

آپ کو کچھ ہو گیا تو ہم کیا کریں گے۔۔۔

نہیں نہیں پاپا ایسے مت کہیں آپ کو جو ٹھیک لگے وہیں کریں میں جانتی ہوں آپ لوگ بہت پیار کرتے ہیں مجھ سے جیتی رہو بیٹا۔۔۔

جانتا ہوں میر آپ کو بہت خوش رکھے گا اس کی آنکھوں میں میں نے آپ کے لیے پیار دیکھا ہے۔۔۔۔

کیا خبر ہے اس لڑکی کی اور اس کے گھر والوں کی۔۔۔

کنگ ہم اس کے گھر گئے تھے۔۔

اس کے باپ کو دھمکا کر آیا ہے وہ ڈر بھی گیا ہے مجھے نہیں لگتا وہ انکار کرے گا۔۔

ٹھیک ہے کچھ دنوں کے لیے کام سے باہر جا رہا ہوں جب میں آؤں تو وہ لڑکی مجھے یہاں چاہیے پھر میں اپنی بیوٹی کے ساتھ کھل کے ٹائم گزاروں گا۔۔

خباثت سے ہنسنے لگ گیا۔۔

پتا نہیں اس لڑکی کا کیا بنے گا۔۔۔یہ بڈھا تو اس کے پیچھے پڑھ گیا ہے۔۔

✿✿✿✿✿

زویا کب احمد کو کال ملا رہی تھی وہ تھا کہ کال اٹھا ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

آخر کار اس نے کال اٹھا ہی لی۔۔

احمد نے بچے کہاں ہو تم کب سے کالز کر رہی ہو۔۔

او ہو میری چندا میں یہاں ہی ہو۔۔

اور ابھی تو شادی بھی نہیں ہوئی یہ بچے کہاں سے آ گئے۔۔۔
شرارت سے ہنسے لگ گیا۔۔

تم بات کو مت پلٹو۔۔۔

تم یہ بتاؤ کب آ رہے ہو۔آ کر پاپا سے بات کروں نہ۔۔۔۔

میں بس کچھ دن تک آ رہا ہوں آتے ہی انکل سے بات کروں گا منگنی کی۔۔

پھر تو تم میری ہو جاؤ گی نا۔۔

احمد آئی لو یو میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں کبھی مجھے چھوڑنا مت۔۔۔

میں کیوں چھوڑوں گا پگلی میں بھی بہت پیار کرتا ہوں اور ان کی باتیں تو اب ساری رات چلنی تھی۔۔

زویا اور احمد بچپن سے ایک ساتھ تھے احمد دلاور بیگ کے دوست کا بیٹا تھا اور وہ دونوں بزنس پارٹنر بھی تھے۔دونوں گھروں کو اپنے اپنے بچوں کی پسندیدگی کا پتہ تھا اس لیے کسی کو اعتراض نہیں تھا۔۔۔
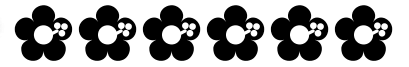
ہانیہ کیا ہو گیا ہے تم کو کیوں صحیح سے بات نہیں کرتی ہو مجھ سے کیا تم اس شادی سے خوش نہیں ہو...

ایسی بات نہیں ہے ساحل لیکن میں اتنی جلدی شادی نہیں کرنا چاہتی ہوں۔۔

کیوں ہانیہ تم تو رہ یہیں رہی ہو نہ شادی ہو جائے تو اس میں کیا برائی ہے۔۔

برائی ہے میں تم جیسے فقیر کے ساتھ کبھی شادی نہیں کروں گی اس نے حقارت سے دل میں سوچا۔۔

ٹھیک ہے لیکن کچھ دن بعد اس بارے میں بات کریں گے پلیز ساحل کیا تم اتنا نہیں کر سکتے میرے لیے آنکھوں میں نمی لیے بولی۔۔۔

ہانیہ ایسے تو مت رو ٹھیک ہے جب تم بولو گی تب ہی شادی کریں گے اوکے اب خوش۔۔

چلو میرا آج یونیورسٹی کا پہلا دن ہے۔۔

ماما کہاں ہے۔۔۔

آنٹی کچن میں ناشتہ بنا رہی ہیں امی ناشتہ دے دیں مجھے یونیورسٹی سے دیر ہو رہی ہے۔۔

کیسی ہیں آپ امی

میں ٹھیک ہوں بیٹا امی میں نے کہا تھا

میں نے یونیورسٹی نہیں جانا مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔

بیٹا تم جاؤ گے لوگوں میں اٹھو گے بیٹھو گے تو تمہارا ڈر ختم ہو گا نا

امی اگر پھر کسی نے میرے ساتھ۔۔۔

۔بس بیٹا کیا ہو گیا ہے کچھ نہیں ہوتا تم جاؤ چپ کر کے ناشتہ کرو ہانیہ بیٹا تم بھی آ جاؤ۔۔

ہانیہ ساحل کے چچا کی بیٹی تھی ہانیہ کے والد ہارون مرزا اور والدہ سکینہ مرزا ایک ایکسیڈنٹ میں وفات پا گئے تھے ہانیہ تھے

پانچ سال کی تھی اور اپنے بھائی کے ساتھ ساتھ سرمد مرزا صاحب جو کی ساحل کے والد بھی تھے جو کہ وفات پا گئے تھے جب ساحل 10 سال کا تھا۔۔

ساحل کی امی نے کپڑے سلائی کر کے ہانی

اور ساحل کو پڑھایا تھا ہانیہ کو شوق نہیں تھا پڑھنے کا اس لیےاس نے بس انٹر ہی کیا تھا۔۔

لیکن ساحل کو بہت شوق تھا پڑھنے کا اس لیے اس نے اب یونیورسٹی میں ایڈمیشن لیا تھا وہ بھی اپنی امی کے کہنے پر نہیں تو ساحل کو زیادہ لوگوں میں بہت ڈر لگتا تھا ماضی میں ہوتے ہوئے کچھ واقعات کی وجہ سے ساحل کو خون اور لوگوں سے ڈر لگتا تھا

وہ بہت حساس قسم کا معصوم سا لڑکا تھا....

چلو بیٹا جلدی ناشتہ کرو جاؤ یونیورسٹی

اوکے امی جا رہا ہوں...

یہ ماہا کہاں ہے آج اس کا یونیورسٹی کا پہلا دن ہے اور ابھی تک سو رہی ہے میر تمہیں تو پتہ ہے وہ اپنی مرضی کی مالک ہے جب دل کرے گا چلی جائے گی یونیورسٹی۔۔

تم تو ناشتہ کرو دولہے میا یا اب تو کچھ دن ہی رہ گئے ہیں شادی کو سب اچھے سے تیاری

دیکھ لینا تم مجھے ایک ضروری کام ہے رات کو فری ہو کر تم سے بات کرتا ہوں۔۔۔

زویا تمہیں ایک خبر دینی تھی کیا ہوا ہے

انو سب ٹھیک تو ہے نا

ہاں زویا میرا رشتہ پکا ہو گیا ہے اور کچھ دن تک میری شادی ہے--

ہے ہے کیا کہہ رہی ہو کمینی تمہاری شادی اور تم مجھے اب بتا رہی ہو میں تمہیں جان سے مار دوں گی

اب رکو تو یار سن تو لو پہلے سب اتنی جلدی میں کیوں ہوا اچھا بتاؤ پھر اس نے اس پارٹی کی رات والی بات بتائی اور پھر کنگ کی بات بتائی جس کو سن کر زویا بھی پریشان ہو گئی تھی یہ کنگ کون ہے تمہارے پیچھے کیوں پڑ گیا ہے پتہ نہیں زویا مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے---

کچھ نہیں ہوتا تم بتاؤ ہمارا جیجو کیسے ہیں بہت اچھے ہیں ان کی آنکھوں میں اپنے لیے پیار دیکھا ہے--

اوئے ہوئے بھائی ہماری انو تو گئی ہمارے جیجو کے پیار میں پاگل نے تھپڑ رسید کیا انو نے زویا کو۔۔

ابھی وہ دونوں باتیں کر ہی رہی تھی کہ کہ انمول کی ماما آ گئی۔۔

بیٹا وہ میر تم سے ملنا چاہتا ہے تم کو باہر لے کر جانا چاہتا ہے۔۔

پر ماما میں اکیلی کیسے کوئی بات نہیں بیٹا اس نے تمہارے پاپا سے اجازت لے لی ہے

۔۔اوکے ماما چلو انو آؤ میں تم کو تیار کروں

کہ ہمارے بھائی دیکھتے ہیں فلیٹ ہو جائیں بکواس بند کرو زویا کہ بچی میں ایسے ہی ٹھیک ہوں۔۔

ایسے کیسے ٹھیک ہو اس نے انو کی پوری الماری گنگال دی تھی تب جا کر اسے وائٹ کلر کا فل پیروں تک فراک پسند

آیا تھا جاؤ چینج کر کے آؤ

لیکن زویا

کوئی لیکن ویکن نہیں۔۔

وہ چینج کر کے تو زویار نے اسے تیار کیا۔۔

تو وہ تو تھوڑے سے تیار ہوئے بھی بہت پیاری لگ رہی تھی

بیٹا میرا آ گیا ہے چلو۔۔۔

جاؤ میں بھی گھر جاتی ہوں اوکے اپنا خیال رکھنا۔۔

وہ نیچے آئی تو ایک بار تو میر اپنے پرنس نے اسے نظر ہی نہیں ہٹا پا رہا تھا اور انمول اس کی نظروں سے پزل ہو رہی تھی اس کے پاس آئی آہستہ سے کہا چلیں۔۔تو وہ ہوش کی دنیا میں آیا۔۔

ہاں ہاں چلو تو اس نے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر اسے بٹھایا اور ایک ہوٹل لے گیا اس نے سارا ہوٹل بک کروایا ہوا تھا کہ کوئی اس کی پرنسز کو دیکھ نہ سکے۔۔۔

یہ سارا ہوٹل خالی کیوں ہے

کیونکہ یہ سارا میں نے بک کروایا ہے تاکہ صرف ہم دونوں یہاں ہوں اور ہم دونوں بات کر سکیں آپ اتنے امیر ہیں کیا اس نے معصومے سے پوچھا ہاں میں آپ کے لیے امیر ہی ہوں

تو وہ دونوں بیٹھ گئے...

انمول آپ سے ایک بات پوچھوں...
جی پوچھیں...

آپ اس شادی سے خوش تو ہیں نا جی پہلے تو میں آپ کو تھینکس کہنا چاہتی ہوں اس رات آپ نے میری جان اور عزت دونوں بچائی تھی اور اگر پاپا آپ کو پسند کرتے ہیں تو آپ اچھے ہی ہوں گے بس میں خوش ہوں

آپ پاپا کی وجہ سے شادی کر رہی ہیں۔۔خود کی وجہ سے نہیں۔۔

نہیں نہیں ایسی بات نہیں تو میں آپ کو پسند ہوں جی اور کہتی سر جھکا دیا شرم سے۔۔۔

اچھا آپ کیا کام کرتے ہیں شاہ۔۔

اور میر کو اپنا نام پہلے دفعہ اتنا خوبصورت لگا جان شاہ انکل نے نہیں بتایا کہ میرا اپنا بزنس ہے اور اچھا چلیں کھانا آگیا کھاتےہیں یہ سب کھانا میں نے آپ کی پسند سے منگوایا ہے جی

جی چلیں کھانا شروع کریں۔۔

میر نے سپیشل ہوٹل میں گانا لگوایا تھا اپنی پرنسس کے لئے۔۔

ہمیں تم سے پیار کتن۔۔

یہ ہم نہیں جانتے۔۔۔

مگر جی نہیں سکتے۔۔۔

تمہارے بنا۔۔۔

ہمیں تم سے پیار کتنا

یہ ہم نہیں جانتے

یہ ہم نہیں جانتے

میر یہ سونگ کتنا اچھا ہے نہ--

ہاں یہ میرا فیورٹ سونگ ہے آپ کے لئے ہی لگوایا ہے یہ سونگ میرے دل کا حال بیان کرتا ہے

آپ سے کہ میں اپ سے کتنا پیار کرتا ہوں اب تو میں اپ کے بغیر جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔۔

ابھی تو یہ سونگ انمول کو بہت پسند آرہا تھا لیکن جلد ہی اس کو اس سونگ سے ڈر اور خوف محسوس ہونے والا تھا۔۔۔

سوری پرنسز لیکن جو میں کرتا ہوں اگر میں تمہیں بتا دیتا تو تم مجھ سے خوفزدہ ہو جاتی جو کہ میں نہیں چاہتا تم دور ہو جاتی لیکن میں تمہیں اپنے سے دور کہیں بھی نہیں جانے دوں گا کسی بھی حال میں تمہیں دور نہیں ہونے دوں گا۔۔

شاہ چلیں کافی ٹائم ہو گیا ہے

اوکے انمول چلیں تو وہ گھر چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔

✿✿✿✿✿

وہ یونیورسٹی میں داخل ہوا تو بہت ڈرا ہوا تھا وہ تو وہاں کے لڑکے اور لڑکیوں کو دیکھ کر حیران تھا کہ کیسے ساتھ ساتھ چپک کر بیٹھے ہے

ابھی وہ کلاس ڈھونڈ ہی رہا تھا کہ سینئیر کا ایک گروپ جس میں ایک لڑکی اور دو لڑکے تھے جو سب کی ریگنگ کر رہے تھے

اوئے وہ دیکھو وہ معصوم لڑکا ہے چلو اس کی ریگنگ کرتے ہیں جس میں ایک لڑکی تو اس کی معصومیت دیکھ کر دل سے ہار بیٹھی تھی اس نے پہلی دفعہ دیکھا تھا اتنا معصوم لڑکا۔۔

رہنے دو یار وہ معصوم لڑکا ہے اس لڑکی نے دونوں لڑکوں کو کہا

اوئے تو کب سے لوگوں کی پرواہ کرنے لگینہیں یار ایسی بات نہیں ہے بس وہ مجھے ایسا لڑکا نہیں لگ رہا کہ اس کی ریگنگ کرنی چاہیے۔۔

اے لڑکے ادھر آؤ وہ جو ادھر ادھر کلاس دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا اسے آواز آئی کیا ہم تمہاری ہیلپ کر سکتے ہیں۔۔

جی مجھے انگلش ڈیپارٹمنٹ میں جانا ہے چلو بتا دیں گے ہم سب سے پہلے ہمیں یہاں سب کے سامنے ڈانس کر کے دکھاؤ ہم تمہارے سینیئر ہیں ہماری بات مانو ورنہ اچھا نہیں ہو گا وہ تو اسے تم دھمکانے لگ گئے تھے۔۔

اس کی معصومیت سے بھری کالی گہری آنکھیں جس میں ہلکی سی نمی آئی تھی تو اس کی آنکھیں اور خوبصورت لگنے لگ گئی تھی ساحل نے آنکھوں میں چشمہ پہنا ہوا تھا اسے تو پہلے ہی ڈر لگ رہا

تھا اور اب یہ سب کرنے کو کہہ رہے تھے۔۔

چلو کرو۔۔

پلیز مجھے جانے دو میں یہ سب نہیں کر سکتا اس نے معصومیت سے کہا۔۔

یار تم دونوں جانے دو نا اس لڑکے کو۔۔

یار منال تم چپ کرو ہمیں بھی دیکھنا اس کا ڈانس دیکھتے ہیں یہ کیسے نہیں کرتا۔

♥ Maha meet Sahil ♥

وہ جو بلیک جینز پر سرخ رنگ کی شرٹ اور آنکھوں میں گلاسز لگائے ہوئے ہیوی بائک پر یونیورسٹی میں داخل ہوئی تھی اتنا ہجوم دیکھ کر وہ اس کی طرف آئی۔۔

کیا ہو رہا ہے یہاں یہ تماشہ کیوں لگا ہوا ہے

تو وہاں ایک لڑکے نے بتایا وہ ایک لڑکے کی ریگنگ کر رہے ہیں سینیئر۔

وہ اس کی طرف گئی تو دیکھا بلیک جینز پر وائٹ شرٹ پر آنکھوں پر نظر کی گلاسز لگائے ہوئے بہت معصوم لگ رہا تھا۔۔

وہ آگے گئی جہاں وہ اسے ڈانس کرنے کا کہہ رہے تھے۔۔

ایوری ون ہیلو۔۔

یہاں لگتا ہے کوئی ڈانس کرنے والا ہے۔۔

اے تم کون ہو۔۔

میں تمہیں بتاتی ہوں میں کون ہوں۔۔

ہاہا ہاہا تم شاید ہمیں جانتی نہیں لڑکی۔۔

پوری یونیورسٹی ہم سے ڈرتی ہے۔۔

پوری یونیورسٹی تم لوگوں سے ڈرتی ہو گی لیکن میں نہیں۔۔

اس نے بیگ سے سرخ مرچی والی سپرے نکالی اور ان لڑکوں پر ڈال دی اس کی وجہ سے وہ ادھر ادھر بھاگنے لگے۔۔

اہ اہ پانی پانی ہماری آنکھیں جل رہی ہیں کسی ہجوم میں سے کسی نے بوتل پکڑے تو منال نے ان کا منہ دھلوایا جس کی وجہ سے ان کی آنکھوں کی مرچیں کم ہوئی تھی چلو دیکھ لیا تم سب لوگوں نے ڈانس اب چلو نکلو اپنے اپنی ان جگہوں پر۔۔

ماہ نے بولا۔۔

سارا ہجوم آہستہ آہستہ چلے گئے تو اس نے ان لڑکوں کی طرف دیکھا آئندہ میں تم لوگوں کو یہاں پر کسی جونیئر کی ریگنگ کرتے ہوئے نہ دیکھوں ورنہ اس سے برا حشر کروں گی

اور وہ لڑکے ماہ کی طرف دیکھ کر بولے تمہیں بھی ہم دیکھ لیں گے۔۔۔

جاؤ جاؤ دیکھ لینا میں تم لوگوں سے ڈرتی نہیں ہوں۔۔اور وہ چلے گئے۔۔

اس نے مڑ کا ساحل کی طرف دیکھا تو وہ تو اس کے معصوم گہری کالی آنکھوں میں دیکھتی رہ گئی اس کی نظر ہی سب سے پہلے اس کی آنکھوں پر گئی تھی اسے لگا وہ اس کی گہری کالی

آنکھوں میں قید ہو جائے گی اس نے فورا اپنی نظریں پھیریں وہ بس خود کو انکالی آنکھوں میں قید ہونے سے بچا رہی تھی اگر وہ آنکھوں میں قید ہو جاتی تو اس لڑکے کی آنکھوں میں کسی اور کا عکس کبھی نہ آنے دیتی۔۔

کیونکہ وہ یہاں ایک مشن پر ائی تھی لیکن اسے نہیں پتہ تھا کہ محبت نے اس کے دل پر پہلا قدم رکھ دیا ہے ابھی وہ اس سے انجان تھی۔۔

اب زور و شور سے شادی کی تیاریاں ہو رہی تھی وہ ایک کمرے میں جہاں انمول کی تصویریں تھیں انہیں ایک جنون کی نظر سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

مائے لٹل اینجل مائی پرنسز مائی لو تم اتنی پیاری اور معصوم کیوں ہو تمہیں دیکھ کر اپنا اپ بھول جاتا ہوں کیوں یہ تمہیں دیکھتے ہی چھوٹے بچے کی طرح ہملنے لگتا ہے

کیوں تم میرا عشق میرا جنون بنتی جا رہی ہو مائی پرنسز تم بہت نازک ہو بالکل کانچ کی طرح تم میری شدتیں وحشتیں برداشت نہیں کر پاؤ گی مجھے خود سے ڈر لگتا ہے۔۔

تمہیں میرا جنون میرا عشق نہیں بننا چاہیے تھا لیکن اب بہت دیر ہو گئی ہے اب تمہیں ساری زندگی اس بیسٹ کا جنون پاگل پن برداشت کرنا ہو گا اب تم سے دور رہنا مشکل ہے اب تم بہت جلد میری ہو جاؤ گے میرے دسترس میں آ جاؤ گی۔۔۔

وہ اور زین بیٹھے باتیں کر رہے تھے دو دن بعد میر کی شادی تھی میر ایک بات تو بتاؤ شادی کے بعد اگر انمول کو پتہ چل گیا تم بیسٹ ہو تمہارے کام کے بارے میں تو کیا ہو گا تم نے اسے کچھ نہیں بتایا اگر اسے پتہ چل گیا تم ایک بیسٹ ہو تو کیا وہ تمہارے ساتھ جی پائے گی۔۔۔

زین اسے میرے ساتھ رہنا ہو گا وہ اب میری ہے وہ میرے ساتھ ہی رہے گی کوئی اسے مجھ سے الگ نہیں کر سکتا۔۔۔

ہم برے لوگوں کو فرشتہ اور انہیں ختم کرنے والوں کو بیسٹ کہتے ہیں میں کوئی برا کام نہیں کرتا ان کی رگیں کاٹتے ہوئے مجھے سکون ملتا ہے ان کا خون دیکھ کر مجھے سکون ملتا ہے میں جو بھی کرتا ہوں مجھے کوئی افسوس نہیں۔۔۔

زین یہ کنگ کا پتہ کرواؤ اس نے میری پرنسس پر نظر رکھی ہے۔۔

اس نے میری پرنسس کو کہاں دیکھا۔۔کیا وہ نہیں جانتا کہ جو بیسٹ کی چیزوں پر نظر رکھتا ہے۔۔بیسٹ اس کا کیا حال کرتا ہے۔۔۔

اس کی سزا اسے ملے گی۔۔

ٹھیک ہے میر اب میں کیا کہہ سکتا ہوں جیسے تمہاری مرضی

اور ماہا کہاں ہے آج تو وہ یونیورسٹی گئی ہے ناہاں چلو جب ماہ آ جاۓ گی تو مجھے بتانا۔۔

اوکے اور کنگ کی ایک ایک خبر مجھے پہنچانی ہے

اوکے۔۔۔

زویا جو کب سے احمد کو کالز کر رہی تھی اب اسے غصہ آنے لگا تھا۔۔

رہو بزی اب تم کال کرو گے تو میں نہیں اٹھاؤں گی اس نے فون گھورا جیسے احمد کو گھور رہی ہے ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ احمد کی کال ای تو دیکھ کر اس کی سبز آنکھیں چمکی تھی۔۔۔

اس نے منہ بنا کر کال اٹھا لی اب کیوں کال کی جاؤ جہاں بزی تھے ارے میری جان میں کہیں بزی نہیں تھا۔۔۔

بس میں گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا میری جان کے لیے ایک گڈ نیوز ہے کیسی گڈ نیوز۔۔۔

میں دو دن بعد پاکستان آرہا ہوں پھر میں آ کر انکل سے ہماری شادی کی بات کروں گا۔۔۔

سچ احمد تم تم پاکستان ا رہے ہو تم سوچ نہیں سکتے میں کتنی خوش ہو احمد میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں پلیز کبھی مجھے چھوڑنا مت۔۔

کیسی باتیں کر رہی ہوں جان میں تمہیں کیوں چھوڑوں گا ایسے ساری رات ان کی باتیں چلنی تھی۔۔۔

تھینکس آپ نے مجھے بچایا۔۔۔

تم ان کے سامنے بولے کیوں نہیں۔۔۔

ماہ شاہ جس نے بہت خوبصورت مرد دیکھے تھے جس کے اگے پیچھے لوگ گھومتے تھے لیکن وہ ایک معصوم لڑکے کے آگے دل ہارتا ہوا محسوس کر رہ تھی

مجھے سمجھ ہی نہیں آرہا تھا میں کیا کروں میں نے کبھی ایسی سچویشن کبھی ہینڈل نہیں کی اچھا چلو ہم اپنا انٹروڈکشن کرواتے ہیں میں ماہ شاہ ہوں۔۔۔

اور تم۔۔۔
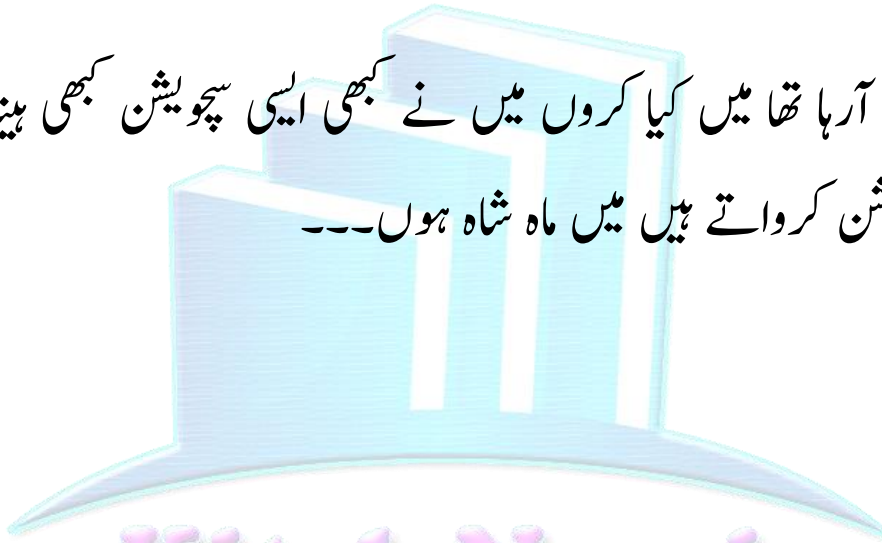
میں ساحل مرزا۔۔۔

ہمم اوکے۔۔

کون سے ڈیپارٹمنٹ میں جانا ہے میں انگلش آؤ واؤ مجھے بھی وہاں نہیں جانا ہے چلو آؤ ایک ساتھ چلتے ہیں۔۔

ویسے آپ نے ان لڑکوں کو صحیح سے سبق سکھایا۔۔

ہاہا ہاہا ابھی تم مجھے جانتے نہیں ہو میرے ساتھ رہو گے تا جان جاؤ گے۔۔۔

ایسے ہی باتوں باتوں میں وہ کلاس میں چلے گئے کتنے ہی لڑکوں کی نظر اس حسین پیکر پر اٹھی تھی لیکن

اس نے سب کو اگنور کیا کیونکہ وہ جانتی تھی وہ بچپن سے ہی سب کی آنکھوں کا مرکز بنتی ہوئی آئی تھی۔۔

پروفیسر نے سب بچوں کا انٹرو لیا ہے تو ماہ جلدی سے ساحل کے پاس بیٹھ گئی ماہ کو اس لڑکے میں عجیب سی کشش محسوس ہو رہی تھی جتنی بھی لڑکوں کی نظر اپنے اوپر اٹھتے ہوئے محسوس کرتی تھی سب کی نظر میں اپنے لئے پسندیدگی اور کچھ میں ہوس ہوتی تھی🌚🌚....

لیکن ساحل کی نظروں میں اپنے لیے عزت دیکھ کر اس کے دل کو سکون ہوا تھا ماہا کے دل میں ساحل کو لے کر جذبات ابھرنے لگے تھے..

لیکن وہ اپنے جذبات پر قابو پانا جانتی تھی وہ اپنے مشن کے لیے آئی تھی اور اسے جلد سے جلد اپنا مشن مکمل کر کے واپس جانا تھا..

وہ کلاس روم میں داخل ہوئے تو وہی تین سٹوڈنٹ جس میں منال علی اور اسد بیٹھے تھے منال کی تو ساحل کو دیکھ کر آنکھیں چمکی تھی لیکن ساتھ میں ماہا کو دیکھ کر غصہ سے آیا تھا وہ پہلے ہی ان کے گروپ کی بےعزتی کر چکی تھی اس بےعزتی کا بدلہ بھی لینا تھا اور ساحل کو بھی اپنی طرف کرنا تھا....

انو انو یار ابھی تو تیرا لہنگا بھی رہتا ہے تیری شادی کی تیاریاں کب مکمل ہوں گی وہ کب لائے گی۔۔

دو دن رہ گئے ہیں پتہ نہیں شاپنگ کب مکمل ہو گی سانس تو لے لے میری ماں وہ لہنگا میر لے آئے ہیں میرے لیے اپنی پسند کا۔۔

او ہو تو ان کی پسند کا لہنگہ پہننا چاہتی ہو۔۔

انو شرما کر اپنے ہاتھوں سے چہرہ چھپا لیتی ہیں اچھا چل انو تیرا تو کام ختم ہوا لیکن میرا رہتا ہے چل نہ یار شاپنگ پر چلتے ہیں میری بارات کا ڈریس رہتا ہے ابھی لیکن زویا یار میں کیسے۔۔

کیسے کیا مطلب میں نے آنٹی سے اجازت لے لی ہے چل نہ اب تو خود ہی لیٹ ہو رہی ہے ۔۔

اوکے اوکے ٹھیک ہے وہ دونوں شاپنگ کرنے میں مصروف تھی تو زویا کو اپنی اوپر کسی کی نظریں محسوس ہوئی جیسے کوئی اسے بہت گہرائی سے دیکھ رہا ہے لیکن ادھر ادھر دیکھا تو کوئی نظر نہیں آیا اس نے اپنا وہم سمجھا--

زین جو اپنے لیے ڈریس لینے آیا تھا بھابی کے ساتھ لڑکی کو دیکھا تو ایک الگ ہی انداز سے دل دھڑکا اس کے سبز آنکھیں اسے کسی کی یاد دلا گئ تھی

-

جب انمول نے زویا کا نام لیا تو اسے یقین نہیں کہ ہوا کہ زویا ہے اس کی لٹل فیری لیکن ابھی وہ کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہتا تھا کیونکہ وہ پہلے کنفرم کرنا چاہتا تھا تاکہ میر کی شادی میں کوئی بدمزگی نہ ہو--

انہوں نے تو شاپنگ مکمل کر لی تو باہر نکلی تو دیکھا باہر ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی اف ہو زویا یار بارش ہو رہی ہے تجھے پتہ ہے نا مجھے بادل کے گرجنے سے کتنا ڈر لگتا ہے--

کچھ نہیں ہوتا میری جان چلو ہم جلدی جلدی گھر پہنچ جائیں گے--

ابھی وہ چل کر تھوڑی دور ایک گلی میں چھاتے کے نیچے کھڑی تھی بارش کی وجہ سے ہر کوئی گھر میں بیٹھا تھا۔۔۔

سنسان سڑک دیکھ کر تو ایک پل کو زویا کو بھی ڈر لگا تھا زویا میں نے کہا تھا بارش تیز ہو جائے گی لیکن تم نہیں مانی ابھی وہ باتیں کر رہی تھی کہ انہیں کسی کی دبی دبی چیخیں سنائی دی۔۔

یہ یہ کیسی آوازیں ہیں زویا مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے کچھ نہیں ہوتا آؤ دیکھتے ہیں۔۔

نہیں نہیں زویا تم پاگل ہو وہاں کوئی ہوا تو مجھے ڈر لگ رہا ہے چلو نہ کسی طریقے سے گھر چلتے ہیں۔۔

ارے یار انو کیا پتہ کوئی مشکل ہو اسے ہماری مدد کیضرورت ہو چلو

تو آؤ تو چلتے ہیں دیکھتے ہیں ابھی وہ آگے گئ تو انہیں ایک آدمی جو بلیک کلر کا ڈریس پہنے منہ پر ماسک لگائے کھڑا تھا۔۔

اس کے سامنے کوئی ادمی گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا تمہیں بہت شوق ہے نا لوگوں کی جاسوسی کرنے کا میں تمہیں اس کی سزا دیتا ہوں یہ کہتے ہی میر نے اس کی آنکھ میں اپنا چاقو مار دیا ایک چیخ اس
آدمی کی حلق سے نکلی۔۔۔

اس کی چیخ کے ساتھ ایک اور چیخ بھی شامل ہوئی تھی میر نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اپنی پرنسز کو دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا زویا اور انمول تو بارش میں فل بھیگی کھڑی تھی جسم کے ساتھ کپڑے چپک گئے تھے لیکن انہیں پرواہ ہی کب تھی انمول نے میر کے ہاتھ میں چاکو دیکھا انمول کی نظر چاکو پر گئی جس پر MS لکھا تھا۔۔

لیکن ڈر کی وجہ سے جلدی سے نظریں پھیر لی تھی میر کو اچھا نہیں لگ رہا تھا کہ اس کی پرنسز خوفزدہ ہو گئی ہے۔۔۔

وہ آدمی مسلسل انمول کا پیچھا کر رہا تھا میر کے آدمیوں نے بتایا کہ اج جب وہ انمول کے پیچھے گے تو ایک آدمی کو مسلسل انمول کا پیچھا کرتے دیکھا تھا اسے پتہ چلا آج کنگ کے لوگ انمول کو اغوا کرنے والے ہیں اسی لیے میر اس آدمی کو اتنی بری سزا دے رہا تھا۔۔

اس نے ایک ہی جھٹکے سے اپنا چاکو اس کی گردن پر چلایا اور بارش کے پانی کے ساتھ خون بھی سڑک پر پھیل گیا تھا۔۔

میر اس آدمی کو چھوڑ کر ایا تو زویا اور انمول تو اپنا سانس رو کے کھڑی تھیں۔۔

میر انمول کے پاس آیا اور اس کے کان میں سرگوشی کی۔۔

سانس لو اینجل اس نے اپنا چاکو دکھایا تو زویا جلدی سے بولی۔۔

پلیز بیسٹ ہمیں جانے دو ہم کسی کو کچھ نہیں بتائیں گے۔۔

اگر تم لوگ بتا بھی دو مجھے فرق نہیں پڑتا چلو جاؤ تم لوگ کیونکہ بیسٹ لڑکیوں پر ہاتھ نہیں اٹھاتا۔۔۔

انمول نے تو ڈر کے مارے میر کی آنکھوں کو اگنور کیا تھا اگر وہ دیکھ لیتی تو شاید پہچان جاتی۔۔

یہ کہنے کی دیر تھی کہ دونوں بھاگتی ہوئی گئیں میر اپنی پرنسز کی دوڑ دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔

انمول تو اس واقعے کی وجہ سے بہت ڈر گئی تھی لیکن زویا نے اسے سمجھایا کہ گھر میں کسی کو نہیں بتانا شادی کا ماحول ہے سب پریشان ہو جاے گے۔۔تو انمول بھی اپنے ماما پاپا کو پریشان نہیں کرنا چاہتے

تھے اسی لیے خاموش رہی۔۔

Meer ❤ Anmol

Special Episode 🙊

آخر وہ دن آ ہی گیا تھا جب بیسٹ کو اس کی پرنسز اور دوسری طرف ایک شہزادی کو اس کے شہزادے کا انتظار تھا لیکن دونوں ہی آنے والے وقت سے انجان تھے۔۔

کیا آپ کو میر سلطان شاہ ولد وجاہت شاہ کے ساتھ پانچ لاکھ حق مہر کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے

قبول ہے۔۔

کیا آپ کو میر سلطان شاہ ولد وجاہت شاہ کے ساتھ پانچ لاکھ حق مہر کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے

قبول ہے

کیا آپ کو میر سلطان شاہ ولد وجاہت شاہ کے ساتھ پانچ لاکھ حق مہر کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے

قبول ہے۔۔

سکندر صاحب نے پیار سے انمول کے سر پر ہاتھ رکھا دونوں طرف سے قبول و حجاب ہوئے تو دلہن کو لے کر باہر آئے۔۔

میر جو زین کے ساتھ باتیں کرنے میں مصروف سامنے نظر اٹھی تو پر پلٹنے سے انکاری تھی مہرون کلر کا لہنگہ اور بناؤ سنگار سے لیس اج انمول میر کو چاروں شانے چت کر گئی تھی۔۔

زین نے بھی اس کی نظروں کی طرف دیکھا تو اس کی بھی نظریں ایک منظر پر اٹک گئی تھی زویا جو بلیک کلر کا پیروں تک آتا فراک کانوں میں جھمکے اور کندھے تک آتے براؤن بال سبز آنکھیں وہ تو کسی اور ہی جہاں میں پہنچ گیا تھا۔۔

زویا کو اپنے اوپر کسی کی نظریں محسوس ہوئی تو سامنے دیکھا تو ایک دم سے اس کا بھی دل دھڑکا ایسے لگا جیسے کوئی اپنا بہت پاس ہے

زین جو بلیک سوٹ پہنا ہوا تھا انتہائی خوبصورت لگ رہا تھا کہ ان لڑکیوں کی نظریں آج زین کی طرف اٹھ رہی۔۔۔

میر نے ہاتھ آگے بڑھا کر انمول کو اپنے پاس بٹھایا تو وہ شرما کر اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔

زویا جو کب زین کی نظریں خود پر محسوس کر رہی تھی اس کے پاس آئیمسٹر آپ کیا لوفروں کی طر حمجھے گھور رہے ہیں۔۔

آپ کے گھر میں ماں بہن نہیں ہے کیا جو مجھے ایسے گھور رہے ہیں

شکل سے ہی لوفر لگتے ہیں زین تو اس کے فرفر چلتے ہوئے زبان کو دیکھ رہا تھا۔۔

میڈم حوصلہ رکھیں آپ لگ گئی اتنی پیاری رہی ہیں کہ آپ سے نظریں ہی نہیں ہٹ رہی

زین کو تو ایسا ہی محسوس ہوا تھا جیسے اس کی زویا اس کے لٹل فیری اس کے سامنے ہے۔۔

کل تک اس کی مکمل بائیو ڈیٹا مل جائے گا اس کے بعد ویسے اپنے پاس لے آئے گا۔۔

فنکشن کافی دیر رات تک چلتا رہا تو میر نے سب کو پہلے ہی کہا تھا کہ وہ انمول کو ایک الگ اپارٹمنٹ میں لے کر جائے گا کوئی اسے انکار نہیں کر سکا اس لیے اس کی مرضی کرنے دی

۔۔

سب نے انمول کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا تو انمول پھوٹ پھوٹ کر رو دی اور میر کو تو اپنی پرنسز کی آنکھوں میں آنسو اچھے نہیں لگ رہے تھے اس لیے سبسے معذرت کر کے وہ لے گیا اور سب کے چہروں پر مسکراہٹ ڈال دی کتنا اچھا شوہر ملا ہے جو اس کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا۔۔

زین نے زویا کے کان کے پاس آکر گنبھیر لہجے میں بول۔۔

بہت جلد ملاقات ہوگی دوبارہ مائ لٹل فیری۔۔

لٹل فیری سنتا تھا کہ ایک دھندلا سا سایہ اسے نظر آیا جیسے پہلے بھی کوئی اسے نام سے پکارتا تھا۔۔

میر انمول کو اپنے اپارٹمنٹ میں لے کر آگیا تھا۔۔

اپنے اپارٹمنٹ کے سامنے آ کر رکا۔۔

میر نے گاڑی سے نکل کر انمول کو اپنی باہوں میں اٹھایا اور دروازہ کھولا اور اندر چلا گیا۔۔

گھر کے اندر بالکل خاموشی چھائی تھی۔۔

میر نے اسے نیچے اتارا اور ساری گھر کی لائٹس ان کی تو پورا گھر روشن ہو گیا پورے گھر کو پھولوں سے سجایا تھا اسے ایسے لگا جیسے اس پر پھولوں کی برسات کر رہا ہو۔۔

ویلکم ٹو میر ہاؤس۔۔

جان میر۔۔

اس ٹائم انمول کو میر اتنا خوبصورت لگا کہ وہ اس کے نقوش میں کھو سی گئی بے شک وہ کسی بھی لڑکی کا خواب ہو سکتا تھا۔۔

کیا سوچ رہی ہو چلیں اندر۔

وہ مسکرایا تو اس کے گال پر پرتا ڈمپل نے اس کو مزید خوبصورت بنا دیا انمول کا ہاتھ بے ساختہ اس کے ڈمپل پر گیا تھا۔۔

تو میر کی مسکراہٹ اور گہری ہوئی تھی جس کی وجہ سے انمول نے جھجک کر ہاتھ پیچھے کر لیا وہ انمول کا ہاتھ تھام کر کمرے میں لے گیا گلابوں کی مہک پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔۔

بیٹھو جان میر۔۔

تو وہ چپ چاپ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھ گئی تو میر نے اس کے سر سے دوپٹہ اتارا تو دوپٹہ اتار کر صوفے پر پھینک دیا جس کی وجہ سے وہ دوپٹے کے بغیر میر کے سامنے تھی اسے شرم تو بہت آئی لیکن کچھ کر نہ سکی۔۔

تم کتنی خوبصورت اور معصوم ہو پرنسز۔۔۔

میر نے اسے ایک لاکٹ گفٹ کیا جس میں MA لکھا تھا میر نے اسے اپنے ہاتھوں سے پہنایا۔۔

یہ بہت پیارا ہے شاہ۔۔

تو کیا میں پیارا نہیں ہوں۔۔

نہیں نہیں آپ بھی پیارے ہیں وہ بس میں۔۔

وہ انمول کے اور قریب ہوا دونوں ایکوہ انمول کے اور قریب ہوا دونوں ایک دوسرے کی دھڑکن سن سکتے تھے انمول کے دل کی دھک دھک میر کو اپنے کانوں میں محسوس ہو رہی تھی اس کا نرم گداز سراپہ ایک الگ ہی نظارہ پیش کر رہا تھا ان کے درمیان اب خاموشی تھی۔۔

انمول کو بیڈ پر لٹاتے اس پر جھکا تو انمول کو سانس لینا مشکل ہو گیا جب اسے لگا کہ انمول اب سانس نہیں لے پا رہی تو پیچھے ہوا اور انمول کا سرخ چہرہ دیکھا انمول نے آنکھیں زور سے میچی ہوئی تھی ہونٹ بھیگ گئے تھے۔۔۔

آج تو دل بے ایمان ہو رہا ہے مجھے پتہ ہے تم بہت نازک ہو پرنسز لیکن تمہیں میری شدتیں برداشت کرنی پڑے گی۔۔

تم میری پہلی اور آخری محبت ہو۔۔۔

یہ کہہ کر وہ اس پر جھکتا چلا گیا گردن پر لب رکھنے کے بعد اس کا نشانہ اب اس کا سینہ تھا۔۔

اس کے سینے پر شدتیں لٹانے کے بعد مکمل قابض ہو گیا تو انمول کی سسکیاں گونجنے لگی ساری رات میر نے اسے جگائی رکھا۔۔

صبح چار بجے کے قریب اس سے الگ ہو کر وہ سویا تھا اور اسے بھی سونے دیا تھا۔۔

✿✿✿✿✿

اگلی صبح سب ولیمے کی تیاری کر رہے تھے صبح صبح اٹھ کر ناشتہ کیا اور سب کام پر لگ گئے...

ماہ تمہارا یونیورسٹی کا دن کیسا گزرا بھائی بہت اچھا اس کے ذہن میں چھم سے ساحل کا معصوم چہرہ آیا...

اور جلدی سے اپنا کام ختم کرنا ہے..

اوکے بھیا میں کوشش کروں گی کوشش نہیں مجھے 100 پرسنٹ رزلٹ چاہیے..

زین تو اسی بات پر خوش تھا کہ اج اس کی پھر سے زویا سے ملاقات ہوگی..

لایٹ پنک کلر کی میکسی میں انمول بہت پیاری لگ رہی تھی رات کو اسے پتہ چل گیا تھا کہ اس کا شاہ اس کا میر اس سے بہت پیار کرتا ہے وہ اس کا محرم تھا اسے بھی شاہ پسند تھا۔۔

آج تو زویا نے فل گرین اور وائٹ کلر کی میکسی پہنی ہوئی تھی اور بالوں کا سٹائل بنایا ہوا تھا۔۔

آج بھی وہ زین کو اپنے سے عشق کروانے پر مجبور کر رہی تھی۔۔

زین نے فل وائٹ کلر کا کرتا شلوار پہنے تھی۔۔

سب آہستہ آہستہ انمول اور میر سے مل رہے تھے انمول بہت خوش لگ رہی تھی میر اسے خوش خوش دیکھ کر خوش ہو رہا تھا۔۔

زین زویا کے پاس گئے اور کہا۔۔

اہم اہم۔۔۔اج تو کوئی بڑا پیارا لگ رہا ہے۔۔

زین کے بندے نے جس کو اسے زویا کہ بارے میں پتہ لگا میں نے کہا تھا اس نے بتایا کہ زویا کہ بعد کا نام دلاور بیگ ہے۔

اور دلاور کا نام سن کر تو ایک دفعہ اس کی آنکھیں لال ہوئی تھی لیکن

اور دلاور کا نام سن کر تو ایک دفعہ اس کی آنکھیں لال ہوئی تھی لیکن وہ اس معاملے کو شادی کے بعد نمٹانے کا سوچ رہا تھا۔۔

اپنی یہ لوفرانہ باتیں کسی اور سے جا کر کرو یہاں تمہاری دال نہیں گلنے والی میری منگنی ہو چکی ہے اور بہت جلد ہم شادی کرنے والے ہیں بہت پیار کرتی ہوں میں اس سے آ گی سمجھ لوفر بد تمیز کہیں کا۔۔اس کے منہ سے کسی اور کے بارے میں سن کر زین کو بہت غصہ آیا وہ جو بچپن سے اپنی لٹل فیری کے ملنے کے لیے دعا کر رہا تھا ملنے کے بعد یہ خبر سننے کو ملے گی سوچا نہیں تھا۔۔

وہ زویا کو ایک قہربار نظر دیکھ کر چلا گیا تو زویا بھی چلی گئ۔۔

ولیمے کا فنکشن بھی خیر سے گزر گیا رات بھی میر نے انمول کو اپنے پیار کی بارش میں بھگویا تھا اور انمول خود کو خود قسمت سمجھ کر پیار میں بھکتی رہی۔۔

رات کو انمول نے بھی میر سے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا اور میر اپنے پرنسز کے منہ سے اپنی محبت کا سن کر بہت خوش ہوا تھا۔۔

میری پرنسز تم میری محبت میں کبھی بھی کمی نہیں پاؤ گی تم میرا جنون ہو تم وعدہ کرو تم مجھے کبھی چھوڑ کر نہیں جاؤ گی۔۔

انمول نے شرما کا سر جھکا دیا تو انمول کا جواب نہ پا کر اس کے منہ پر اپنے ہاتھ کا زور دیا کہ انمول کے منہ سے ایک سسکی نکلی۔

بولو کبھی مجھے چھوڑ کر تو نہیں جاؤ گی اس نے غصے سے پوچھا۔۔

نا نہ نہیں جاؤں گی اپ کو چھوڑ کر کہاں جاؤں گی میں شاہ۔۔

اس نے اٹک اٹک کر بولا ۔۔

چلو پھر اس بات کی خوشی میں تمہارا انعام تو بنتا ہے نا۔۔

شرارت سے کہتے ہوئے وہ اس کے لبوں پر جھکا انمول کا ہاتھ خود ہی شاہ کے بالوں میں چلا گیا شاہ پلیز ابھی وہ رات سے بکھری ہوئی نہیں سنبھلی تھی شاہ کو پھر سے رات کی طرح موڈ میں اتے ہوئے دیکھ کر روہانسی ہو گئی تھی۔۔

پلیز شاہ۔۔

شاہ تو کچھ سن ہی نہیں رہا تھا اس کے ہاتھوں میں اپنی انگلیاں پھسائے اپنے عمل میں جاری رہا۔۔

میر نے گردن پر لمس چھورنے کر بعد سینے پر ایا اور وہاں اپنا لمس چھوڑا اور انمول تو اس عمل سے سسک اٹھی تھی۔۔

وہ اپنے ساتھ ساتھ اسے بھی مدہوش کر رہا تھا وہ گہرے گہرے سانس لینے لگی وہ ابھی اور برداشت نہیں کر سکتی تھی اسی لیے رونے لگی۔۔۔

پلیز شاہ میں ابھی اور برداشت نہیں کر سکتی اوکے اوکے پرنسس تم پریشان نہ ہو جاؤ فریش ہو جاؤ پھر ناشتہ کرتے۔۔۔

ان لوگوں نے خوشگوار طریقے سے ناشتہ کیا اور ماہ تو اپنی اتنی معصوم اور پیاری بھابی کو دیکھ کر اتنی خوش تھی اور انمول اور ماہا میں دوستی بھی ہو گئی تھیان کی شادی کو ایک ہفتہ ہو گیا تھا سب اپنی اپنی روٹین میں واپس آ گئے تھے میر کمرے میں بیٹھا کام کر رہا تھا کہ زین اس کے پاس آیا میر مجھے تم سے ایک بات کرنی ہے۔۔

ہاں بتاؤں۔۔۔

میر مجھے میری لٹل فیری مل گئی ہے--

کیا کیا یہ کیا کہہ رہے ہو--

ہاں بھابھی کی دوست زویا ہی میری لٹل فیری ہے میں نے اس کی ساری انفارمیشن نکلوائی ہے اس کے باپ کا نام ہی دلاور بیگ ہے---

اہ تم مل ہی گئے دلاور اب تمہیں ہم سے کوئی نہیں بچا سکتا--

لیکن پتہ چلا ہے کہ دلاور ابھی اس ملک میں نہیں ہے کسی کام سے باہر گیا ہے چلو اتا ہے تو کچھ کرتے ہیں تم نے کیا سوچا ہے شادی کے بارے میں پھر--

وہ کسی اور سے پیار کرتی ہے میر اسے میرے جذبات کی قدر نہیں لیکن اس کی شادی صرف مجھ سے ہو گی چاہے زبردستی ہی سہی--

چلو مجھے تم پر یقین ہے تمہیں میں نے کنگ کے بارے میں پتہ کرنے کا کہا تھا یار وہ کنگ ہر دفعہ چہرے پر ماسک لگا کے رہتا ہے لیکن جلدی ہی میں پتہ چل جائے گا۔۔

زین کل میں انمول کو لے کر ہنی مون پر جا رہا ہوں پیچھے سے تم جانو اور تمہارا کام میرا سارا کام تم ہی سنبھالو گے۔۔

تم ٹینشن نہ لو جا کر انجوائے کرو ایک انکھ دبا کر شرارت سے کہا۔۔

ہاہاہا تم بھی اب جلدی سے شادی کر لو۔۔

ہاں تمہارے انے تک میں شادی کر لوں گا۔۔اس نے مصنوعی افسوس سے کہا۔۔

ہاں لیکن تمہاری وجہ سے میری پرنسز کو کوئی دکھ ملا تو تمہارے لیے اچھا نہیں ہو گا۔۔

ارے بھائی زین آپ یہاں آپ چائے پییں گے

نہیں نہیں بھابھی میں جا رہا ہوں پھر پینے آؤں گا

پرنسس تم پیکنگ کر لو کل ہم ہنی مون پر جا رہے ہیں ہنی مون کا سن کر تو شرم سے لال ہوئی تھی شاہ اپ یہاں بھی ایک ہفتے سے ہنی مون ہی بنا رہے ہیں ہاں لیکن پریسز وہاں جا کر زیادہ مزہ آ ئے۔۔

یہاں ہمیں پرائیویسی نہیں ملتی نا کوئی بھی ہمارا ایک کمرے میں آ جاتا ہے لیکن وہاں ہم اکیلے ہوں گے تو زیادہ مزہ ائے گا اکیلے اپنا ٹائم سپینڈ کریں گے۔

اگر میر کے دشمن دیکھ لیتے کہ بیسٹ ایسے ہنس کر بات کر رہا ہے کسی سے تو غش کھا کر گر جاتے ہوں کیونکہ دشمنوں سے ہمیشہ اسے بیسٹ کے راہ میں ہی۔

دیکھا تھا جانے سے پہلے میر نے انمول کے گھر والوں کو ایک دوسرے گھر میں شفٹ کروا دیا تھا وہ انمول کے گھر والوں کی جان پر کوئی رزق نہیں لے سکتا تھا۔۔

میر نیچے تیار ہو کر آیا تو ماہ انمول کو اس کے گال پر کس کر رہی تھی۔۔

ماہ یہ کیا کر رہی ہو تم اسے کس کرنے کا پیار کرنے کا صرف مجھے حق ہے تم دور رہا کرو۔۔

بھائی یہ میری بھابی ہے میں ان سے پیار۔کس سب کچھ کر سکتی ہوں آپ مجھے نہیں روک سکتے۔۔

کیوں بھابی ٹھیک کہا نہ۔۔
اور بھیا اپ کو جیلس ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں کون سا آپ کی جگہ انہیں ہنی مون پر لے جانے والی ہوں۔۔

ہنی مون پر تم لے کے جا بھی نہیں سکتی تمہارا وہاں کوئی کام نہیں وہاں میرا کام ہے۔۔

انمول تو دونوں بہن بھائی کی بے باک باتیں سن کر شرم سے لال ہوئی تھی چلو پرنسز ہم چلتے ہیں کئی ہماری فلائٹ لیٹ نہ ہو جائیں۔۔

ماہ اور زین میرے آنے تک تم دونوں کو کام ختم ہو جانا چاہیے اوکے باس اور وہ دونوں ہنستے ہوئے نکل گئے ہوں۔۔

ماہا کیوں تنگ کرتی ہو میر کو اگر اسے کسی دن زیادہ غصہ آگیا نا تو کچا چبا جائے گا تم کو جو تم اس کے پرنسز کے ساتھ ہر ٹائم چپکی رہتی ہو۔۔

او ہو زین بھیا ایسا کچھ نہیں ہو گا اگر انمول ان کے پرنسز ہیں تو میری بھابھی ہے۔۔

تم نہیں سدھرو گی کبھی بھی۔۔

تمہارا کام کہاں تک پہنچا بھیا ابھی تو میر بھیا کی شادی کے بعد میں یونیورسٹی جا ہی نہیں سکی کل سے تم اب اپنا کام کرنا شروع کرو۔۔

اوکے میں بھی جا رہا ہوں--

✿✿✿✿✿✿

نکموں کہاں ہے میری بیوٹی میں نے کہا تھا میرے آنے تک میری بیوٹی یہاں ہونی چاہیے--

کنگ وہ ہم گئے تھے ان کے گھر میں ان کے گھر تالا لگا ہوا تھا ہم نے ساتھ والوں سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ان کی بیٹی کی شادی ہو گئی ہے اور وہ خود کہیں اور چلے گئے ہیں۔۔

یہ سننا تھا کہ کنگ کا غصے کے مارے برا حال تھا نہیں نہیں بیوٹی تمہاری خوبصورتی پر صرف میرا حق کہ تمہیں میں ہمیشہ کے لیے اپنے پاس لے آؤں گا۔۔

کیا ہوا اگر تمہاری شادی ہو گئی ہے تو مجھے تم ایسے ہی قبول ہو لیکن تمہیں میرے پاس آنا ہو گا تم پر صرف اس کنگ کا حق ہے۔۔

خباثت سے کہتے ہوئے ہنس رہا تھا دفعہ ہو جاؤ تم لوگ اور ڈھونڈو کہ کس کے ساتھ شادی ہوئی ہے ورنہ تم لوگوں کو دردناک موت دوں گا۔

زین اپنے کسی دوست سے ملنے ریسٹورنٹ گیا تھا وہاں زویا کو کسی اور لڑکے کے ساتھ باتیں کرتا دیکھ اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔۔

وہ اس کی لٹل فیری تھی کیا کہاں وہ کسی اور کے ساتھ دیکھ سکتا تھا۔۔

احمد میں اتنی خوش ہوں تم کو دیکھ کر تمہیں پتہ ہے پاپا بھی آ گئے ہیں۔۔۔

اب تم جلدی سے شادی کی بات کرو میں اور تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔۔

احمد نے اس کا ہاتھ پکڑا زویا میں بھی نہیں رہ سکتا میں کل ہی انکل سے بات کرتا ہوں ابھی وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ ویٹر جوس لے کر آیا تو غلطی سے زویا کے اوپر گر گیا اندھے ہو نظر نہیں آتا سوری میڈم پتہ نہیں چلا ویٹ احمد میں صاف کر کے آتی ہوں۔۔

وہ باتھ روم میں گئی صاف کر کے پیچھے دیکھا تو زین کو کھڑا پایا۔۔

تم تم یہاں کیسے میرا پیچھا کر رہے ہو نا وہ نان سٹاپ بولی جا رہی تھی۔۔۔

لیکن جب زین کی آنکھوں میں دیکھا تو اس کی لال ہوتی آنکھیں دیکھ کر وہاں سے جانا ہی بہتر سمجھا ابھی وہ باہر نکلتی کہ زین نے اسے بازو سے دبوچ کر دیوار کے ساتھ لگا دیا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس لڑکے کا ہاتھ پکڑنے کی یو شٹ آپ ہاتھ چھوڑو میرا وہ میرا منگیتر ہے اور ہم بہت جلد شادی کرنے والے ہیں۔۔

تمہاری شادی ہو گی تو صرف مجھ سے سمجھی آئندہ میں تم کو اس لڑکے کے ساتھ نہ دیکھوں۔۔

زین کی باتوں کے علاوہ اس کی نظریں بہت کچھ واضح کر رہی تھی۔۔

ابھی وہ کچھ بولنے ہی لگی تھی کہ زین نے اس کی بولتی بند کر دی ایک ہاتھ اس کے گردن میں ڈال کر اپنے ہونٹ اس کے ہونٹوں پر رکھ دیا۔۔۔

یہ سارا عمل چند سیکنڈ میں ہوا تھا اور زویا کہ تو آنکھیں پھیل گئی اسے زین سے اس حرکت کی امید نہیں تھی وہ اسے مکے مار کر دو کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

زین سالوں کی تڑپ غصہ سب اس میں انڈیل رہا تھا وہ تو بھول ہی گیا تھا کہ اگلے بندے کو سانس بھی لینے دینی ہے۔۔

تھوڑی دیر بعد اسے ہوش آیا تو وہ پیچھے ہوا اب تمہیں سمجھ آگئی ہو گی کہ میرا تم پر کیا حق ہے یہ ابھی چھوٹی سی سزا ہے۔

آیندہ تم اس لڑکے کے ساتھ نظر آئی تو اس سے بھی بری سزا ملے گی۔۔

اور زویا تو اپنی اتھل پتھل سانسوں کے ساتھ زین کو اپنے قریب کھڑا دیکھ رہی تھی جیسے بھی وہ باہر رہ کر آئی تھی کھلے ماحول کی عادی تھی لیکن اس نے کبھی احمد کو بھی اپنے قریب نہیں آنے دیا تھا اور آج کی اس حرکت کی وجہ سے اس کی نفرت زین کے لیے اور بڑھ گئی تھی۔۔

اور زین کو دھکا دے کر باہر کو بھاگی۔۔

احمد سے کہا کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے مجھے گھر جانا ہے اوکے زویا چلتے ہیں۔۔

گھر آ کر کمرے میں جا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی اب دیکھو زین شاہ میں کیا کرتی ہوں۔۔۔

اس نے انمول کا نمبر ٹرائی کیا اسے پتہ تھا کہ وہ لوگ ہنی مون پر گے ہیں۔۔

وہ اسے کبھی ڈسٹرب نہ کر دیتے لیکن آج زین کی حرکت کی وجہ سے اسے بتانا چاہتی تھی لیکن اس کا نمبر مسلسل بند جا رہا تھا میر نے اسے نئی سم لے کر دی تھی تاکہ وہ ابھی کسی سے رابطہ نہ کر سکے۔۔

وہ یونیورسٹی میں داخل ہوئی تو اس نے ساحل کو ڈھونڈا جو وہ کسی لڑکی کے ساتھ کھڑا نظر ارہا تھا ماہ کو بہت غصہ آیا ان سات دنوں میں وہ اتنا بزی ہو کر بھی ساحل کو بھلا نہیں پائی تھی وہ ابھی اپنے جذبات پر قابو کرنا چاہتی تھی اسے پہلے اپنا کام پورا کرنا تھا پھر وہ ساحل کے بارے میں سوچنا چاہتی تھی۔۔

لیکن اج اسے کسی اور کے ساتھ دیکھ کر اسے غصہ آرہاا تھا جب وہ قریب گئی تو اس نے دیکھا کہ وہ وہی لڑکی ہے جو اس دن ان لڑکوں کے ساتھ مل کر ساحل کا مذاق بنا رہی تھی۔۔

ماہ تم آ گئی۔۔

منال نے ماہ کو دیکھ کر اس سے بات کرنے کی کوشش کی۔۔

ہیلو ماہا اس نے اپنا ہاتھ آگے کیا تو ماہا نے غصے سے اس کا ہاتھ دیکھا اور ساحل کا ہاتھ پکڑ کر چلی گیا پیچھے منال نے غصے سے ماہ کو دیکھا۔۔

دیکھ لوں گی میں تم کو اپنے آپ کو سمجھتی کیا ہو۔۔

ساحل صرف میرا ہے۔۔

کیا ہوا ہے ماہا وہ اتنے پیار سے تم کو ہائے کہہ رہی تھی ساحل تمہیں نہیں یاد پہلے دن اس نے تمہارے ساتھ کیا کیا تھا ہاں مجھے یاد ہے لیکن اس نے آ کر مجھ سے معافی مانگ لی تھی وہ مجھ سے دوستی کرنا چاہتی تھی لیکن میں نے نہیں کی وہ آج بھی بس کچھ نوٹس لینے تھے اسی لیے آئی تھی میرے پاس۔۔

تمہیں جو بھی کام ہو مجھے کہنا آئندہ کسی اور کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہے تم کو۔۔

ٹھیک ہے تم غصہ کیوں کر رہی ہو اس نے معصومیت سے کہا تو ماہا کو اس پر بہت پیار ایا اس کی کالی گہری آنکھیں دیکھ کر ماہ کا دل ڈوبا تھا وہ ان آنکھوں میں اپنا عکس دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

وہ ایئرپورٹ سے باہر آئے تو وہ تو لندن کو دیکھ کر حیران رہ گئی تھی اتنی پیاری کنٹری ہے۔۔

میر مجھے بچپن سے یہاں آنے کا بہت شوق تھا لیکن کبھی موقع ہی نہیں ملا تھینک یو مجھے یہاں لانے کے لیے۔۔

وہ خوشی میں جلدی سے میر کے گلے لگ گئ لیکن جب اسے احساس ہوا تو فورا پیچھے ہوئی۔۔

کوئی بات نہیں پرنسز تمہارا ہئی ہوں جب دل کرے گلے لگا لینا اس نے شرما کر سر کو جھکا لیا۔۔۔

وہ ایک ہوٹل میں گئے تم وہاں جا کر بیٹھو میں کمرہ ایک بک کروا کر اتا ہوں اور کی لے کر اتا ہوں تو وہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔

جب وہ واپس آیا تو اس نے سنا دو لڑکے کسی لڑکی کی طرف دیکھ کر ہنس رہے تھے۔۔

یار کیا آفت ہے ایسی خوبصورتی تو کہیں نہیں دیکھی اس نے ان لڑکوں کی نظروں کی طرف دیکھا تو پھر سامنے دیکھا تو وہاں اس کی پرنسس بیٹھی تھی۔۔۔

اس نے خونخوار نظروں سے انہیں گھورا اور لڑکوں تک گیا اور بنا کچھ سوچے سمجھے ایک زوردار موقع اس کے جبڑے پر مارا تھا جس سے وہ لڑکھڑا گیا تھا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری پرنسز کو دیکھنے کی یہ سب بولنے کی میری بیوی ہے وہ میں تمہاری جان نکالوں گا۔۔

میر انہیں مسلسل مار رہا تھا حتی کہ ان کا چہرہ لہولہان ہو گیا تھا اس کی سبز آنکھوں میں موجود وحشت دے کر تو ایک پل کو انمول بھی ڈر گئی تھی۔۔

اس نے میر کو اس روپ میں پہلی بار دیکھا تھا وہ اس سے کافی خوفزدہ ہو گئی تھی وہ جلدی سے اس کے پاس آئی

پلیز میر چھوڑیں وہ مر جائیں گے اس نے ڈر کر بولا تو میر نے انمول کی طرف دیکھا جو اسے خوفزدہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

میر انمول کو دیکھ کر فورا سے پہلے نارمل ہوا اور انمول کا ہاتھ پکڑ کر کمرے میں لے گیا پرنسس ڈرو نہیں مجھ سے وہ تمہارے بارے میں بکواس کر رہے تھے اور مجھ سے برداشت نہیں ہوا دیکھو تم خوفزدہ نہ ہو۔۔

میر مج۔مجھے فریش ہونا ہے اس نے ڈر کر کیا۔۔

میر نے اسے جانے دیا وہ جانتا تھا وہ تھوڑی دیر میں نارمل ہو جائے گی۔۔پرنسز تم نے ابھی میرا روپ نہیں دیکھا اتنی سی مار سے تم خوفزدہ ہو گئی ہو اگر تم مجھے لوگوں کو قتل کرتے ہوئے دیکھ لو تو تم تو مجھ سے دور ہو جاؤ گی۔۔

نہیں نہیں پرنسز۔۔

تمہیں میں خود سے دور کبھی بھی نہیں ہونے دوں گا چاہے تمہیں قید کیوں نہ کرنا پڑے۔۔

تمہیں میرے پاس ہی رہنا ہے تم صرف میری ہو۔۔

اس بییسٹ کی اندھیری دنیا میں تم اجالا بن کر آئی ہو اگر تم مجھے چھوڑ گئی تو میں واپس اندھیری دنیا میں چلا جاؤں گا لیکن میں تمہیں ایسا نہیں کرنے دوں گا۔۔

تمہیں اب صرف میری بن کے رہنا ہو گا میری پرنسز وہ اپنی سوچوں میں بیٹھا تھا۔۔۔۔

کہ انمول باہر آ جاتی ہے کیا ہوا ہے آپ کو میر ایسے کیوں بیٹھے ہیں جائیں اپ بھی فریش ہو جائیں پھر کھانا کھاتے ہیں بہت بھوک لگی ہے اب وہ نارمل انداز میں بات کر رہی تھی۔۔

اوکے پرنسز..

میر آپ مجھے پرنسز کیوں کہتے ہیں کیونکہ تم میری پرنسز ہی ہو میں تمہیں بے حد چاہتا ہوں شہزادیوں کی طرح رکھوں گا تمہیں..

تم میرا عشق ہو تم سے عشق کرنا مجھ پر فرض ہے اس نے اس کے ماتھے پر ایک بوسہ دیا اور فریش ہونے چلا گیا فریش ہونے کے بعد اس نے کھانا منگوایا تو دونوں نے کھانا کھایا۔۔

میر ہم کب باہر گھومنے جائیں گے پرنسز ابھی تو رات ہونے والی ہے اور یہ ٹائم میرا ہے۔۔

اور اس ٹائم کو میں ضائع نہیں کر سکتا اس سے پہلے کہ انمول بہانہ لگاتی۔۔

اس کے ہونٹوں پر جھک گیا تھا۔انمول نے بھی اس کے گردن میں باہیں ڈال دی تھی وہ انمول کو اٹھا کر بیڈ پر لٹاتا اس پر جھکا تھا۔۔

پرنسز تمہیں پتہ ہے سب سے پہلے میں نے تمہارا یہ تل دیکھا تھا اور میرا دل کیا تھا کہ اس تل کو میں اپنے ہونٹوں سے چھو لوں اس کے ہونٹوں کے اوپر تل پر جھکتے ہوئے اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑنے لگا۔۔

مجھے بہت پسند ہے یہ تل۔۔

یہ تل مجھے پاگل کر دیتا ہے تم ہی میرا یہ پاگل پن میری وحشتیں کم کر سکتی ہوں ایک ہاتھ سے اس کے فراک کی ڈوری کو کھینچا تو موتی ٹوٹ کر بیڈ پر بکھر گیا اور ہونٹوں پر ہونٹ رکھ دیے۔۔

میر۔انمول اس کی شدتوں سے ڈر کر بولی۔۔

برداشت کرو میری جان۔۔

اور وہ ہر دفعہ کی طرح بے بس ہوئی تھی اور اپنا آپ اس کے سپرد کر دیا۔۔۔

✿✿✿✿✿✿✿

ہر روز کی طرح وہ سراغ ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اسے کوئی سراغ نہیں مل رہا تھا لیکن اسے اپنی کلاس کے وہ دو لڑکے علی اور اسد اور ان کی دوست میں منال پر شک تھا کیونکہ جب بھی اس نے اسد اور علی کو دیکھا تھا کس نے نہ کسی لڑکی کے ساتھ ہوتے تھے تو وہ دو یا تین دن بعد غائب ہو جاتی تھی۔۔

اور پھر نئی لڑکی کے ساتھ دیکھا جاتا لیکن اس کے پاس ثبوت نہیں تھے اسے جلد سے جلد کام مکمل کرنا تھا کیونکہ میر کی واپسی تک اسے اپنا مشن مکمل کرنا تھا۔۔۔

آج بھی وہ ساحل کے ساتھ بیٹھی کنٹین میں کچھ کھا رہی تھی کہ وہاں منال آگئی ہیلو ساحل۔۔

ساحل نے ابھی اسے ہیلو کہا اور ماہ کی طرف دیکھا جو منال کو غصے سے دیکھ رہی تھی۔۔

منال ابھی ہم کوئی ضروری بات کر رہے ہیں پلیز ہمیں ڈسٹرب نہ کرو سوری مجھے لگا ساحل اور تم ایسے ہی بیٹھے ہو میں بھی جوائن کر لوں نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔۔

ساحل کو کسی کی کال آگئی تو وہ ایکسکیوز کرتا وہاں سے اٹھا کر چلا گیا۔۔

منال میں پہلی اور آخری دفعہ تم سے کہہ رہی ہوں ساحل سے دور ہو وہ صرف میرا ہے ۔۔

اونہ۔۔۔میں کیوں دور ہوں اور ساحل تمہارا نہیں میرا ہے اسے میں کسی بھی قیمت پر پا کر آوں گی دیکھتے ہیں۔۔

لیکن مجھ سے الجھ کر تم بہت بڑی غلطی کر رہی ہوں منال اس کی سزا بہت بری ہو سکتی ہے۔۔

جسٹ ویٹ اینڈ واچ میں نہیں ڈرتی تم سے آئی سمجھ۔۔

منال یہ کہ کر چلی گئی۔۔

جلد ہی تم لوگوں کا پتہ کٹ کرتی ہو۔۔

زین اب اپنے گھر میں ایکسرسائز کر رہا تھا وہ کمرہ کم اور جم خانہ زیادہ لگ رہا تھا وہ تو زویا کہ اس دن کی حرکت کو سوچ سوچ کر ہی غصہ ہو رہا تھا۔۔

چلو مائی لٹل فیری آج رات تم سے ملاقات ہو ہی جائے اب اور نہیں رہا جا رہا تمہارے بغیر اس دن اپنی بے باک کی سے کی جانے والی حرکت کو سوچ کر اس کے لب مسکرائے۔۔

سوری مائی لٹل فیری لیکن وہ تمہاری سزا تھی لیکن آج کے دن اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر تمہارے پاس آ رہا ہوں۔۔

وہ رات کو اب اس کے گھر گیا تھا تو وہ بہت مزے سے سوئی ہوئی تھی میری لٹل فیری کتنے مزے سے سوتی ہے۔۔

ہلکی سی لائٹ میں اس کا چہرہ چمک رہا تھا وہ تو اسے دیکھ کر کھو گیا تھا اس کی نظروں کی تپش تھی یا کچھ اور کہ اس آنکھ کھلی اور کسی کو اپنے اوپر جھکا ہوا دیکھ کر سانس روک گئی۔۔

کو۔کون ہو تم۔۔

تمہارا عاشق تمہارا دیوانہ لٹل فیری۔۔

اور وہ تو ڈر کے مارے کچھ بول ہی نہیں پائی۔۔

کیوں آئے ہو یہاں کیا چاہتے ہو۔۔

میں تمہیں چاہتا ہوں لٹل فیری۔۔

وہ دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی اچانک اسے دھکا دے کر بھاگنے لگی تو زین نے اسے کمر سے پکڑ کر کھینچ کر اپنے سینے سے لگایا۔

مجھ سے بھاگنا اتنا بھی آسان نہیں لٹل فیری۔۔

میں کل آؤں گا تمہارے باپ کے پاس رشتہ لے کر اور اگر تم نے انکار کیا تو تمہارے لیے اچھا نہیں ہو گا جان من۔۔

آئی سمجھ۔۔

ہاں ہاں اس نے ڈرتے ہوئے کہا۔

یہ کہتے ہی وہ اسے چھوڑ کر چلا گیا۔۔

ذویا پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔وہ کیسے احمد کو دھوکا دے سکتی تھی۔۔

میر اٹھے نہ چلے۔باہر گھومنے چلتے ہے۔۔دو دن ہو گے ہمیں آئے ہوے اور آپ ہے کہ کی مجھے کمرے سے باہر نہیں جانے دے رہے۔۔

میں آپ سے ناراض ہو جاؤں گی اب اگر آپ مجھے باہر نہ لے کر گئے تو جانم میرا دل ہی نہیں بھرتا تم سے ہمیشہ اپنے پاس رکھنا چاہتا ہوں

ٹھیک تو اب میں آپ سے بات نہیں کروں گی اور آپ کے پاس بھی نہیں آوں گی اکیلے ہی باہر چلی جاؤں گی۔۔

کیا بولا تم نے ذرا دوبارہ بولو۔۔

اس نے غصے سے پوچھا میں کہہ رہی تھی کہ اب میں آپ سے بات نہیں کروں گی۔۔

میر نے اس کے بالوں کو دبوچ کر اپنے قریب کیا۔۔

تم ہوتی کون ہم مجھ سے بات نہ کرنے والی میرے پاس نہ آنے والی۔۔ بات سن لو میری پرنسس تم مجھ سے دور نہیں جا سکتی جب تک میں نہ چاہوں اور یہ میں کبھی نہیں چاہوں گا اور اگر تم نے ایسا کرنے کی کوشش کی تو تمہارے حلق سے تمہاری سانسیں چھین لوں گا۔۔

چھوڑیں مم مجھے درد ہو رہا ہ

ے۔۔

مجھے مت آزماؤ پرنس۔۔

اگر تم نے مجھ سے دور ہونے کی کوشش کی تو تمہیں اصل روپ دیکھانا پڑے گا۔جو تمہاری چھوٹی سی جان کے لے اچھی بات نہیں ہے۔۔

میر پلیز میں مزاق کر رہی تھی میں بھلا آپ کوچھوڑ کر کہاں جاؤ گی۔۔

اچھی بات ہے پرنسز کہ تم مذاق کر رہی تھی لیکن میں مذاق نہیں کر رہا تھا۔۔

چلو فریش ہو جاؤ ناشتہ کرو پھر باہر چلتے ہیں اوکے وہ جلدی سے ڈر کر دور ہوتی اور بھاگ کر واش روم میں گھس گئی۔۔

ایم سوری پرنسس لیکن تمہیں اپنے پاس رکھنے کے لیے کچھ بھی کرنا پڑے میں کروں گا۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں تیار ہو کر باہر گئے تو میر نے کافی شاپنگ کروائی کافی دیر وہ گھومتے رہے تو تھک ہار کر واپس آگئے میر نے پھر اسے باہوں میں لینا چاہا تو انمول منہ بنا لیا پلیز میر میں تھک گئی ہوں کبھی تو چھوڑ دیا کریں۔۔

میر ہم واپس کب جائیں گے مجھے بہت یاد آرہی ہے سب کی ماہا کی زویا کی بی جان کی۔۔

جان من تم ان سب کو چھوڑو اور مجھے سوچا کرو میرے بارے میں باتیں کیا کرو اور اس کی بولتی بند کروا دی۔۔

پرنسز ہم بس دو دن بعد واپس چلے جائیں گے کیونکہ وہاں میرے اور بھی بہت کام ہے۔۔
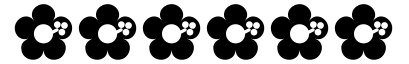
سر پتہ چلا ہے کہ وہ کسی میر سلطان شاہ سے اس کی شادی ہوئی ہے شاہ انڈسٹری کا مالک ہے ایک پل کو تو کنگ کو سانپ سونگ گیا تھا میر سلطان شاہ کا نام سن کر لیکن خیال جھٹک دیا کہ وہ چھوٹا سا بچہ مر گیا ہو گا۔

۔پر وہ ابھی باہر کے ملک گئے ہیں لیکن یہ نہیں پتہ کہ کب واپس آئیں گے۔۔

اس نے میر سلطان شاہ کی طرف دھیان نہ دیا جو اس کے سب سے بڑی غلطی ثابت ہونے والی تھی۔۔

ابھی وہ یونیورسٹی کے کوریڈور سے گزر رہی تھی کہ اس کو کسی کمرے سے باتوں کی آواز آئی اس نے کان لگا کر سنا تو اسے خیریت کے ساتھ ساتھ خوشی بھی ہوئی کہ اس کا انتظار ختم ہوا۔۔

اسد مجھے ساحل چاہیے کسی بھی قیمت پر وہ ماہ اس کی جان ہی نہیں چھوڑتی جب دیکھو اس کے ساتھ چپکی ہوتی ہے اب ساحل مرزا میری ضد ہے میں اسے کسی بھی قیمت پر پانا چاہتی ہوں اور اس ماہ کو مزہ چکھانا چاہتی ہوں اس نے سب کے سامنے ہم لوگوں کی بے عزتی کی تھی جب اس کی محبت دور ہوگی تو تب پتہ چلے گا۔۔۔

ہاں تو ٹھیک ہے منال جب ہم لوگ لڑکیاں لے کر جائیں گے تو ساحل کو ابھی اٹھا لیں گے ویسے بھی کنگ باس کو لڑکیاں چاہیے بہت جلد انہوں نے باہر بھیجنی ہے تو ساحل کو تم اپنے پاس رکھ لینا ویسے بھی وہ بہت معصوم ہیں زیادہ نہیں بولے گا۔۔

ہممم۔۔۔

تو تم لوگ ہو۔۔

اہ۔۔۔تم لوگ فکر نہ کرو تم لوگوں کا پلان تو میں فلاپ کروں گی اتنے میں اسے سامنے سے ساحل آتا دکھائی دیا تو اس کے پاس چلی گئی۔۔

کہاں تھی ماہ آپ۔۔

میں یہیں تھی تم بتاؤ آج لیٹ کیوں آئے ہو بس میری امی کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی۔۔

تو ہانیہ انہیں ہاسپٹل لے کر چلی گئی تو ساتھ میں بھی چلا گیا

یہ ہانیہ کون ہے

میری کزن ہے ہمارے ساتھ ہی رہتی ہے اچھا اچھا ابھی وہ کچھ اور پوچھتی تھی کہ اسے زین کی کال آگئی اوکے ساحل میں چلتی ہوں وہ اپنے بائک پر بیٹھی اور چلی گئی۔۔

بی جان مجھے ایک لڑکی پسند آئی ہے آپ کو رشتہ لے کر جانا ہے وہاں بیٹا ایسے کیسے میر کو تو آ لینے دو۔

نہیں بی جان میر کو سب پتہ ہے اور یہ نہیں پتہ کہ وہ کب آئے گا میں نے میر سے بات کر دی ہے اس نے اجازت دے دی ہے۔۔

اوکے بیٹا کب جانا ہے بی جان کل ہی چلتے ہیں تم دونوں نے کیا قسم کھا رکھی ہے اتنی جلدی شادی کرنے کی۔۔۔

بی جان اس کی شادی کہیں اور نہ ہو جاے اس لیے

ٹھیک ہے بیٹا۔۔

میر اسے کمرے میں چھوڑ کر کہیں باہر کام سے گیا تھا انمول کمرے میں بور ہو رہی تھی اس لیے وہ ہوٹل سے باہر آ گئی تو سامنے اسے ایک کتا نظر آیا۔۔

جو بہت چھوٹا اور کیوٹ تھا وہ بھاگ کر سامنے پارک میں چلی گئی اور بیٹھ کر کتے سے پیار کرنے لگی۔۔

میر جو کام کر کے واپس کمرے میں آیا ہے تو انمول کو نہ پا کر پریشان ہوا اس لیے وہ جلدی سے باہر بھاگا تو وہ اسے سامنے پارک میں ایک کتے سے پیار کرتے ہوئے نظر آئی۔۔

اس نے غصے سے اس کتے کو دیکھا جو انمول سے پیار لے رہا تھا اسے انمول پر بہت غصہ آ رہا تھا۔۔

کیسے اس کی پرنسز اس کے علاوہ کسی اور سے پیار کر سکتی ہے وہ جلدی سے اس کے پاس گیا اور بازو سے دبوچ کر کھینچ کر کمرے میں لے آیا اسے رہ رہ کر وہ یاد آرہا تھا کہ کیسے وہ پیار کر رہی تھی اس کتے کے بچے کو۔۔۔

میر میر کیا ہوا یہ یہ ایسا کیوں کر رہے ہیں مجھے درد ہو رہا ہے چھوڑیں مجھے۔۔۔

چپ ایک دم چپ وہ دھاڑا وہ اس کی دھاڑ سن کر خوفزدہ نظروں سے دیکھنے لگی وہ اسے لے کر باتھ روم میں چلا گیا اور فوراً شاور کے نیچے کھڑا کر دیا اور ٹھنڈا پانی چلا دیا ٹھنڈے پانی پڑنے سے اس کی جان نکلنے کو تھی۔۔۔

یہ یہ کیا کر رہے ہیں میر مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے۔۔

تم نے اس کتے کو پیار کیسے کیا پرنسس۔کیسے کیا وہ ایک دفعہ پھر سے دھاڑا تھا۔۔

تمہیں اس کی سزا ملے گی جانم تمہارے پیار پر صرف میرا حق ہے صرف میر کا سمجھی۔۔

پلیز پلیز میر مجھ سے غلطی ہوگئی میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گی ٹھنڈے پانی کی وجہ سے وہ بے ہوش ہونے کو تھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ میر کو کیا ہو گیا ہے وہ ایسا کیوں کر رہا ہے وہ تو صرف ایک کتے سے کھیل رہی تھی۔۔۔

اس کو بے ہوش ہوتے دیکھ کر میر کو ہوش آیا تو پرنسس پرنسز اٹھو اس نے جلدی سے شاور بند کیا اور اس کو کمرے میں لا کر اس کے کپڑے چینج کیا سوری پرنسس لیکن میں برداشت نہیں کر سکتا تم کو کسی اور کے ساتھ تم میرا جنون ہو جب جب تم کسی اور کی طرف دیکھو گی تو میرا جنون دیکھوں گی اور تب تب تمہیں سزا ملے گی۔۔۔

کمرے میں ہیٹر ان کیا اور اسے باہوں میں لے کر سو گیا۔۔

صبح وہ اٹھی تو ایک دم خوف سے میر کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ خوف سے دور ہونے لگی تو میر نے کھینچ کر اسے اپنے قریب کیا پرنسز مجھ سے دور نہ ہوا کرو کتنی دفعہ کہا ہے اس کے بالوں میں سر دے کر گھمبیر لہجے میں بولا۔۔

پرنسز آئی ایم سوری کل میں غصے میں آگیا تھا وعدہ کرو آئندہ تم ایسا نہیں کرو گی انمول نے جلدی سے سر ہاں میں ہلایا میں کبھی بھی آپ کو غصہ نہیں دلاؤں گی لیکن کبھی مجھے ایسی سزا مت دیجیے گا۔۔

اوکے ڈارلنگ چلو اٹھو اب فریش ہو جاؤ اور پھر ناشتہ کرتے ہیں۔۔

اگلے دن ذین اور بی جان زویا کہ گھر گئے دلاور بیگ نے زین اور بی جان کو پہچانا نہیں تھا لیکن پھر بھی وہ اپنی بیٹی کی پسند جانتے تھے تو انہوں نے زین اور بی جان کو منع کر دیا اور بے عزت کر کے گھر سے نکال دیا۔۔

دیکھیں میں نے اپنی بیٹی کا رشتہ پکا کر دیا ہے اور کچھ ہی دنوں میں اس کی شادی ہے آپ لوگ چلے جاے لیکن انکل میں پیار کرتا ہوں آپ کی بیٹی سے زویا جو وہاں آئی تھی ذین کو دیکھ کر کہنے لگی۔۔

پاپا یہ لڑکا میرے ساتھ زبردستی کرتا ہے مجھے اس سے شادی نہیں کرنی سن لیا آپ لوگوں نے میری بیٹی آپ کے بیٹے سے شادی نہیں کرنا چاہتی زین نے کھا جانے والی نظروں سے زویا کو دیکھا جو زویا نے اگنور کیا۔۔

رات کو وہ زویا کہ روم میں پہنچ چکا تھا زویا جو باتھ روم سے فریش ہو کر نکل رہی تھی اپنے بیڈ پر زین کو بیٹھے دیکھ کر سانس روک گئی۔۔

سانس لو میری جان اس کے کہنے پر بھی زویا نے سانس نہیں لیا۔۔
قسم ہے جان تم نے سانس نہیں لی تو میں اپنے طریقے سے سانس روکوں۔۔۔

آج میں بہت خوش ہو کر آیا تھا کہ تم پر غصہ نہیں کروں گا لیکن تم میری محبت اور نرمی کے لائق نہیں ہو۔۔

کیا کیا مطلب ہے زویا تو اچھل ہی پڑی۔۔

تمہیں پیار کی زبان سمجھ نہیں آتی نہ زین نے اپنی پاکٹ سے ایک ڈبی نکالی زویا جو بھاگنے لگی تھی زین نے اسے پکڑ لیا اور پکڑ کر بیڈ پر گرا دیا اور خود اس پر تھوڑا سا جھک گیا۔۔

زین نے زویا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا وہ مسلسل اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی وہ اس کے ہاتھ میں رنگ دیکھ کر اندازہ لگا چکی تھی کہ وہ کیا کرنے والا ہے۔۔

وہ تو زین کا جنونی روپ دیکھ کر کانپنے لگی تھی زین اسے انگوٹھی پہنا چکا تھا۔۔

مائی فیوچر وائف میں جتنا کوشش کرتا ہوں کہ تمہارے باپ کے کیے کی سزا تمہیں نہ دوں اپنی محبت نچھاور کروں لیکن تم اتنا ہی مجھے غصہ دلاتی ہو اب یہ انگوٹھی تمہارے ہاتھ سے اتری ہوئی نہ دیکھوں ورنہ اسی دن اٹھا کر لے جاؤں گا۔۔

میں کبھی تم جیسے پاگل انسان سے شادی نہیں کروں گی۔۔

جان زین مجھے چیلنجز بہت پسند ہیں میں اپنی مرضی کا قائل ہوں شادی تو تمہاری مجھ سے ہی ہو گی اور تیار ہو جاؤ میری دسترس میں آنے کے لیے یہ بات اپنے اس دماغ میں بٹھا لو لٹل فیری تم صرف زین شاہ کی ہو۔۔

یہ کہہ کر وہ چلا گیا اب اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ جلد سے جلد احمد سے شادی کرے گی لیکن قسمت کا کس کو پتہ ہوتا ہے۔۔۔

علی ایک امیر باپ کا بگڑا ہوا بیٹا تھا جس نے ہانیہ کو ورگلایا ہوا تھا ہانیہ کو نہیں پتہ تھا کہ علی کیا کام کرتا ہے اسے بس دولت سے مطلب تھا جو علی کے پاس تھی۔۔

علی تم کب اپنا رشتہ لے کر آ رہے ہو خالا میری شادی اس ساحل کے ساتھ کر دیں گی
میری جان تم فکر نہ کرو جلدی ہی میں تم کو ان سب سے دور لے جاؤں گا۔۔

اسلام علیکم!

چلو جان آج ہم کچھ مزہ کرتے ہیں ہم جب سے ہم ریلیشن شپ میں ائے ہیں تم نے ہاتھ نہیں لگانے دیا نہیں علی پہلے شادی ہو جائے تو پھر میں تمہاری ہی ہوں۔۔

ایک دفعہ تم کو استعمال کر لو پھر ٹشو پیپر کی طرح پھینک دوں گا۔۔

اوکے بی بی جیسے تم کہو چلو اب چلتے ہیں۔۔

اوکے تم جلدی سے اپنے گھر والوں کو راضی کر لو اوکے اوکے تم پریشان نہ ہو تم صرف میری ہو ہانیہ بے بی۔۔

ہانیا گھر واپس آئی تو ساحل اس کا انتظار کر رہا تھا ہانیہ تم کہاں چلی گئ تھی میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا تھا۔۔

تم کیوں میرا انتظار کر رہے تھے ہانیہ نے بے زار لہجے سے پوچھا ہانیہ تم کو پتہ ہے جب تک تم میرے پاس نہیں ہوتی مجھ سے کھانا نہیں کھایا جاتا تمہارے بغیر دل نہیں لگتا ساحل نے معصومیت میں سے کہا۔۔

ساحل تو اتنا معصوم تھا کہ کوئی بھی لڑکی اس کی معصومیت پر دل ہار بیٹھے لیکن ہانیہ کو صرف دولت سے غرض تھا ساحل میں اپنی فرینڈ کے ساتھ کھانا کھا لیا ہے تم کھا لو۔۔

ہانیہ مگر۔۔

ساحل اب ہم بچے نہیں رہے تم کھانا کھا لو صبح بات کرتے ہیں میں تھک گئی ہوں اوکے ہانیا تم ناراض نہیں ہو۔۔

ساحل بچپن سے ہانیہ کو پسند کرتا تھا ہانیا بھی پسند کرتی تھی لیکن بڑے ہونے کا ساتھ ساتھ ہانیہ لالچی ہوتی گئی اور اس کی دوستی علی کے ساتھ ہوگی اسی لیے وہ ساحل سے پیچھا چھڑوانا چاہتی تھی۔۔
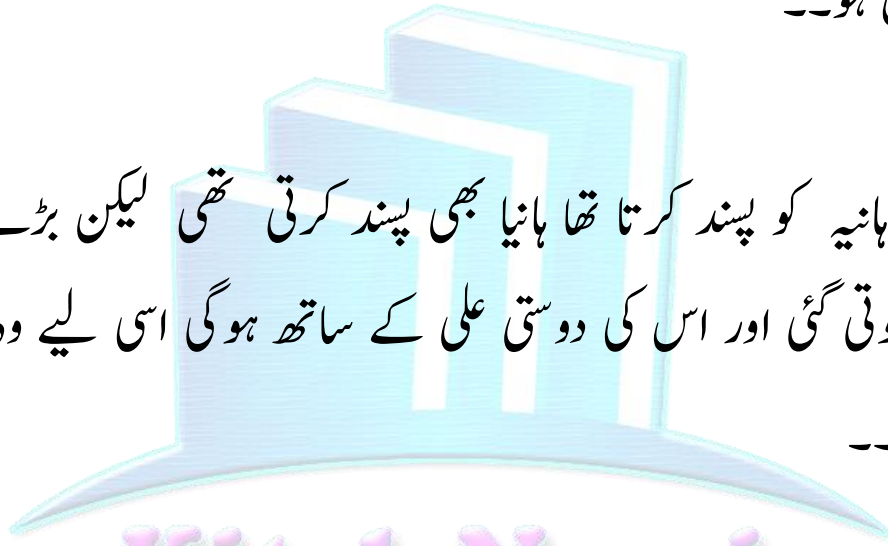
اس کی آنکھ کھلی تو سورج کی روشنی میں اس کا گلابی رنگ اور سبز آنکھیں چمک رہی تھی..

شاور لے کر وہ باہر نکلی تو لونگ فراک پہن کر باہر ائی

وہ پاکستان میں آ کر یہاں کا ڈریسز پہننے لگ گئی تھی وچھوٹی سی لٹل فیری کی ہی طرح لگتی تھی اس لیے تو زین اسے لٹل فیری کہتا تھا۔۔

تیار ہو کر نیچے آئی تو اس کے بابا اس کا انتظار کر رہے تھے۔۔

السلام علیکم بابا۔۔

وعلیکم السلام بیٹا۔

اٹھ گیا میرا بیٹا۔۔۔

جی بابا اٹھ گئی۔۔۔

بابا مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی تھی۔۔

جی جی بیٹا بولو بابا احمد آپ سے ملنا چاہتا ہے شادی کے لیے۔۔

ہاں ہاں بیٹا ضرور اسے کہو آج ہی مل لے میں اپنی بیٹی سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔

جی پاپا ٹھیک ہے تھینک یو پاپا آپ بہت بہت اچھے ہیں۔۔

خوش رہو بیٹا۔۔

میں اپنے بیٹی کے لیے اچھا ہی ہوں دلاور صاحب واقعی اپنے بیٹی سے بہت پیار کرتے تھے۔۔

میر ہم کب واپس جا رہے ہیں۔۔

ہم آج کی رات کی فلائٹ سے واپس جا رہے ہیں میری جان۔

سچی--

۔وہ خوش ہوتے ہوئے بولی میری جان کو واپس جانے کے بہت جلدی ہے ہم نے تو ابھی صیحح سے ہنی مون انجوائے ہی نہیں کیا--

اور انمول کا تو حیریت کا مارے منہ کھل گیا تھا میر اپ نے مجھے ایک دن بھی سکون سے نہیں رہنے دیا اور اپ کہہ رہے ہیں ہنی مون نہیں منایا وہ منہ بناتے ہوئے بولی--

میری جان ایسے منہ نہ بناؤ ورنہ ابھی میری نیت خراب ہو جائے گی تو انمول جلدی سے واش روم میں بھاگ گئی--

ہاہا ہا پرنس تم تو ڈر گئی ہو کچھ نہیں کرتا۔

چلو آؤ شاپنگ کروا کر اؤ تو میں پھر فلایٹ کا ٹائم ہو جائے گا--

آپ جائے میں آتی ہو

باہر آئی تو میر اس کا انتظار کر رہا تھا۔

تو وہ خوش ہوتے ہوئے میر کے ساتھ چلی گئی۔۔

احمد نے زویا کو کال کی یار زویا تم کہاں ہو تمہیں کب سے کالز کر رہا ہوں کچھ نہیں احمد میں فریش ہو رہی تھی اوکے تم جلدی سے تیار ہو جاؤ ہمیں پارٹی میں جانا ہے کون سی پارٹی میں احمد۔تمہیں پاپا بلا رہے ہیں تو وہ تم سے ملنا چاہتے ہیں تمہارے پاپا سے کل مل لیں گے ابھی تم جلدی جلدی پارٹی کے لیے تیار ہو جاؤ۔۔

شام کو وہ اور احمد پارٹی میں چلے گئے زویا بہت پیاری لگ رہی تھی اور مسکرا مسکرا کر احمد سے باتیں کر رہی تھی۔۔

دوسری طرف دور کسی کی جھلساتی ہوئی نظریں اسے دیکھ رہی تھی۔۔

تمہیں اس کی سزا ملے گی لٹل فیری تم میرے علاوہ کسی اور کی باہوں میں ایسی ڈریس پہن کر ڈانس کر رہی ہو۔۔

اب جلد سے جلد کچھ کرنا پڑے گا یہ کہہ کر وہ چلا گیا زویا اور احمد کی پارٹی بھی ختم ہونے پر وہ دونوں اپنے اپنے گھر چلے گئے۔۔

رات کو وہ پارٹی سے تھکی ہاری ائی اور جلدی ہی سو گئی تھوڑی دیر بعد اس کو کسی کی تپش بھری نظریں اپنے اوپر محسوس ہوئی تو وہ اٹھ گئی تو اپنے اوپر زین کو جھکے ہوئے دیکھ کر ڈر گئی پلیز دور رہو اسنے ڈرتے ہوئے کہا لیکن زین نے اسے کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کیا۔۔

آج بول دیا ہے کہ دور ہو آئندہ مت کہنا کیونکہ تم سے دور تو میں کبھی نہیں ہوں گا اس کے گرم سانسیں وہ اپنے چہرے پر محسوس کر سکتی تھیتم میری لٹل فیری ہو میں جب

چاہوں تمہارے قریب آ سکتا ہوں تم مجھے خود سے الگ نہیں کر سکتی اگر تم نے مجھے خود سے دور کرنے کی کوشش کی تو جان سے مار دوں گا تمہیں میرے قریب آنے پر تمہیں شرم آ رہی ہے اور پارٹی میں اس اپنے عاشق کے ساتھ چپک کر ڈانس کر رہی تھی تب خیال نہیں آیا وہ۔۔۔

۔وہ میرا ہونے والا شوہر ہےشٹ آپ جسٹ شٹ اپ تمہارا ہونے والا شوہر میں ہوں اور اپنے آپ کو تیار کر لو بہت جلد تم میری قید میں آنے والا ہو تمہاری ایک ہر ایک سانس مجھ سے شروع ہو کر مجھ پر ہی ختم ہو گی۔۔

اور زین کی دیوانگی دیکھ کر زویا ڈر گئی تھی اسے اب جلدی ہی احمد سے شادی کرنی تھی ا سے واپس دھکہ دے کر جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا

✿✿✿✿✿✿

آج میر اور انمول نے واپس آنا تھا پورے گھر کو دوبارہ سے سجایا گیا تھا سب بہت خوش تھے کہ میر اور انمول واپس آ رہے ہیں۔۔۔

وہ واپس آئے تو سب گھر والوں نے بہت اچھا استقبال کیا انمول تو بہت خوش ہو گئی تھی

رات کو میر نے زین اور ماہ کو اپنے پاس بلایا اور ان کے کام کے بارے میں پوچھا۔۔

زین تمہارا کام کہاں تک پہنچا ہے بس میرا ہونے ہی والا ہے کل تک ہو جائے گا ہم ان کے گھر رشتہ لے کر گئے تھے لیکن اس کے باپ نے بےعزتی کر کے نکال دیا اب اس کو تو سزا ملے گی۔۔۔

ویٹ ویٹ میر بھیا اپ لوگ کس کے بارے میں باتیں کر رہے ہو وہ ماہ سے کوئی بات چھپا نہیں سکتے تھے اسی لیے زین نے اسے زویا کے بارے میں بتایا اور یہ بھی بتایا کہ وہ دلاور بیگ کی بیٹی ہے اس کی لٹل فیری۔۔۔

ماہ تو ساکت نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی تو اب آپ کیا کریں گے زین بھیا وہ تو کسی اور سے پیار کرتی ہے اس سے شادی کرنا چاہتی ہیں لیکن اس کی شادی صرف اور صرف زین شاہ سے ہو گی۔۔

خوشی سے نہ سہی لیکن زبردستی شادی کرنی پڑے گی۔۔

تو آپ اسے رکھیں گے کہاں اپنے دوسرے گھر کچھ دن وہاں رکھوں گا اور کچھ دن بعد یہاں لے آؤں گا اوکے ٹھیک ہے بھائی دھیان سے کام کریے گا یہ زویا وہی ہے نا انمول بھابی کی دوست ہاں ہاں وہی ہے تمہاری ہونے والی بھابی

۔۔ماہ تمہارا کام کہاں تک پہنچا بھیا مجھے ان لوگوں کا پتہ چل گیا ہے۔۔

وہ ہماری کلاس کے بگڑے ہوئے لڑکے ہیں ان کی باتیں میں نے خود سنی ہیں کہ لڑکیوں کو کل رات کو لے کر نکلیں گے اور کنگ کو دیں گے۔۔

یہ کنگ کون ہے کبھی اس کی شکل نہیں دیکھی اس کا بھی کچھ کرتے ہیں پتہ کروا لیں گے پہلے کل ان لڑکیوں کو بچانا ہے اور باقی کنگ کو بعد میں دیکھیں گے۔۔۔

اتنے میں وہ باتیں کر رہے تھے انمول آگئی آپ سب لوگ یہاں بیٹھے ہیں چلے آئیں کھانا کھا لیں اوکے پرنسز۔۔

سب کے سامنے پرنسز کہنے پر وہ اسے آنکھیں دکھاتی شرما کر باہر چلی گئی۔۔

کیوں ہماری بھابی کو تنگ کرتے ہو تمہاری بھابی سے پہلے وہ میری بیوی ہے میں تنگ نہیں کروں گا تو کون تنگ کرے گا۔۔۔

کنگ میں نے دیکھا ہے وہ وہ لڑکی واپس آگئی ہے لیکن جس لڑکے کے ساتھ دیکھا تھا اس نے چہرے پر ماسک لگایا تھا پتہ نہیں چل سکا وہ کون ہے اس لڑکی کو اٹھا کر میرے پاس لاؤ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ لڑکا کون ہے کون نہیں

اوکے باس۔۔

رات کو میر نے اس کے گلے میں لاکٹ ڈالا تھا وہ لاکٹ بہت ہی پیارا ہارڈ شیپ کی طرح بنا ہوا تھا پرنسس اس لاکٹ کو کبھی اپنے الگ نہ کرنا اور اس کی گردن پر جھک کر پیار کیا تھا۔۔۔

میر وہ جھجکتی ہوئی بولی۔۔

جان میر کیا ہوا۔۔

میر میں تھک گئی ہوں سونا ہے مجھے وہ معصومیت سے بولی۔۔۔

اوکے جان میر آج تو سو جاؤ کل نہیں چھوڑوں گا وہ بھاگ کر کمبل میں گھسی تھی۔۔۔

صبح زویا کسی کام سے مال میں گئی شاپنگ کر کے وہ باہر نکلی اپنی گاڑی کی طرف جا رہی تھی کہ گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے اس کے چہرے پر کسی نے کلورفام لگا کر رومال رکھا تھا چند سیکنڈ میں ہی وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔

جب اسے ہوش آیا تو اسنے اپنے آپ کو ایک کمرے میں بند پایا وہ ڈر گئی اور اٹھ کر دروازے خولنے لگی پر دروازا بند تہا کون ہے یہاں کون لایا ہے مجھے یہاں مجھے جانے دو پلیز زور سے دروازہ پیٹ رہی تھی وہ تھک گئی تو آرام سے بیٹھ گئی اس کی پکار سننے والا کوئی نہیں تھا...

ابھی وہ رونے میں مصروف تھے کہ باہر سے دروازہ کھلا وہ ڈر کر بولی ککک۔۔۔کک۔۔کون ہے۔۔

وہ شخص قریب آتا جا رہا تھا اور زویا ڈر کے مارے پیچھے ہو کر دیوار کے ساتھ جا کر بیٹھ گئی وہ اس کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔۔۔

مجھے نہیں پہچانا مائے لٹل فیری اور وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو بتایا تھا نا کہ جلدی ہی میری دسترس میں آنے کو تیار ہو جاؤ تو چلو تیار ہو جاؤ کچھ دیر میں ہمارا نکاح ہے۔۔

میں کبھی بھی ایسے نہیں کروں گی نہ نہ میری لٹل فیری اگر ایسا نہ کیا تو سزا ملے گی اور سزا یہ ہو گی

کہ تمہارے باپ اور اس لڑکے احمد کو مار کے کہیں دور پھینک دوں گا۔ ساری زندگی ان کو دیکھنے کے لئے ترس جاؤ گی۔۔

چلو تھوڑی دیر بعد ہمارا نکاح ہے خود کو تیار کر لو ہو جاؤ گی نا ریڈی یہ کہہ کر اس کے ماتھے پر لمس چھوڑ کر وہ چلا گیا۔۔

پلیز پاپا مجھے بچا لیں

روتے روتے اس نے سوچا تھا ایک دفعہ نکاح ہو جائے وہ یہاں سے موقع دیکھ کر بھاگ جائے گی۔۔۔

نکاح ہو چکا تھا نکاح کے بعد اس کے پاس آیا تو رونے میں مصروف تھی

مائے لٹل فیری۔۔۔

اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو ڈر کے مارے پیچھے ہونے لگی زین کو یہ حرکت ناگوار لگی اور کمر سے کھینچ کر اپنے پاس کیا۔۔

ایسی حرکت مت کیا کرو لٹل فیری یہ اب تمہارے بس کی بات نہیں ہے اور اب تو ہمیشہ یہاں ہوگی میرے پاس۔۔

نہیں نہیں مجھے پاپا کے پاس جانا ہے۔۔۔
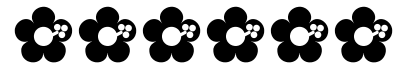
مجھے جانے دیں پلیز

ابھی وہ کچھ کہہ ہی رہی تھی کہ زین نے اپنے لب اس کے لبوں پر رکھ دیے زویا کہ تو جان نکلنے والی ہو گئی تھی وہ پیچھے ہوا تو زویا رو رو کے پاپا اور احمد کو بلا رہی تھی زین کے چہرے کے تاثرات سخت ہوئے تھے۔۔۔

تمہارے معاملے میں میں بہت شدت پسند ہوں اپنے دماغ میں بٹھا لو تم صرف میری ہو صرف میری تم پر صرف میرا حق ہے۔۔

تمہارے قریب آنے کا تمہیں نقصان پہنچانے کا حق صرف میرا ہے اس سے پہلے کہ میرا ارادہ بدل جائے سو جاؤ مجھے کسی کام سے جانا ہے یہ کہہ کر وہ چلا گیا اور وہ بیڈ پر بیٹھ کر رونے لگی اس کے سوا وہ کر بھی کیا سکتی تھی۔۔۔

علی تو کنگ کے کہنے پر کسی اور کام سے دوسرے شہر کیا تھا اسی لیے اسد کے ذریعے یہ کام لگا تھا کہ وہ لڑکیوں کو اڈے تک پہنچائے۔۔

صبح یونیورسٹی میں ماہا نہیں جا سکی کیونکہ انہیں کنگ کے اڈوں پر جانا تھا لیکن وہ یہاں غلطی کر چکی تھی

ساحل بیٹھا ہوا تھا باہر گراؤنڈ میں پڑ رہا تھا کہ اس کے پاس مینال آ کر بیٹھ گئی کیسے ہو ساحل میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہو اس نے معصومیت سے پوچھا منال تو یک تک اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی وہ کتنا معصوم تھا وہ اس کی ضد بنتا جا رہا تھا وہیں ضد اسے اس کی موت کے قریب لے جانے والی تھی۔۔

ساحل وہ ادھر یونیورسٹی کی بیک سائیڈ پہ تمہیں کوئی بلا رہا ہے مجھے بلا رہا ہے اس نے حیرانگی سے پوچھا۔

ہاں کوئی تمہارا پوچھ رہا تھا کون پتا نہیں۔۔

اوکے میں اتا ہوں ساحل پرشان سا ہو کر اٹھ گیا آج میں تمہیں اپنا بنا لوں گی ساحل اور اس ماہا کو بتا دوں گی کہ تم پر صرف میرا حق ہے۔۔

ساحل یونیورسٹی کی پچھلی سائیڈ پر گیا تو وہاں اسد نے اس کے منہ پر رومال رکھ دیا جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گیا۔۔

اب وہ اسے لے کر جا رہے تھے دوسری طرف زین میر اور ماہ کی تیاریاں مکمل تھی۔۔

ساحل کو ایک الگ کمرے میں کرسی پر باندھا گیا تھا وہ ابھی بھی بے ہوش تھا اور باقی لڑکیوں کو الگ کمروں میں رکھا گیا تھا تھوڑی دیر بعد زین اور میر ماہا نے وہاں حملہ کیا۔۔۔

ساحل کو ہوش آیا تو اپنے آپ کو کرسی پر بندہ ہوا پایا یہ میں یہ کہاں ہوں کون لایا ہے مجھے یہاں وہ چیخنے لگا۔۔

میں لائی ہوں تمہیں۔۔

منال تم۔۔

ہاں میں ساحل تمہیں میں پسند کرتی ہوں تم میری ضد ہو میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں لیکن وہ ماہ تمہاری جان ہی نہیں چھوڑتی ہر ٹائم تم سے چپکی رہتی ہے لیکن اب تم صرف میرے اور اس ماہ کو بتا دوں گی کہ تم پر صرف میرا حق ہے۔۔۔

یہ یہ کیا کہہ رہی ہوں مینال میں نے تمہیں صرف اپنا دوست سمجھا۔۔

چپ ایک دم چپ۔۔۔

ساحل میں کوئی تمہاری دوست نہیں ہوں میں تم سے پیار کرتی ہوں۔۔۔

اڈو پر حملہ کیا تو اسد تو اپنے سامنے تین نقاب پوشوں کو دیکھ کر ڈر گیا۔۔

کون ہو تم لوگ۔۔۔

چھوڑ دو ان لڑکیوں کو۔۔

کیوں چھوڑ دے۔۔بتاو تم لوگ ہو کون۔۔

میں بیسٹ۔۔

بیسٹ کا نام سن کر تو ایک دفعہ اسد بھی ڈر گیا تھا وہ پھر وہاں موجود لوگوں کو ان تینوں نے مار گرایا تھا اور اسد کو بھی اس نے اپنے طریقے سے مارا تھا ٹکڑے ٹکڑے کر کے اور اس کی لاش کو اسی کے آدمی کے ہاتھوں کنگ کے پاس بھجوایا تھا بیسٹ کے تحفے کے طور پر۔۔۔۔

ابھی وہ واپس جا رہے تھے کہ ماہ کو کمرے میں کسی کی آوازیں آئیں اس نے کمرے کا دروازہ توڑا تو سامنے ساحل کو کرسی سے بندھ دیکھ کر اور منال کو پاس کھڑا دیکھ کر اس کو بے حد غصہ آیا تھا وہ کیسے بھول گئی تھی کہ منال کا نشانہ ساحل بھی تھا ماہ کو بازو پر گولی بھی لگی تھی جس کی وجہ سے اس کے بازو سے خون نکل رہا تھا۔۔

لیکن اسے اپنی پرواہ ہی کب تھی۔۔

زین اور میر نے اسے واپس جانے کا کہا لیکن اسے تو ساحل کو دیکھ کر جنون سا چڑھ گیا تھا اسے اپنی پرواہ ہی کب تھی خون بہہ کر زمین کو لال کر رہا تھا۔۔۔

ساحل تو ان تینوں کو دیکھ رہا تھا۔۔

ابے کون ہو تم لوگ گارڈ گارڈ کہاں ہو تم۔۔

ماہ نے اسے چپ کروانے کے لیے اس کے بازو پر گولی ماری جس کی وجہ سے منال کی چیخ نکلی اور اس کے بازو سے خون نکلنے لگا او ساحل تو خون دیکھ کر ہی چیختے چیختے بے ہوش ہو گیا۔۔

ویسے میر ایک بات ہے پہلی دفعہ اتنا معصوم لڑکا دیکھا ہے اس معصوم لڑکے کے لیے اپنی بہن کا جنون دیکھ رہے تھے۔۔

اب منال نے ڈرتے ہوئے بولا۔۔

کک۔۔۔کون ہو تم لوگ ماہ نے ایک نظر ساحل کو دیکھا جو بے ہوش تھا تو اپنا نقاب اتارا۔۔

ماہ تم ہاں میں میں نے کہا تھا نا ساحل سے دور رہو ورنہ تمہاری جان لے لوں گی اور تمہاری ہمت کیسی ہوئی ساحل کو یہاں لانے کی ساحل صرف میرا ہے اور تم پھر بھی اسے یہاں لے آئی ماہ نے اس کے بالوں سے دبوچا۔۔

اس کی سزا تمہیں ملے گی ڈارلنگ۔۔۔

جلدی کرو ماہ مجھے لیٹ ہو رہا ہے میری بیوی میرا انتظار کر رہی ہے زین نے شرارتیں لہجے سے کہا جیسے وہاں کوئی ڈرامہ چل رہا تھا۔۔

اوکے بھائی میں بھی ویسے اس کام سے بور ہو گئی ہوں تو وہ اس کے بال چھوڑ کر اٹھی۔۔

ماہ ماہ پلیز مجھے معاف کر دو اب تم نے ہمیں دیکھ ہی لیا ہے اس لیے ہم تمہیں چھوڑ نہیں سکتے یہ کہتے ہی ایک ہی گولی اس کے ماتھے پر ماری اور وہ وہیں ڈھیر ہو گئی اتنا سا تو کام تھا۔۔

میر بھیا اٹھائیں ساحل کو گھر چھوڑنے جانا ہے اسے۔۔

میر اور زین تو اپنی بہن کو اس لڑکے کی فکر کرتا دیکھ کر میں نے معنی خیزی سے ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے تھے۔۔۔

جب وہ اس کے گھر چھوڑنے گئی تو ساحل بے ہوش ہو چکا تھا ماہ ویسے یہ لڑکا بہت زیادہ ہی نازک ہے میر بھیا یہ بہت معصوم بھی ہیں ماہ کی آنکھوں میں الگ ہی چمک تھی۔۔۔

سب نے اپنا نقاب اتار دیا تھا اب وہ اپنی اصلی حالت میں واپس آ چکے تھے کیونکہ ساحل کے گھر والوں کو ڈرانا نہیں چاہتے تھے۔۔۔

جب وہ اندر داخل ہوئے تو اس کی امی بھاگ کر اس کے پاس آئی کیا ہوا میرے بیٹے کو کچھ نہیں آنٹی ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا وہاں پر خون دیکھ کر بے ہوش ہو گیا تھا۔۔۔

ہاں بیٹا میرا بیٹا ایسا ہی ہے کہ تھوڑا سا خون بھی دیکھ لے تو بے ہوش ہو جاتا ہے اسے خون سے بہت ڈر لگتا ہے ہانیہ بھی بھاگ کر آئی اور ساحل کے پاس بیٹھی وہ جیسی بھی تھی ساحل کو ایسی حالت میں دیکھ کر وہ بھی ڈر گئی تھی۔۔۔

ہانیہ نے اس کا ہاتھ پکڑا تو ماہ کی آنکھوں سے شعلے لپک رہے تھے جو میر اور زین کی آنکھوں سے منفی نہیں رہ سکے انہیں یقین ہو گیا تھا کہ ان کی بہن بھی عشق کر بیٹھی ہیں گھر جا کر وہ بات کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔۔

بیٹا جاؤ ان سب کے لیے پانی لاؤ جی خالہ اور ماہا کو پتہ لگا تھا کہ وہ اس کی بہن نہیں کزن ہے ماہ سے اور برداشت نہیں ہوا تو وہ اٹھ کر چلی گئ۔۔

گاڑی میں آ کر بیٹھے تو ذہن نے شرارت سے کہا۔۔

ہمیں بھی پیار ہوا ہے بے اختیار ہوا ہے۔۔

اور ماہ زین کی بات کا مطلب سمجھ کر میر بھیا کو دیکھا تو میر نے زین کو چپ کروایا زین بھیا مجھے پتہ چلا ہے آج آپ نے شادی کر لی ہے اس کی بات سن کر ذہن کے سامنے اپنی لٹل فیری کا چہرہ آیا تھا۔۔

اہ مجھے یاد آیا میں تو اسے اکیلا چھوڑ آیا ہوں زین تم اسے حویلی کب لا رہے ہو میر کچھ دن بعد کیونکہ کہ ابھی وہ بھاگنے کی کوشش کرے گی اور سب سے بدتمیزی بھی کرے گی جو مجھ سے برداشت نہیں ہو گا۔۔

چلو جیسے تم کو بہتر لگے۔۔

ماہ اب تمہارا یونیورسٹی میں کوئی کام تو نہیں ہے نا نہیں میر بھائی اور

یہ ساحل کا کیا چکر ہے ماہ۔۔۔

بھیا وہ نا مجھے ساحل پسند ہے

او وہ تو تمھاری آنکھوں میں ہی دیکھ کر ہی پتا لگ رہا ہے تم اسے پسند کرتی ہو کیا وہ بھی تمھیں پسند کرتا ہے

نہی میر بھیا مگر بہت جلد وہ بھی مجھے پسند کرنے لگ جائے گا

اگر اسے تم سے محبت نہ ہوئی ماہ اس بار زین بولا

بھیا اتنی پیاری معصوم بہن آپ کی کیسے نہی کریں گا وہ مجھ سے محبت میں اسے خود سے محبت کرنے پھر مجبور کر دونگی

اس کے "ع" پھر بھی میرا حق ہوگا

اس "ش" پھر بھی میرا حق ہوگا

اس کے "ق " پھر بھی میرا حق ہوگا

اس پھر پورا کا پورا حق میرا ہوگا اگر وہ راضی نہی ہوا میں نے پوائنٹ پھر نکاح کرونگی میں اس سے مگر مجھے صرف اور صرف وہ چاہیے

اور کوئی نہی اگر اس نے کسی۔لڑکی کے بارے میں سوچا اس لڑکی کے تکڑے تکڑے کر کے کتوں کو کھلا دونگی جا طرح آج اس منال کا بھیجا اڑا دیا

کیونکہ اس نے میری ساحل کو چھوا تھا اس سے محبت کرنے کے بارے میں سوچا تھا پھر اس کا مرنا تو میرے ہاتھوں سے بنتا تھا نہ

افففف ماہا تم تو مجھ سے اور میر سے بھی دو ہاتھ آگے نکلی بیچارے
ساحل کی جان لوگی کیا ہمارا فیوچر سالا تو گیا کام سے گئی

ہاہاہاہاہاہا بہن جو میری ہے زین

لیکن میں خود اسے پرپوز کروں گی اوکے ماہا لیکن دھیان سے اس کی وجہ سے تمہاری آنکھ میں آنسو آیا تو اس کے لیے اچھا نہیں ہو گا۔۔

نہیں نہیں بھیا وہ تو بہت معصوم ہے آپ اسے کچھ مت کہیے گا آپ سے تو میں ڈرتی ہوں وہ تو پھر بیچاررا معصوم ہے--

چلو یار جلدی کرو میری بیگم میرا انتظار کر رہی ہیں تو دونوں گھر چلیں گے اور زین زویا کے پاس چلا گیا زویا کا موبائل بھی ساتھ لے گیا تھا---

میری بیٹی کہاں گئی اسے ڈھونڈو کل تک مجھے میری بیٹی چاہیے---

سر زویا میم کا کچھ پتہ نہیں چل رہا دلاور بیگ کو بہت غصہ آ رہا تھا لیکن انہیں نہیں پتہ تھا ان کے کیے کی سزا اب ان کی بیٹی کو ملے گی---

میر سونے کے لیے لیٹا تو انمول کو کسی سوچ میں پایا کیا ہوا پرنسز ایسے کیا سوچ رہی ہوں میر زویا میری کال نہیں اٹھا رہی کل سے کالز کر رہی ہوں اوہو جان میر وہ بزی ہوگی ابھی تم بس اپنے شوہر کو ٹائم دو اسے کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کیا اور ہر خیال سے دور لے گیا ---

زین گھر واپس آیا تو زویا کو سویا ہوا پایا فریش ہو کر باہر آیا تو زویا کے پاس جا کر لیٹ گیا اور اسے دیکھنے لگا میری لٹل فیری مجھے یقین نہیں ہو رہا تم میرے پاس ہو بچپن سے تمہیں مانگا ہے اب جا کر ملی ہو اور اسے دیکھتے دیکھتے وہ سو گیا۔۔۔

صبح زویا کی آنکھ کھلی تو خود کو زین کے حصار میں پایا ایک جھٹکے سے اس سے دور ہوئی تمہاری ہمت کیسے ہوئی گھٹیا انسان میرے پاس آنے کی۔۔۔

شوہر ہو تمہارا مائے لٹل فیری زبردستی کا شوہر۔۔

ہو تو سہی نہ آئندہ کے بعد مجھ سے تمیز سے پیش آنا ورنہ اصل میں گھٹیا شوہر بن کر دکھاؤں گا شکر کرو تمہارے باپ کے کیے کی سزا تم کو نہیں دے رہا ورنہ تم سہ نہیں پاتی --

تم سے بچپن سے پیار کرتا ہوں اسی لیے پیار کر رہا ہوں ایک جھٹکے سے اسے چھوڑتے ہوئے واش روم چلا گیا وہ فریش ہو کر باہر آئی تو اس نے ناشتہ بنا لیا تھا وہ حیران ہوئی کہ ایک پولیس والا ایسے کام کیسے کر سکتا ہے--

چلو آؤ بیٹھو ناشتہ کرو-

احمد دلاور کے پاس گیا جب اس سے اسے پتہ چلا تھا کہ زویا غائب ہے وہ بہت پریشان ہو گیا تھا انکل زویا کو کون کڈنیپ کر سکتا ہے پتہ نہیں بیٹا میرا تو کوئی دشمن بھی نہیں میں ڈھونڈ رہا ہوں جلدی ہی وہ مل جائے گی---

تم ناشتہ کیوں نہیں کر رہی۔۔

میری مرضی مجھے میرے پاپا کے پاس جانا ہے آئندہ تم نے اگر اس گھٹیا انسان کا نام میرے سامنے لیا تو بہت بری سزا دوں گا چپ کر کے ناشتہ کرو ورنہ مجھے اپنے طریقے سے ناشتہ کروانا پڑے گا وہ اس کی دھمکی سے ناشتہ کرنے لگی۔۔

گڈ گرل مجھے تھوڑا کام ہے میں آتا ہوں اور بھاگنے کی کوشش بالکل مت کرنا لٹل فیری ۔۔۔

مجھے پاپا کے پاس جانا ہے مجھے خود ہی کچھ کرنا ہوگا وہ باہر آئی تو دروازے کو لاک لگا دیکھا ۔۔

ہنہہ کب تک قید میں رکھے گا وہ ادھر ادھر چکر لگایا کر کچھ سوچنے لگی

ساحل کو صبح ہوش آیا تو اپنے پاس امی کو بیٹھے دیکھا۔۔

امی۔۔۔

بیٹا تم کو ہوش آگیا امی مجھے کون چھوڑ کر گیا ہے بیٹا وہ ایک لڑکی اور دو لڑکے تھے وہیں چھوڑ کر گئے ہیں چلو اٹھو فریش ہو جو میں ناشتہ لگاتی ہوں ٹھیک ہے امی بیٹا تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا جی جی امی میں اب کچھ بہتر ہوں۔۔۔
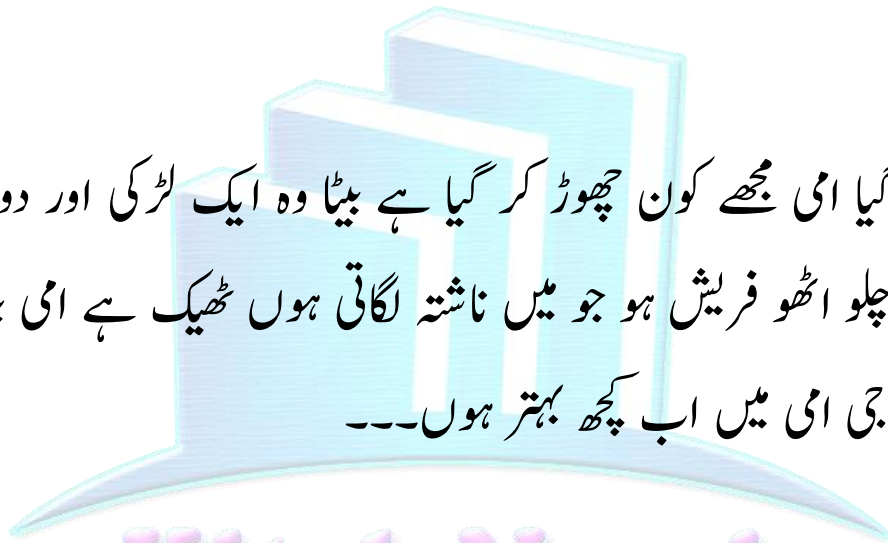
وہ سب کچھ دیکھ رہی تھی اچانک اسے ایک کھڑکی نظر آئی۔۔

کھڑکی زرہ اونچی تھی اسی لیے اسے مشکل پیش آئی لیکن اسے یہاں سے بھاگنا تھا اس لیے وہ کود گئی مین روڈ پر بھاگتی ہوئی جا رہی تھی گاڑی سے لفٹ لینے کے لیے کھڑی تھی اس کے پاس ایک گاڑی آ کر کھڑی ہوئی جو اس گاڑی سے باہر نکلا اسے دیکھ کر تو اس کی انکھیں پھٹنے کو تھیں۔۔۔

وہ جو کچھ کاغذات کل رات لے کر آیا تھا وہ بھول گیا تھا وہ واپس لینے آیا تو راستے میں اسے زویا نظر آئی اسے دیکھ کر وہ تیش میں آیا تھا۔۔

اور اسے خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا وہ سوچ رہی تھی کہ ایک دفعہ وہ پھر سے قید ہونے والی ہے وہ غصے سے اس کی طرف آیا اور اسے دبوچ کر گاڑی میں ڈالا گھر لا کر اسے بیڈ پر پھینکا۔۔

کیوں بھاگی تھی یہاں سے۔۔

مم۔۔مجھے جانا ہے۔۔وہ ہکلاتے ہوئے بولی۔

اب تم میری اجازت کے بغیر اس کمرے سے باہر نہیں نکل سکتی۔۔۔
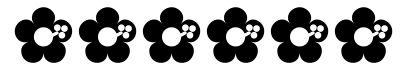
ساحل روٹین سے یونیورسٹی جا رہا تھا ماہا اور ساحل کی موبائل پر بات ہو جاتی تھی ماہ نے کوئی بہانہ کر دیا تھا کہ اسے کوئی کام ہے کیونکہ ماہ کو گولی لگی تھی اس لیے وہ ساحل کو شک نہیں ہونے دینا چاہتی تھی جس کی وجہ سے وہ یونیورسٹی نہیں جاتی تھی۔۔۔

میر مجھے شاپنگ پر جانا ہے اوکے میر کی جان میں ذرا فری ہو جاؤں پھر میں تمہیں لے کر چلتا ہوں نہیں نہ میر مجھے ابھی جانا ہے پلیز پلیز پلیز اٹھیں نا وہ بہت ضدی ہو گئی تھی میر کے پیار نے اسے بہت ضدی بنا دیا تھا وہ صرف میر کے سامنے ہی ضد کرتی تھی باقی کے سامنے وہ زیادہ بولتی ہی نہیں تھی۔۔

لیکن پرنسز مجھے کام ہے نا۔۔۔

چلیں ٹھیک ہے آپ اپنا کام ختم کریں میں اکیلی ہی چلی جاتی ہوں ناراضگی سے بولی۔۔

پرنسس میں ابھی تھوڑا بزی ہوں تم ماہ کے ساتھ چلی جاؤ نا۔۔

اوکے جائیں میں آپ سے ناراض ہوں اب میں بات نہیں کروں گی جب دور چلی گئی نہ تو تب آپ کو میری یاد آئے گی۔۔

کیسی باتیں کر رہی ہو خبردار آئندہ مجھ سے دور جانے کی بات کی ورنہ اپنے ہاتھوں سے تمہارا گلا دباؤں گا۔۔

مم۔۔۔میر میں مذاق کر رہی تھی میر نے اٹھ کر اسے کی پیشانی پر بوسہ دیا اور انمول مسکرا کر چلی گئی۔۔

کاش میر ساتھ چلا جاتا لیکن یہ پچھتاوا اسے بعد میں ہونا تھا انمول ماہ کے ساتھ چلی گئی تھی۔۔۔

زویا کئی دن سے اس گھر میں قید تھی سارا دن زین باہر رہتا اور کئی دفعہ تو کہیں راتیں بھی باہر رہتا تھا اور وہ بلائی بلائی سے سارے گھر میں گھومتی رہتی۔۔۔

دوپہر کو وہ گھر آیا تو کھانا باہر سے ہی لے آیا تھا چلو اؤ لٹل فیری کھانا کھا لو۔۔

مجھے بھوک نہیں ہے۔۔ آج پھر اس کی شامت آنے والے تھی۔۔

صبح بھی نہیں تھی اب ابھی بھی بھوک نہیں ہے۔۔

یہ کیا بات ہوئی۔۔

چلو اٹھ کر کھانا کھاؤ میں نے کہا نا مجھے بھوک نہیں ہے اس نے زین کو دور کیا۔۔۔

کتنی دفعہ کہا ہے مجھے خود سے دور مت کیا کرو ایک بات کی سمجھ نہیں آتی

زویا تم کیوں نہیں سمجھتی میں تم کو خود سے دور نہیں جانے دے سکتا تم صرف میری ہو میں تمہیں کوئی تکلیف نہیں دیتا اس کا مطلب یہ نہیں کہ تم مجھے دھتکارو۔۔۔

زین نے اس کی گردن پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا وہ اسے دھکا دیتے ہوئے دور ہوئی جو زین کو بہت ناگوار گزرا۔۔

اگلے ہی لمحے پکڑ کر اسے دیوار کے ساتھ لگا دیا۔۔

یاد رکھنا میری لٹل فیری آئندہ مجھے خود سے دور کیا تو بہت برا ہو گا۔۔

محبت کرتا ہوں تم سے تم کو کیوں نظر نہیں آتا کیا۔۔
تم کبھی بھی مجھ سے محبت نہیں کرو گی۔۔۔۔

وہ۔۔۔وہ مجھے نیند آ رہی ہے۔

مجھے سونا ہے وہ اس سے دور ہوتی بھاگتی ہوئی کمرے میں چلی گئی۔۔

تم صرف میری ہو تمہیں خود سے کہیں دور نہیں جانے دوں گا تمہارا باپ بھی آ گیا ہے تب بھی نہیں۔۔

احمد اور زویا کا باپ اسے ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گئے تھے زویا کو تو جیسے زمین کھا گئی تھی کہیں مل ہی نہیں رہی تھی۔۔

ماہ اور انمول شاپنگ کرنے کے تو اس نے ساحل کی کزن کو علی کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھا۔

انمول تم یہاں رکو مجھے ایک کام ہے میں میں آتی ہوں پر ماہ میں اکیلی کیسے میں اکیلے یہاں نہیں کھڑی ہو سکتی۔۔۔

وہ ہانیہ کے پاس جا کر پیچھے ٹیبل پر بیٹھ گئی دیکھو علی وہ لوگ میری شادی اس غریب ساحل کے ساتھ کر دیں گے پلیز تم رشتہ لے کر آ جاؤ نا مجھے اس کے ساتھ شادی نہیں کرنی پیار تو وہ مجھ سے دیوانوں کی طرح کرتا ہے لیکن مجھے اس میں کوئی انٹرسٹ نہیں۔۔۔

یار بس میرے پاپا باہر سے آ جائیں پھر میں انہیں تمہارے گھر لے آوں گا۔۔

پکا نا۔۔

ہاں ہاں پکا۔۔۔
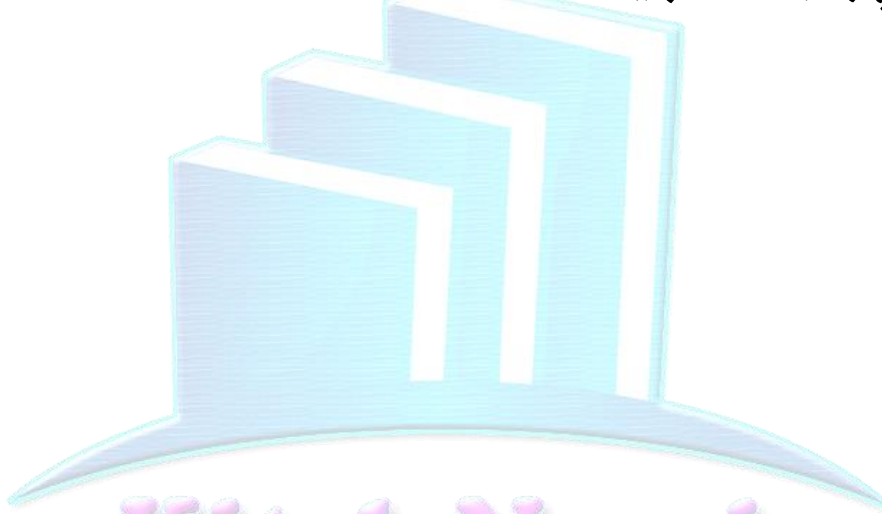
او تو اس کا مطلب ہانیہ ساحل کو دھوکہ دے رہی ہے اور ساحل اور ہانیہ کی شادی یہ یہ نہیں ہو سکتا ساحل صرف میرا ہے۔۔۔

انمول باہر انتظار کر رہی تھی کہ اچانک سے اس کے پاس اگ پر ایک گاڑی رکی اور اسے کھینچ کر اندر بٹھایا سارے شاپنگ بیگ گر گئے تھے اس نے دل سے میر کو پکارا تھا لیکن وہ آ نہیں سکتا تھا۔۔

کون کون ہو تم لوگ چھوڑوں مجھے

ماہ باہر آئی تو اس نے انمول کو ہر جگہ ڈھونڈا شاپنگ بیگز گرے ہوئے ملے تو اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا اس نے جلدی سے میر کو کال کی اور بتا دیا میر تو یہ سن کر غصہ ضبط کیے بیٹھا تھا کہ اس کی پرنسز اس سے دور ہو گئی ہوا کی طرح وہ گاڑی چلا کر اس جگہ پہنچا تو وہاں سب نے سی سی ٹی وی کیمرے دیکھے تو پتہ چلا کہ انمول کو کوئی زبردستی گاڑی میں بٹھا رہا تھا۔۔۔

اسے رہ رہ کر انمول کی باتیں یاد آ رہی تھی میر جب میں آپ سے دور ہو گئی نا تو اپ کو پچھتائیں گے آپ میرے ساتھ کیوں نہیں گئے۔۔

ماہا ماہا تم کہاں تھی اس ٹائم جب وہ انمول کو لے کر جا رہے تھے میر نے شاید پہلی دفعہ غصہ کیا تھا ماہ پر بھیا بھیا وہ میں اندر تھی ایک ضروری کام تھا وہ بتا نہیں سکتی کہ کیا کام تھا ورنہ کوئی بھروسہ نہیں تھا ہانیہ کو مار دیتا اس کی وجہ سے ہی میں اندر گئی انمول کو اکیلا چھوڑا۔۔

اسے یاد آیا کہ اس نے انمول کو ایک لاکٹ دیا تھا جس میں لوکیشن ٹریس کرنے کے لیے اس نے جلدی سے اسے چیک کیا تو وہ کافی دور ایک جگہ شو ہو رہا تھا۔۔

اسے ہوش آیا تو خود کو ایک بڑے سے کمرے میں پایا اس نے غائبی دماغ سے دیکھا تو آہستہ آہستہ اسے یاد ہے کہ وہ گڈنیپ ہو گئی ہے وہ بہت ڈر گئی تھی اسے سمجھ نہیں آیا کون کر سکتا ہے۔۔

وہ بھاگ کر دروازے کے پاس گئی اور دروازہ اندر سے بجانے لگی تھک ہار کر وہاں ہی بیٹھ گئی میر پلیز آ جائیں آپ کی پرنسز مشکل میں ہیں پلیز آ جائیں۔۔۔

اب بھی اسے بیٹھے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کے دروازہ کھلا اور ایک بڑی سی عمر کا آدمی جس نے ماسک لگایا تھا وہ پہچان نہیں پائی۔۔

اہہہہ۔۔۔میری بیوٹی تم آ ہی گئی میرے پاس وہ اس کے پاس بیڈ پر بیٹھا تو وہ ڈر کر بیڈ کے ساتھ لگ گئی بیوٹی مجھ سے ڈرو نہیں میں تمہارا کنگ ہوں تمہارا شہزادہ۔۔

تم ایک شہزادی ہو تم ایک عام سے آدمی کے ساتھ سوٹ نہیں کرتی۔۔

تمہارا شہزادہ میں ہوں اب تمہیں میرے پاس ہی رہنا ہے مائی بیوٹی۔۔

دور دور رہیں پلیز مجھے جانے دیں۔۔

نانا بیوٹی کیا ہوا اگر تمہاری شادی ہو گئی ہے تم تو ویسے بھی پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گئی ہو تم ہمیشہ میرے پاس رہو گی میری رکھیل بن کر۔۔

بیوٹی تمہارے جیسا حسن میں نے کہیں نہیں دیکھا تھا وہ اس کے چہرے پر ہاتھ لگا لگا کر بولتا کبھی اس کے بازو پر ہاتھ پھیرتا تمہارا شوہر یہاں تک کبھی نہیں پہنچ سکتا اسی لیے یہاں سے نکلنے کا خیال اپنا دماغ سے نکال دو اور خود کو آج رات تک تیار کر لو میں آتا ہوں اور وہ سہم کر اس کی باتیں سن رہی تھی۔۔

اہہہہ۔۔۔کنگ تمہیں نہیں چھوڑوں گا میں اگر میری پرنسز کو ہاتھ بھی لگایا تو کاٹ کے رکھ دوں گا وہ غصے میں گاڑی میں بیٹھتے ہی سٹئنگ پر ہاتھ مار رہا تھا۔۔

ماہا نے میر کو پہلی دفعہ اتنے غصے میں دیکھا تھا اس کی غلطی تھی اس لیے وہ چپ کر کے بیٹھی رہی وہ جلدی سے کنگ کے پاس پہنچنا چاہتا تھا اس کا دل کر رہا تھا وہ کنگ کے ایک ایک حصے کو کتوں کو کھلائے۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ کنگ مینشن کے باہر کھڑا تھا وہ اندر جاتا جا رہا تھا اور کنگ کے آدمیوں کو مارتا جا رہا تھا اور ماہ بھی اچھے فائٹر کی طرح لڑ رہی تھی اس کی آنکھوں میں خون اترا تھا اپنی بھابی کو اس جگہ دیکھ کر۔۔

کنگ تو یہاں تھا نہیں ہر کمرے کو چیک کیا تو ایک کمرے میں انمول کو پایا۔۔

پرنسز پرنسز اور وہ تو ایک نقطے کو گھور رہی تھی بھابی بھابی کیا ہوا ہے دیکھیے اب ہم آگئے ہیں اور وہ میر کی باہوں میں جھول گئی۔۔۔

میر نے انمول کو اپنے بازو میں اٹھائے اور باہر لے آیا اب کون ہے تو لڑکی کہاں لے کر جا رہا ہے میر نے وہاں گولیوں کی بوچھاڑ کر دی
بتا دینا اپنے کتے مالک کو کہ بیسٹ آیا تھا اور اپنی پرنسز کو لے گیا آئندہ میری پرنسز کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا تو کتوں کو کھلا دوں گا اور وہ کسی کو اتنا جنونی دیکھ کر ڈر کر پیچھے ہو گئے تھے اپنی موت کو آواز نہیں دینا چاہتے تھے وہ جانتے تھے کہ بیسٹ کتنی بری موت دیتا ہے۔۔

وہ گھر آیا تو بی جان بھاگتے ہوئے آئی تھی کیا ہوا میری بیٹی کو کچھ نہیں بھی جان ایک چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اور۔۔

ماہا اپنی جگہ شرمندہ تھی۔۔۔

ماہ تم کو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں میں جانتا ہوں تم اپنی جان سے بڑھ کر اس کی حفاظت کرتی ہوں میری ہی غلطی ہے جو میں اس کے ساتھ نہیں گیا۔۔

چلو جاؤ تم آرام کرو میں انمول کے ساتھ ہوں۔۔

رات کو انمول کو ہوش آیا تو وہ چیخنے لگی نہیں نہیں میر میر میں اس کے ساتھ نہیں رہوں گی پرنسس پرنسز میں ہوں نہ تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔۔

بچاؤ بچاؤ اپنے گندے ہاتھ دور رکھو مجھے اپنے ہاتھ مت لگاؤ پرنسز میں ہوں چپ کرو۔

نہیں نہیں وہ بار بار پینک ہو رہی تھی۔۔

میر نے نہ چاہتے ہوئے بھی اسے ہوش میں لانے کے لیے ایک تھپڑ مارا تھا وہ ہوش میں ائی اور یک تک میر کو دیکھ رہی تھی جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ میر ہی ہے اس گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔

میر نے اس کے بالوں میں انگلیاں چلا کر اس سے پر سکون کرنا چاہا۔۔

میر اس نے مجھے ادھر بھی ہاتھ لگایا ادھر بھی چھوا اس نے مجھے میر میں میں آپ کو بتا نہیں سکتی میں کتنا ڈر گئی تھی۔۔

وہ وہ کہتا ہے میں ہمیشہ اس کے پاس رہوں گی وہ کنگ مجھے لے جائے گا میر مجھے نہیں جانا اس کی رکھیل نہیں بننا۔۔

اور یہ سب سن کر میر کی آنکھیں ضبط سے لال ہوئی تھیں وہ اس کے ساتھ روتے روتے پھر سے بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔

میر نے زین کو کال کی کہ وہ زویا کو یہاں لے کر انمول تھوڑا بہتر فیل کرے گی زین نے زویا کو بتایا کہ انمول کے ساتھ یہ واقع ہوا تو وہ بہت پریشان ہو گئ تھی..

اور زین کے ساتھ حویلی آئی تو ماہا تو اپنے اس بھابی کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی تھی زین نے زویا کہ کان میں کہا کہ اگر یہاں کسی سے بدتمیزی کی تو اچھا نہیں ہو گا۔۔

زویا نے ناک چڑھا کر کہا تم نے اپنی طرح سمجھا ہے کیا اور وہ جلدی سے انمول کے پاس گئی۔۔

وہ انمول کے پاس بیٹھی تو انمول سوتے ہوئے بھی ڈر رہی تھی اب وہ یہاں انمول کے پاس ہی رہنے والی تھی۔۔۔

انمول کو ہوش ہے تو وہ اب پہلے سے بہتر تھی زویا تم یہاں ہاں میں نے ہی بلوایا ہے تاکہ تم زویا اپس میں باتیں کر سکو۔۔

ہاں مجھے بھائی نے ہی نے بلوایا ہے اور اب میں یہاں ہی رہوں گی یہاں مطلب--

باقی باتیں بعد پہلے کھانا کھا لیتے ہیں اوکے سب نے مل کر کھانا کھایا تھا انمول تو آہستہ آہستہ اس واقعے سے باہر آئی تھی---

زویا تم یہاں کیوں رہو گی انکل نے تمہیں اجازت دے دی رات کے وقت وہ اور زویا کافی پیتے ہوئے باتیں کر رہی تھی--

پھر زویا نے اپنی ذین کے اس کی شادی سے پہلی ملاقات سے لے کر زبردستی تک ساری بات بتائیں اور انمول تو زین کے رویے زبردستی شادی پر ہی حیران تھی ابھی وہ باتیں کر رہی تھی کہ میر و زین اور ماہ آگئی میر آپ کو پتہ تھا کہ آپ کا بھائی میرے دوست کے ساتھ یہ سب کر رہا ہے---

ہاں پتہ تھا پرنسیز لیکن یہ ان کا اپنا معاملہ ہے زین بچپن سے ہی پیار کرتا ہے تمہاری دوست سے کیا بچپن سے یہ جھوٹ بول رہے ہیں انو میں تو جانتی بھی نہیں..

انہوں نے جان بوجھ کر مجھ سے زبردستی شادی کی ہے زین تو زویا کی پٹر پٹر چلتی زبان کو دیکھ رہا تھا اس کی وجہ سے میں احمد سے دور ہو گئ تمہیں پتہ تھا نا میں کتنا پیار کرتی ہوں اس سے..

زین نے زویا کے منہ سے احمد کا ذکر سن کر اس کے بازو دبوچ کر کمرے سے باہر لے جانے لگا زویا کو لگا آج اس کی ہے خیر نہیں۔۔

میر روکے اسے کہاں لے جا رہے ہیں پرنسس یہ ان کا معاملہ ہے آہستہ آہستہ زویا بھی پیار کرنے لگے گی اس سے۔

تم میری فکر کرو۔۔

میر اگر آپ مجھے نہ ڈھونڈتے تو ایسے کیسے میں تمہیں اس کنگ کے پاس چھوڑ دیتا اب اس کنگ کی خیر نہیں کیسے اس نے میری پرنسز کو ہاتھ لگایا۔۔

یہ سنتے ہی انمول نے اس کے سینے پر سر رکھ دیا میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں میر
کبھی مجھ سے دور مت جایئے گا۔۔۔

حرام خوروں کیسے کیسے بیسٹ لے گیا اسے تم لوگ مر گے تھے کیا اسے مارا کیوں نہیں کنگ اس نے ہمارے کتنے ہی آدمی مار دیا تو تم لوگ کیوں نہیں مر گئے مجھے وہ لڑکی چاہیے اب تم لوگ جاؤ لے کر آؤ ورنہ تم لوگوں کو کتوں کے آگے ڈال دو گا۔۔

اہ بیوٹی تمہیں مجھ سے کوئی نہیں چھین سکتا تمہیں میرے پاس واپس آنا ہو گا غصے سے سارے کمرے کی چیزیں بکھیر دیں..

زین زویا کو کھینچ کر کمرے میں لے کر آیا اور اس اپنے سامنے کیا اس کا منہ دبوچ لیا کتنی دفعہ کہا ہے اس احمد کا نام مت لیا کرو تم میری ہو آئندہ تمہاری زبان سے اپنے باپ اور احمد کا نام لیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا..

میں تمہاری ملکیت نہیں ہوں سمجھے یہ زبردستی کا رشتہ ہے جلد ہی میں یہاں سے بھاگ جاؤں گی۔۔۔

بہت ضدی ہو تم اس کی دونوں کلائیاں پیچھے کی طرف لے جا کر اپنے مضبوط ہاتھ سے اس کے ہاتھ اور کمر کو جکڑ کر اپنے
پاس کیا اور انکھیں لال انگاڑا اس کی سبز آنکھوں میں ڈالیں۔۔

کس کی ہو تم۔۔۔۔۔

زویا کو اس کی لال آنکھوں میں دیکھنا بہت مشکل لگ رہا تھا۔۔
اس سے جان چھڑوانے کے لیے اسے بولنا پڑا۔۔

تم۔۔۔تم تمہاری ہوں۔

نہیں میری آنکھوں میں دیکھ کر بولو۔۔

کس کی ہو تم۔۔

تمہاری ہوں اب چھوڑو مجھے۔۔

بار بار کہو کس کی ہو تم پھر اس کی ضد کے آگے ہار گئیے تھی بار بار وہ کہتی رہی تو تمہاری ہوں تمہاری ہوں تمہاری ہو پھر وہ اس کے ماتھے پر لمس چھوڑا اب یاد رکھنا تم میری ہو۔۔

اب تمہارے منہ سے کسی اور کا نام نہ سنو ورنہ یہ رشتہ آ آگے بڑھانے میں میں دیر نہیں لگاؤں گا اس کو چھوڑتا ہوا باہر چلا گیا۔۔

انمول چلو نیچے اور تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے کیا میر۔۔

چلو تو سہی نہ نیچے وہ نیچے آئے تو سامنے اس کے ماما پاپا بیٹھے تھے وہ بھاگ کر ان سے ملیں گی ماما بابا اور ان کے گلے لگ گئی رونے لگی ہماری بیٹی رو کیوں نہیں ہے میر کیا تم نے ہمارے بیٹی کو خوش نہیں رکھا جو وہ رو رہی ہے۔۔

نہیں نہیں پاپا ایسی بات نہیں میر مجھے بہت خوش رکھتے ہیں اتنی دیر بعد ملی ہونا اس لیے بس جذباتی ہو گئی۔۔

اور بھئی ہماری بیٹی کیسی ہے انہوں نے انمول کو اپنے ساتھ بٹھایا تو زین اور زویا بھی نیچے آگئے ماہا بھی کمرے سے باہر آگئی۔۔

السلام علیکم انکل زویا اور ماہا دونوں نے سلام کیا

وعلیکم السلام بیٹا سب اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے زویا بیٹا آپ یہاں جی انکل انٹی وہ آپ کو بتایا تھا نا انمول کی طبیعت نہیں ٹھیک تو بس ذویا کو اسی لیے بلا لیا کہ چلو دل لگا رہے گا۔۔۔

بہت اچھا کیا بیٹا زویا نے زور سے اپنی ہیل والا جوتا زین کے پاؤں پر مارا۔۔

آؤچ کیا ہوا بیٹا کچھ نہیں انکل ایک چونٹی نے کاٹ لیا تھا اور زویا تو اپنے لیے چونٹی کا سن کر غصے سے لال ہو گئی تھی تم کمرے میں چلو پھر بتاتی ہوں۔۔

پاپا ماما آپ بتائے نا اپ لوگ کیسے ہیں اتنی دیر بعد مجھ سے ملنے آئے بیٹا میر نے ہمیں دوسرے شہر بھیج دیا تھا تاکہ ہم کنگ سے محفوظ رہ سکیں۔۔

کنگ کے نام سے انمول پھر سے ڈر گئی تھی جو کہ میر سے چھپا ہوا نہیں تھا انکل چلے ائیں کھانا کھائیں بھی جان نے سب کو کھانے کے لیے بلایا تھا تو سب نے خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا تھوڑی دیر اور گپ شپ چلی تو سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے آرام کرنے..

میر اور انمول بھی کمرے میں چلے گئے تو آج میر کا انمول کو بخشنے کا کوئی موڈ نہیں تھا اس لیے کمرے میں جاتے ہی اس نے انمول کو کمر سے کھینچ کر اپنے پاس کیا اور انمول تو اپنی سانسیں روک گی۔۔

پرنسز سانس لو ورنہ جب میں نے سانس بند کی تو مجھ سے ہی شکایت کروں گی۔۔۔

پلیز میر مجھے سونا ہے آج نہیں پرنسز کب سے تمہاری دوری برداشت کر رہا ہوں ابھی وہ کچھ بولنے ہی لگے تھے کہ میر نے اس کے لبوں پر لب رکھ دیے اور انمول نے بھی سکون سے انکھیں موند لیں کیونکہ اسے پتہ تھا کہ اب راہ فرار نہ ممکن ہے۔۔

تم تم۔۔

تم نہیں آپ کہو مجھے کتنی دفعہ بولا ہے عزت کیا کرو میری شوہر ہوں تمہارا۔۔

انہہہ۔۔۔اپ نے مجھے چونٹی کہا کیونکہ تم چونٹی ہو اور تم ہاتھی میں تمہیں ہاتھی نظر آرہا ہوں ہاں جیسے میں تم کو مطلب آپ کو چونٹی نظر آرہی ہوں ویسے ہی مجھے ہاتھی نظر آرہے ہیں۔

تمہیں تو میں بتاتا ہوں اس نے بھاگ کر اسے پکڑنا چاہا تو زویا بھی بھاگ گئ تم مجھے پکڑ کے نہیں سکتے۔۔

ہنستے ہوئے کہنے لگی میں تمہیں پکڑ لیا تو کیا انعام ملے گا جو تم بولو گے اس نے چیلنجنگ انداز میں کہا ٹھیک ہے وہ ادھر ادھر بھاگنے لگے زین نے رک کر کہا تھک گئے۔۔

وہ بھی بیڈ پر بیٹھ گئی ہاں میں بھی تھک گئی کہاں تھا نہیں پکڑ سکتے تو زین نے جلدی سے زویا کی کمر سے پکڑ کر بیڈ پر لٹا دیا۔۔
پکڑ لیا۔۔

یہ چیٹنگ ہے یہ چیٹنگ نہیں ہے اب میرا انعام کوئی انعام نہیں تم نہ دو میں خود لے لوں گا یہ کہتے ہی وہ اس کے لبوں پر جھک گیا زویا کا تو سانس ہی رکنے والا ہو گیا تھا۔

لے لیا میں نے اپنا انعام بہت برے ہو تم آئندہ مجھے چیلنج مت کرنا زویا ورنہ ایسے ہی میں جیت جاؤں گا اور اپنی مرضی کا انعام لوں گا۔۔

مجھ سے آپ نہیں کہا جاتا میں تم ہی کہوں گی۔

تم۔۔تم۔۔تم۔۔۔۔۔

وہ ابھی کہہ رہی تھی کہ زین ایک دفعہ پھر سے جھک گیا اس کے ہونٹوں پر جب جب تک آخری سانس نہیں بچی اس نے نہیں چھوڑا پہلے میں نے اپنا انعام لیا تھا اور اب سزا دی ہے ۔۔

میں اب بھی تم ہی کہوں گی آئی سمجھ جب مجھے تم سے پیار ہوگا نا تو میں پھر تمہیں آپ کہوں گی۔۔

اس کا مطلب تمہیں مجھ سے پیار ہوگا نہیں مجھے نہیں پتا پیچھے ہٹے تو وہ بھی آرام سے پیچھے ہٹ کر بیڈ پر لیٹ گیا اور ہنسنے لگا۔۔

صبح ناشتے کے ٹائم سب لوگوں نے مل کر ناشتہ کیا میر بیٹا اب ہمیں اجازت دو ہمیں جانا ہے لیکن پاپا آپ ابھی کل ہی تو آئے ہیں اتنی جلدی آپ جانے والے ہیں بیٹا میں نہیں چاہتا کہ ہماری وجہ سے کوئی پھر سے تم مشکل میں۔۔

میر آپ ہی پاپا کو بولیں نا انمول وہ ٹھیک کہہ رہے ہیں ٹھیک ہے پاپا لیکن میں بہت جلد آپ سے ملنے اؤں گی اوکے بیٹا میر بیٹا لے کے آئی ہے میری بیٹی کو ٹھیک ہے۔

انکل میں جلدی ہی انمول کو لے کے آؤں گا پاپا میں آپ کو بہت مس کروں گی ہم بھی اپنے بیٹے کو بہت مس کریں گے لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ تم میر کے ساتھ خوش ہو تو ہم بھی خوش ہو جاتے ہیں وہ لوگ تو چلے گئے لیکن انمول اداس ہو گئی تھی۔۔۔

ہیلو ساحل۔۔

السلام علیکم ماہا کیسی ہیں آپ

میں تو ٹھیک ہوں تم کہاں بزی ہو

ماہ میں بس یونیورسٹی اور بعد میں جاب کرتا ہوں کون سی جاب کرتے ہو تم مجھے ایک شاہ انڈسٹری میں جاب ملی ہے وہاں جاب کرتا ہوں کیا تم شاہ انڈسٹرری میں جوب کرتے ہو۔۔

ساحل تمہاری شادی کا کیا ارادہ ہے کچھ نہیں ماہا بس گھر کے حالات ہی کچھ ایسے ہیں کہ ابھی مجھ پر بہت ذمہ داریاں ہیں ابھی میں شادی نہیں کر سکتا۔۔

کیوں کیا ہوا ساحل اگر کسی ہیلپ کی ضرورت ہے تو میں تمہاری مدد کر دیتی ہوں نہیں نہیں ماہا میں اتنا کما لیتا ہوں کہ میں اپنے ماں اور اپنی کزن کو کھلا سکوں ٹھیک ہے ساحل جیسا تم کہو جو تمہاری یہی خودداری پسند ہے ٹھیک ہے ساحل میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں۔۔

اچھا تو ساحل ہماری کمپنی میں جاب کرتا ہے تو چلو پھر ماہ ریڈی ہو جاؤ آفس جانے کے لیے تاکہ زیادہ سے زیادہ ساحل کے ساتھ ٹائم سپینڈ کر سکیں۔۔

میر بھیا سے بات کرنی ہوگی۔۔

میر بھیا میر بھیا کیا ہوا گڑیا میر بھیا میں گھر میں بور ہوتی رہتی ہوں تو میں نے آفس جانا شروع کرنا ہے اور آج ہماری گڑیا کو آفس کہاں سے یاد آگیا بس بھیا پلیز نا آپ مجھے منع تو نہیں کریں گے نا۔۔

میر تم نے دلاور بیگ کے بارے میں کیا سوچا ہے زین نے پوچھا۔۔

زین میرا بس چلے تو میں آج ہی دلاور بیگ کو مار دوں لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم زویا کو بھی اس کے باپ کے بارے میں پتہ چلے تاکہ اگر وہ مر بھی جائے تو زویا کو کوئی دکھ نہ ہو اب تمہیں ہی سب سے زیادہ پریشانی ہوگی زین تمہیں ہی زویا کو سنبھالنا ہوگا۔۔

لیکن میر میں ابھی اسے سچائی نہیں بتا سکتا وہ میری بات پر کبھی یقین نہیں کرے گی وقت آنے پر اس کے باپ کے منہ سے ہی سچائی اگلواؤں گا۔۔

زویا یار کہاں چلی گئی ہو پلیز واپس آ جاؤ میں نے تمہیں کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا پتہ نہیں تم کہاں چلی گئی ہو پلیز زویا زویا کہ تصویر دیکھ کر باتیں کر رہا تھا وہ تو اتنا خوش تھا کہ جلد ہی ذویا کے ساتھ شادی ہو جائے گی لیکن وہ تو اس سے دور ہو گئی تھی جب تم کو ڈھونڈ لوں گا تو تم کو اپنے پاس لے آوں گا کہیں نہیں جانے دوں گا آ ئی مس یو سو مچ ذویا۔۔

اہہہہہہ۔۔۔۔کہاں گئی میری بچی زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا کتوں تم لوگوں کو کس کام کے لیے رکھا ہے اتنے دن ہو گئے میری بیٹی کو غائب ہوئے تم لوگ کچھ کر ہی نہیں رہے پوری پولیس فورس لگا دی میں نے ڈھونڈنے میں وہ باتیں کر رہا تھا کہ اس کے موبائل کی کال نے خلل ڈالا۔

کون ہے۔۔

میر سلطان شاہ۔۔

کون میر سلطان شاہ میں کسی ایسے نام والے بندے کو میں نہیں جانتا تو وجاہت شاہ اور عثمان شاہ کو جو جانتے ہو گے نا۔۔

ان ناموں کی وجہ سے دلاور بیگ کے چہرے پر سایہ سا لہرایا تھا نہیں نہیں میں نہیں جانتا وجاہت عثمان شاہ کو۔۔

بہت جلد ان کی موت کا حساب دینا ہو گا تمہیں دلاور بیگ بہت جلد اور کھٹاک سے کال بند کر دی۔۔۔

ہیلو ہیلو اس کے چہرے پر پسینہ آگیا تھا تم لوگ جاؤ اور میری بیٹی کو ڈھونڈو۔۔

یہ یہ کہاں سے آ گے اتنے سالوں بعد مجھے لگا تھا کہ مر گئے ہوں گے وہ بچے۔۔

کہیں میں نے پاکستان ثنا کے غلطی تو نہیں کر دی نہیں نہیں میں ان سے ہار نہیں سکتا انہیں بھی برباد کر دوں گا لیکن اسے پتہ نہیں تھا کہ وقت ہر دفعہ ایک سا نہیں ہوتا ہر دفعہ جیت اس کی نہیں ہونی تھی وقت پلٹتا بھی ہے اور مات بھی دیتا ہے۔۔

کنگ مجھے جانے دے میں آپ کو وہ لڑکی لا کر دوں گا مجھے وہ لڑکے کسی بھی حال میں چاہیے جیسے بھی کرو اس بیسٹ کو مارو تباہ کر دو اسے بیسٹ نے میرے سارے اڈے ختم کر دیے۔۔

لڑکیاں ساری غائب کر دی کروڑوں کا نقصان کر دیا اور اب میری بیوٹی کوئی بھی چھین کر لے گیا نہیں اس دفعہ اسے جیتنے نہیں دوں گا جاؤ لڑکی لے کر واپس انا ورنہ تمہیں میں زندہ نہیں چھوڑوں گا اوکے باس ایک بہت ہی وفادار ادمی کو بھیجا تھا اس نے...

امی یہ لے میری پہلی تنخوا اور یہ میں اپ کے لیے ایک شال بھی لے کر آیا ہوں بیٹا اس کی کیا ضرورت تھی کیوں ضرورت نہیں تھی امی مجھے پتہ ہے ہماری ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اپ اپنی ضروری چیزیں نہیں لیتی۔۔

جیتے رہو بیٹا تم جیسی تو خوش قسمت والوں کو اولاد ملتی ہے امی ہانیہ کہاں ہے ہانیا باہر گئی ہے اپنی دوست کے ساتھ۔۔

بس بیٹا اب میری یہی دعا ہے کہ جلد سے جلد تم دونوں کی شادی کر دوں پھر سکون سے مر سکوں کیسی باتیں کر رہی ہیں اپ امی کچھ نہیں ہو گا آپ کو انشاءاللہ جاؤ بیٹا فریش ہو جاؤ پھر کھانا لگاتی ہوں ہانیہ تو باہر سے کھا کر آئے گی ہمیشہ وہ ایسے ہی کرتی ہے۔۔

علی یہ روز روز چھپ کر ملنا اچھی بات نہیں ہے تم کیوں نہیں سمجھتے اپنے گھر والوں کو لے کر کیوں نہیں آتے۔۔

ہانیہ میرے دو دوستوں کی ڈیتھ ہو گئی ہے بس اسی کے غم میں یہ بات ذہن سے نکل گئی او ہو وہ کیسے بس کسی نے دشمنی میں آ کر دونوں کو مار دیا تم لوگوں سے کس کی دشمنی ہو سکتی ہے۔۔۔

شاید کیا پتہ ان کے خاندانی دشمنی ہو اسی لیے اور تم پریشان نہیں ہو لیکن علی جتنی جلدی ہو سکے رشتہ لے کر آؤ ورنہ میری شادی اس ساحل سے کر دیں گے۔

ہانیہ تم ایسے کیوں نہیں کرتی ہم شادی کر لیتے ہیں گھر سے بھاگ کر۔۔

یہ یہ کیا کہہ رہے ہو علی میں ایسا نہیں کر سکتی جیسے بھی ہو وہ میری تائی امی ہے جنہوں نے میرا بہت خیال رکھا ہے میں ایسے ان کی عزت داؤ پر نہیں لگا سکتی۔۔۔

اور اگر میرے گھر والے نہ مانے تو علی تم انہیں مناؤں ناایک دفعہ تم کو حاصل کر لوں میری طرف سے بھاڑ میں جاؤ تم علی نے دل میں سوچا اوکے ٹھیک ہے میں کوشش کرتا

ہوں علی بھی کون سب سے سچی محبت کرتا رہا بس اسے اس کا جسم حاصل کرنا چاہتا تھا اسی لیے وہ اس کے ساتھ پیار کرناٹک کر رہا تھا۔۔

زویا سوئی ہوئی تھی اور زین اس کے پاس اس کے چہرے کو پیار بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا اس کی لٹل فیری سوتے ہوئے معصوم سی گڑیا لگ رہی تھی۔۔

اس کے ارمان مچھل رہے تھے لیکن وہ اس کی اجازت کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا تھا وہ اس پر جھکے اس کے ایک ایک نقش کو دیکھ رہا تھا کہ زویا کی آنکھ کھل گی اور اپنے اوپر زین کو دیکھ کر چیخنے لگی۔

ششششش۔۔۔
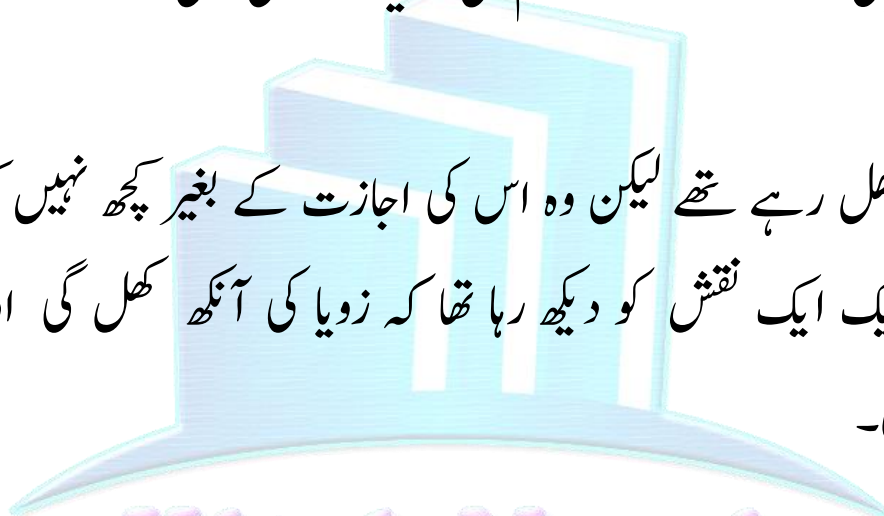
میں ہوں چونٹی زین نے شرارت کے موڈ میں اتے ہوئے کہا تم نے مجھے پھر سے چونٹی کہا ہاتھی کہیں کہ۔۔

وہ غصے سے اس پر جھپتی تھی۔۔۔

اگلے ہی لمحے نے زین اس کے دونوں بازو اپنی گرفت میں لے کر اس کی راہیں بند کر دی۔

ہٹو میرے اوپر سے ہاتھی۔۔

کتنے موٹے ہو تم۔ابھی وہ بول رہی تھی کہ زین نے اس کر لبوں پر لب رکھ دیے۔

I will you ... زین شاہ۔

But I love u little ferry.

اور یہ کہتے ہی اس کے ناف پر ہونٹ رکھ دیئے پھر چھوڑ کر اس کے اوپر سے اٹھ گیا۔۔

صبح کے سات بجے میر کی آنکھ کھلی تو انمول بے خبر سو رہی تھی۔۔سوتے ہوئے وہ میر کو کوئی پری ہی لگی تھی اایسے تو اس کا دل کیا کہ کوئی شدت بڑی گستاخی کر دے لیکن اس کو تنگ نہ ہونے کی وجہ سے اس پر جھکا۔

اٹھ جاؤ پرنسز

پلیز میر سونے دے نا پہلے ہی ساری رات اپ نے سونے نہیں دیا وہ کہہ کر دوبارہ سونے لگی تو میر نے اس کے لبوں پر لب رکھ دیا اس کو رات کی ٹون میں واپس آتا دیکھ کر ایک دھکا مار کر کپڑے لیے اور واش روم نے بھاگی۔۔

نیوی بلو کلر کے فراک میں اسے بہت نکھری نکھری خوبصورت سی لگی وہ شیشے کے سامنے ائی تو میر کی نظریں اسی پر تھی۔۔
اس نے کمر سے جکڑ اپنے ساتھ لاگا لیا۔

یہ---یہ کیا کر رہے ہیں میر۔

افففف کتنی معصوم ہو پرنسز۔۔

You are looking gorgeous my princess

دو ہفتے ہو گئے ہیں زویا کو غائب ہوئے پورا شہر چھان مارا ہے کہیں نہیں ملی دلاور کو ایک دم سے میر سلطان کا خیال ہے لیکن اس نے جھٹک دیا کہ نہیں اس نے اغواہ کیا ہوتا تو مجھے بتاتا۔۔
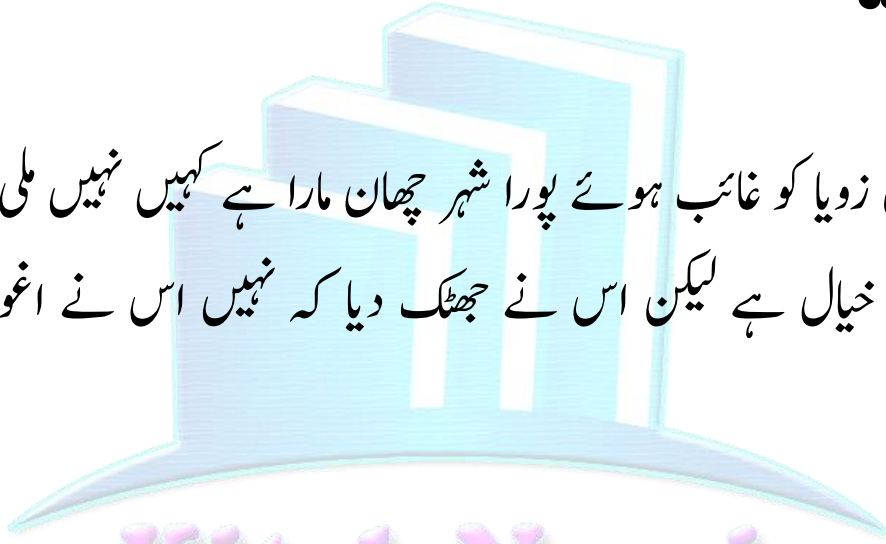
ماہا جیسے ہی آفس میں داخل ہوئی تو ساحل کو ڈھونڈنے لگی کچھ دیر ڈھونڈنے کے بعد اسے نظر آ ہی گیا مگر ایک لڑکی کے ساتھ وہ اس لڑکی کو کچھ سمجھا رہا تھا لیکن لڑکی کی نظریں فائل پر کم اور ساحل پر زیادہ تھی اسے غصہ تو بہت آیا اس نے اس لڑکی کے پاس جا کر جان بوجھ کر پانی کا گلاس اس پر گرا دیا او سوری غلطی سے ہو گیا۔۔

کیا بدتمیزی ہے یہ تمہیں نظر نہیں آتا تا میں کام کر رہی ہوں۔

۔ارے میم آپ سوری سوری مجھے لگا کوئی اور لڑکی ہے سوری۔۔
یہاں سے دفع ہو جاؤ اب۔۔

ارے ماہ آپ آپ یہاں کیسے میں بس ایسے ہی تمہارے لیے ہی تو آئی ہوں اس نے دل میں کہا ہاں ایسے ہی میں گھر میں بور ہو رہی تھی تو سوچا چکر لگا لیا کروں۔۔

اب تم کھڑی کیا منہ دیکھ رہی ہو

جاؤ یہاں سے جب میں ساحل کے پاس ہوں تو کوئی بھی مجھے اس کے نزدیک نظر نہ ائے اس نے غصے سے اس لڑکی کو کہا۔۔

ساحل یہ میرے بھائی کا آفس ہے تم میرے بھائی کے آفس میں ہی کام کرتے ہو کیا یہ اپ کا آفس ہے ہاں ہاں لیکن تمہیں اب کوئی بھی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں جو بھی مدد کی ضرورت ہو تم مجھے بتا دیا کرو

ٹھیک ہے میم۔۔

میم نہیں میں تمہاری پہلے دوست ہوں بعد میں باس ہوں مجھے ماہا ہی بولو گے ٹھیک ہے ماہ چلو آؤ افس میں جا کے بات کرتے ہیں۔۔

انمول تمہارے پاس موبائل ہے نہیں زویا کیوں اس زین نے مجھ سے موبائل لے لیا ہے مجھے پاپا کو بتانا ہے احمد کو بتانا ہے کہ اس نے مجھے یہاں قید کر کے رکھا ہوا ہے میرے پاس تھا لیکن میر نے لے لیا ہے اور گھر میں بھی کوئی لینڈ لائن نہیں ہے شاید ماہ کے پاس ہو ہاں وہ یونیورسٹی سے اتی ہے تو اس سے لے کر کرتی ہوں بات۔۔

تم بتاؤ میر بھیا اچھے تو ہیں نا ہاں زویا وہ بہت اچھے ہیں میرا بہت خیال رکھتے ہیں مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں تم بہت لکی ہو کہ تم کو میر بھیا جیسے شوہر ملا۔۔

اور مجھے اس ذین جیسا۔۔

زویا یار دیکھو میں جانتی ہوں جن حالات میں شادی ہوئی ہے لیکن اب وہ تمہارا شوہر ہے تم اگر قبول کر لو تو۔۔۔۔

نہیں انمول میں احمد سے پیار کرتی ہوں اسی سے شادی کروں گی مجھے جب موقع ملا میں یہاں سے بھاگ جاؤں گی۔۔

لیکن زویا...

تم نہیں سمجھ سکتی۔۔

اوکے اوکے زین بھیا تم کو خود ہی ہینڈل کر لیں گے تم میری دوست ہو یا زین کی چمچی۔۔۔

میں بس یہ چاہتی ہوں کہ تم خوش رہو اور زین بھیا کی آنکھوں میں میں نے تمہارے لیے پیار دیکھا ہے اور اب میں چاہتی ہوں کہ تم ہمیشہ میرے پاس رہو۔۔

مجھے اب کسی بھی طریقے سے ماہ سے موبائل لینا ہے اور پاپا کو کال کرنی ہے یار دیکھ لو اگر زین بھائی کو پتہ چل گیا تو او ہو کچھ نہیں ہوتا میں کر لوں گی ٹھیک ہے تم جانو اور زین بھائی۔۔

مجھے اب جلد سے جلد ساحل سے اپنے پیار کا اظہار کرنا ہو گا لیکن کیسے کوئی آئیڈیا سمجھ میں نہیں آ رہا۔

ہاں یہ ہو نا بات ماہ شاہ ایسا پرپوز کروں گی کہ وہ کبھی انکار ہی نہیں کر پائے گا اسے میرا ہونا ہو گا ساحل صرف ماہا شاہ کا ہے۔۔

وہ کمرے میں آئی تو سامنے ہی وہ شخص تھا جس سے شاید وہ نفرت کرتی تھی یا نہیں ابھی تک وہ جان نہیں پائی تھی اسے بس اتنا پتہ تھا کہ اس نے زبردستی شادی کی ہے اسے اپنے پاپا اور احمد کے پاس واپس جانا ہے ایک ہاتھ میں تکیہ لیے بے خبر سو رہا تھا وہ ادھر ادھر کچھ تلاش کر رہی تھی جلد ہی اس کی تلاش ختم ہوئی سامنے ہی زین کا موبائل نظر آیا..

زویا نے ایک گہری سانس خارج کی اور ہمت کرتی اس کے قریب آتے موبائل اٹھانے وہ جھکی تو اس کے سوتے ہوئے چہرے پر نظر پڑی خوف سے زویا کا دل دھک دھک کر رہا تھا یہ جلاد اٹھ گیا تو پھر تو اسی کمرے میں بند کر دے گا۔۔

سانس روک کے موبائل کو ہاتھ میں لیا اور جلدی سے کمرے سے باہر بھاگی شکر ہے جلاد اٹھا نہیں ورنہ پتہ نہیں کیا ہو جاتا۔

اس نے جلدی سے پاپا کو کال ملائیں لیکن اٹھا ہی نہیں رہے تھے اسی لیے اس نے احمد کو کال کی۔۔

ہیلو کون۔۔۔نیند سے بھری آواز آئی۔۔

احمد احمد میں ہوں زویا زویا تم تم کہاں ہو۔۔

میرے پاس اتنا ٹائم نہیں ہے بس پاپا کو بتا دینا کہ زین شاہ اور میر سلطان شاہ نے ہی مجھے ایک اغواہ کیا ہے پلیز مجھے یہاں سے آ کر لے جائیں تم تم پریشان نہ ہو زویا تم ٹھیک ہو نا۔۔

ہاں احمد میں ٹھیک ہوں تم لوگ کل آ جانا پلیز مجھے اور یہاں نہیں رہنا اور یہاں اب کال نا کرنا پلیز۔۔

جلدی سے کال بند کر دی اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا اسے وہاں موبائل واپس رکھنا تھا۔۔

اس کے تکیے کے نیچے موبائل رکھنے لگی تو ہاتھ باہر نکالا اور واپسی کے لیے گومی تو خوف سے چیخ نکلی زین نے ایک ہی جھٹکے سے اسے خود کے قریب کیا..

لٹل فیری ہم سوتے ہوئے بھی آنکھیں کھلی رکھتے ہیں کیا کر رہی تھی تم اور زویا نے شکر کیا کہ زین نے بات کرتے ہوئے نہیں دیکھا موبائل لینے آئی تھی تم کیا اتنی بے وقوف ہو جو آسانی سے چوری کر کے نکل جاؤ گی۔۔

اس پر مکمل جھکا خمار سے بھاری آواز میں اسے دیکھتا ہوا بولا۔۔

اس کی آنکھوں میں صرف زویا کہ محبت ہی محبت تھی جو کہ زویا بھی دیکھ رہی تھی زویا کی قربت اسے بہکا رہی تھی اوپر سے جائز ملکیت اس بات کا احساس ہوتے ہی زین سب کچھ بھول کر اس پر جھکا اور ایک ایک نقش کو اپنے ہونٹوں سے چھونے لگا۔۔

زویا مسلسل مزاحمت کر رہی تھی لیکن وہ تھا کہ چھوڑنے کو تیار ہی نہیں تھا چھوڑو مجھے جنگلی انسان اس کے چھوڑتے ہوئے غصے اور شرم سے تیز تیز سانس لیتے کہنے لگی۔۔

اب کی بار زویا اسے نفرت اور غصے سے دیکھنے لگی۔۔

کیوں آئی تھی لٹل فیری میرے پاس اب کی بار زین تحمل سے پوچھا۔۔

جانتا تھا وہ سکون سے بیٹھنے والوں میں سے نہیں ضرور اس کے دماغ میں کچھ چل رہا تھا میں تمہارا موبائل لینے ائی تھی وہ بنا ڈرے بولی۔۔۔

موبائل کیوں۔۔

تا کہ میں اپنے پاپا کو کال کر سکو اور یہاں آ کر مجھے اس قید سے لے جائے۔۔تم جیسے جنگلی کی قید سے اور۔۔۔۔۔۔

باقی کے آلفاظ منہ میں تھے ذین اس کے ہونٹوں پر دوبارہ سے جھکا تھا۔۔

آج کے بعد جانے من کوئی فضول الفاظ منہ سے نہ نکالنا اب تم بھول جاؤ کہ تم میری قید سے باہر جا سکتی ہو اب تمہیں ساری زندگی یہاں ہی رہنا ہے چاہے تمہارا باپ آ جائے یا کوئی تمہارا عاشق۔۔

آج تک کوئی پیدا نہیں ہوا کہ جو زین کی اجازت کے بغیر اس کی ملکیت کو لے جائیں تو تم تو پھر میری محبت میرا عشق ہو۔۔

مجھے تم سے نفرت ہے میں جیسے بھی کر کے چلی جاؤں گی سمجھے تم اب چھوڑو مجھے سونا ہے۔۔

تو وہ اس کے ساتھ ہی بیڈ پر لیٹ گیا اور لیٹتے ہی ذویا کو اپنی طرف کھینچا اور اپنے سینے پر سر رکھ کر سلانے لگا۔۔

مجھے یہ عادت مت ڈالو تم یہ سب کر کے مجھے خود سے محبت نہیں کروا سکتے تم مجھے بس طلاق دو میں احمد سے شادی کروں گی۔۔

زین نے اسے بالوں سے دبوچ کر اپنے سامنے کیا اور بولا۔۔

لٹل فیری تم صرف میری ہو تم میرا عشق ہو تمہارا عشق بھی میں ہی ہونا چاہیے ورنہ زبردستی عشق کرواؤں گا تم سے۔

اور جو طریقہ میں اپناؤں گا نا اور تم سہ نہیں پاؤ گے اس کے ماتھے پر بوسہ دے کر خود بھی سو گیا اور زویا تو اس کی شدت پسندی دیکھ رہی تھی کوئی اتنا پیار بھی کرتا ہے۔۔

آج میں تم کو پروپوز کروں گی ساحل مجھے یقین ہے تم انکار نہیں کرو گے اگر انکار کر دیا تو وہ پریشانی سے سوچنے لگی۔۔

نہیں انکار کر بھی دیا تو اسے میرا ہی ہونا ہے لیکن میں یہ کیوں سوچ رہی ہوں اچھا اچھا سوچنا چاہیے۔۔

صبح کے ابھی 10 ہی بجے تھے احمد دلاور بیگ کے پاس آیا انکل کہاں ہیں اس نے وہاں کے ملازم سے پوچھا صاحب تو اپنے کمرے میں ہیں وہ بھاگتا ہوا دلاور کے کمرے میں آیا۔۔

انکل انکل
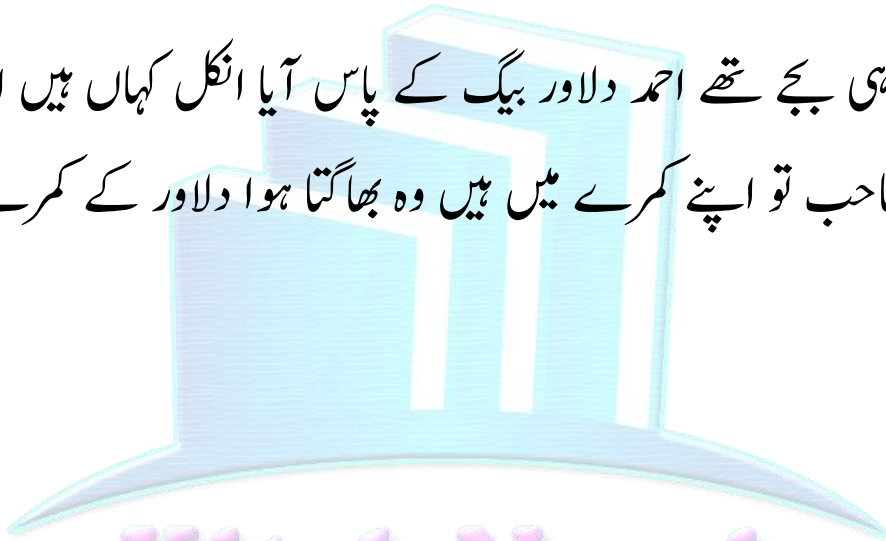
کیا ہوا احمد بیٹا انکل مجھے کل زویا کہ کال آئی تھی۔۔

زویا کی انہوں نے حیرانی سے پوچھا ہاں انکل زویا کی وہ کہہ رہی تھی کہ اس نے کس سے چپ کر کال کی تھی کہ رہی تھی کسی میر سلطان شاہ زین شاہ نے اسے اغواہ کیا ہے۔۔

کیا میر سلطان شاہ نے انہوں نے پریشانی سے سوچا انکل کیا آپ جانتے ہیں انہیں وہ کاروبار دشمنی ہے اسے لیے اغواہ کیا ہو گا۔۔

انکل آپ نے پہلے کیوں نہیں سوچا اس بارے میں انکل چلے نہ چلتے ہیں ہاں بیٹا چلو میں اپنی بیٹی کو لے کر آؤں گا ان سے۔۔

صبح وہ اٹھی تو زین کو سویا ہوا دیکھا اس نے زین کو دیکھا تو وہ سویا ہوا بہت پیارا لگ رہا تھا کاش تم نے مجھ سے زبردستی شادی نہ کی ہوتی وہ بڑبڑائی تھی۔۔

تو زین نے ایک جھٹکے سے اسے کھینچ کر اپنے اوپر گرایا زبردستی شادی نہ کرتا تو تم لنگور سے شادی کر لیتی اور مجھ سے دور ہو جاتی۔۔

زویا کیا تم کو میری آنکھوں میں اپنے لیے پیار نہیں نظر آتا۔۔

زین چھوڑو مجھے فریش ہونا۔۔اس نے تنگ آکر کہا۔۔

تو زین بھی سیریس ہو گیا اور اسے چھوڑ دیا..

اوکے جاؤ..

فریش ہو کر باہر آئی تو شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر تیار ہونے لگی پاپا آج آپ آ جائیں مجھے یہاں سے لے جائے ورنہ مجھے ڈر ہے کہ میں کسی دن اس سے پیار نہ کرنے لگ جاؤں اور احمد کے ساتھ دھوکہ نہیں کرنا چاہتی میں۔۔
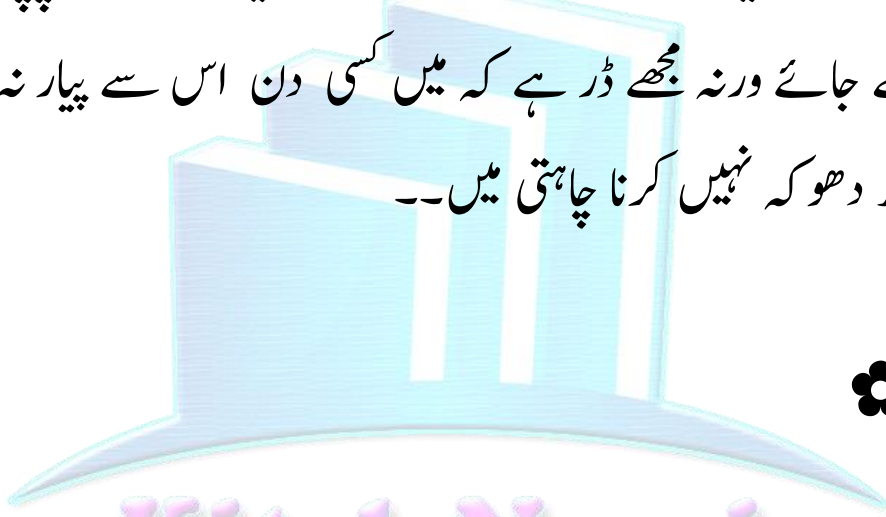
میر اٹھے نہ کتنا سوتے ہیں

آپ جان میر میری پرنسز تم سونے ہی کب دیتی ہو.

میررر میں نے کب آپ کو سونے نہی دیا ساری رات تو آپ مجھے سونے نہی دیسے اور اب سارا الزام مجھ پھر لگا رہے ہے انمول منہ بنا

کر بولی

ہاں کیونکہ تم میں نشہ ہی ایسا ہے کہ ساری رات اس نشے میں بہکتا رہتا ہوں وہ تو میر کی بے باک باتوں سے سرخ ہوتے ہوئے فریش ہونے کو بھاگی۔۔

ابھی سب ناشتہ کر رہے تھے کہ دلاور بیگ اور احمد آگئے۔۔

زویا زویا کہاں ہو بیٹا زویا کو اپنے پاپا کی آواز سن کر کھڑی ہو گئی تھی اس ادثمی کی آواز سن کر میر کے غصے سے رگیں پھول گئی تھی ذین نے زویا کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا اور باہر لے آیا پیچھے میر اور انمول اور ماہ بھی آگئی۔۔۔

پاپا زویا بیٹے یہاں آؤ یہاں زویا میں تم کو لینے آیا ہوں چلو یہاں آؤ۔۔

خبردار زویا اگر تم نے ایک قدم بھی اپنے باپ کے اس لڑکے کی طرف بڑھایا تو بہت برا پیش آؤں گا۔۔

چھوڑو مجھے زین مجھے جانا ہے پاپا کے پاس۔۔

زین نے کھینچ کر ایک تھپڑ مارا کہا ہے نا یہاں سے تم میری مرضی کے بغیر نہیں جا سکتی اس نے غصے میں آ کر تھپڑ تو مار دیا تھا لیکن زویا نے اسے بے یقین نظروں سے دیکھا کہ وہ کیسے اس پر ہاتھ اٹھا سکتا ہے اچھا تو رات کو تم نے موبائل سے اپنے اس یار کو کال کی تھی تو وہ تمہیں لینے آ گیا۔۔۔

چھوڑ دو زین اسے تم نے زبردستی اپنے پاس رکھ رہے ہو تم چپ کرو یہ میاں بیوی کا معاملہ ہے تم بیچ میں نا بولو۔۔

میاں بیوی پاپا اس نے مجھ سے زبردستی نکاح کیا تھا۔۔

احمد نے آگے بڑھ کر زویا کا ہاتھ پکڑنا چاہا تو زین نے اسے گھونسا مارا خبردار میری بیوی کو ہاتھ لگایا تو زین اپنے کمرے میں گیا تو اپنی پسٹل لے آیا اور اتے ہی احمد کے بازو پر گولی ماری جو اس کے بازو کو چھو کر گزری تھی۔۔

زویا کی چیخ نکلی۔

اب اگر میری بیوی کا ہاتھ پکڑنے کی غلطی کی تو ہاتھ ہی کاٹ دوں گا۔۔

زویا بھاگ کر احمد کے پاس گئ اور اسے پکڑا احمد تم ٹھیک تو ہو نا دلاور بیگ نے غصے سے زین اور میر کو دیکھا دیکھ لوں گا تم سب کو۔۔

دلاور کی ابھی تک انمول پر نظر نہیں پڑی تھی انمول تم کمرے میں جاؤ تو انمول ڈر کر کمرے میں بھاگ گئی دلاور بھی زین کی طرف بڑھے اسے مارنے کے لیے لیکن میر بیچ میں آگیا نانا دلاور اب ہم وہ چھوٹے بچے نہیں رہے کہ اپ ہمیں کچھ بھی کر سکیں اب ہمیں ہاتھ لگایا تو ہاتھ کاٹ دیں گے۔۔

زویا تو میر اور زین کو اپنے باپ کے ساتھ ایسے بات کرتا دیکھ کر نفرت سے زین کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ جو احمد کا بازو پکڑے کھڑی تھی زین اس کے پاس آیا زویا اس کا ہاتھ چھوڑو ورنہ اس پسٹل کی ساری کی ساری گولیاں اس کے سینے میں اتار دوں گا تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس کا ہاتھ پکڑنے کی
تو زویا نے ڈر کی وجہ سے جلدی سے احمد کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔

دفعہ ہو جو یہاں سے تم لوگ اور زویا کہیں نہیں جائے گی یہ اب میری بیوی ہے یہاں ہی رہے گی۔۔۔

چلو احمد انہیں بعد میں دیکھ لیں گے ابھی تم کو ہاسپٹل لے کر چلتے ہیں اپنا خیال رکھنا زویا تم اور یہ کہہ کر چلے گئے۔۔۔

زویا نیچے بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی نفرت کرتی ہوں میں تم سے زین نفرت غصے سے اٹھ کر اس کا گریبان پکڑا تم کیا سمجھتے ہو میں یہاں رہوں گی تو یہ تمہاری بھول ہے میں یہاں سے بھاگ جاؤں گی۔۔۔

تم یہاں سے بھاگ کر دکھاؤ ٹانگیں توڑ کر رکھ دوں گا۔۔

زین نے اپنا گریبان چھڑوایا اور کمرے میں چلا گیا۔۔۔

زین کمرے میں آیا تو غصے سے اس کے رگیں پھولی ہوئی تھی ایسا
لگ رہا تھا اس کے دماغ کی کوئی نس پھٹ جائے گی اپنے لیے اپنی لٹل فیری کی آنکھوں میں نفرت دیکھ کر وہ جیسے ٹوٹ گیا تھا۔۔
آج وہ پاگل ہونے لگا تھا اس کا اندر کا جنونی جانور جاگ گیا تھا بہت بڑی غلطی کر دی تم نے زویا بہت بڑی تم نے میری بیوی ہو کر میرے نکاح میں ہو کر کسے کسی دوسرے کے بارے میں سوچا ہمت کیسے ہوئی تمہاری۔۔

زین شاہ اپنی کسی معمولی سی چیز میں شراکت برداشت نہیں کرتا تم کیسے اپنی سوچو میں کسی کو بھی لے آنے کی اجازت دے سکتی ہوں۔۔

اب تمہیں بتانا ہوگا کہ تم کس کی امانت ہو اور تم پر تم سے بھی زیادہ کس کا حق ہے اس کی ایک ایک ہاتھ کی نسیں ابھری ہوئی تھی لال انگارہ انکھوں میں زویا کا عکس سمائے اس سے مخاطب تھا۔۔

اس نے زین کو اتنا کچھ تو کہہ دیا تھا لیکن اب اسے ڈر لگ رہا تھا اس سے وہ اس کے ساتھ کیا کرے گا وہ ڈر کے مار باہر لان میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔

ماہا کچن میں پانی پینے آئی تو زویا کو باہر بیٹھا دیکھا کیا ہوا بھابھی ایسے کیوں بیٹھی ماہ یار تمہارے جلاد بھائی سے ڈر لگ رہا ہے کیا کروں۔۔

ہاہا زویا یہ تو اب آپ کو ان کو جلاد بنانے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا کہ آپ کو پتہ ہے نا وہ اپ کے لیے کتنے پوزیسو ہیں پھر بھی آپ نے اپنے باپ کو بلا لیا اور اپنے دوست کو بھی۔۔۔

ماہ تم بتاؤ اگر تم میری جگہ پر ہوتی تو کیا کرتی زویا میں اپنی قسمت سمجھ کر قبول کر لیتی آپ خوش قسمت ہیں کہ زین بھیا جیسے پیار کرنے والا آپ کو ملا ہے۔۔

ماہ تم یہاں کیا کر رہی ہو وہ جو ابھی باتیں کر رہی تھی پیچھے سے زین کی آواز سن کر زویا کا دل حلق میں آگیا تھا بھائی میں بس پانی پینے آئی تھی۔۔

اپنی بھابھی کو بولو میں انتظار کر رہا ہوں کمرے میں بھیجو اسے باتیں ختم ہو گئی ہوں تو اور یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔۔۔

چلو جاؤ زویا اب آپ کو خود ہی کچھ کرنا ہو گا مجھے ڈر لگ رہا ہے ماہ ارے زویا وہ کھا تو نہیں جائے گا چلیں اٹھے ورنہ وہ اٹھا کر لے جائیں گے۔۔

ٹھیک ہے میں جاتی ہوں میرے لیے دعا کرنا زویا کمرے میں آئی تو ذین کو بیڈ پر لیٹے دیکھا۔۔

آیئے آیئے بیگم فرصت مل گئی آنے کی وہ تو زین کا نارمل انداز دیکھ رہی تھی۔۔

یہاں آؤ۔۔
میں نے کہا یہاں آؤ۔۔

وہ اسے وہاں کھڑا کر دھاڑا تھا۔۔

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اس کے پاس گئی تو ذین نے بازو سے کھینچ کر اپنے اوپر گرایا کیا کہہ رہی تھی میں گھٹیا ہوں ہوس کا پجاری ہوں جو احمد سے تم کو چھین لیا۔۔

مم۔۔۔۔میں ایسے ہی کہہ دیا وہ ڈرتے ہوئے بولی۔۔

تمہیں پتہ ہے لٹل فیری میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں لیکن ان باتوں کی وجہ سے تم نے مجھے بہت ہرٹ کیا ہے ایک دفعہ میرا دل کیا کہ میں تم پر اپنا حق جماؤں تم کو بتاؤں کہ تم پر میرا حق ہے۔۔

لیکن میں تم سے محبت کرتا ہوں اسی لیے عزت بھی کرتا ہوں کبھی تمہاری اجازت کے بغیر ہاتھ نہیں لگاؤں گا۔۔

تم مجھ سے محبت نہیں کرتی نہ کرو لیکن مجھے چھوڑ کر جانے کی بات آئندہ نہ کرنا ورنہ تم میرا وہ روپ دیکھو گی جو تم سہ نہیں پاؤ گی جب میں مر جاؤں نا بے شک پھر تم چلی جانا احمد کے پاس لیکن میرے جیتے جی ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔

ایک دفعہ تو زویا کا دل کیا اس کی محبت پر ایمان لے آئے لیکن آج اس کے پاپا کے ساتھ بدتمیزی اور احمد کا گولی مارنے کی وجہ سے ڈر گئی تھی اور نفرت ہوتی جا رہی تھی۔۔

مم مجھے نیند آئی ہے ذین۔۔

نیند آئی ہے میرے پاس نیند بھگانے کا طریقہ ہے وہ کہہ کر جھکنے ہی والا تھا کہ زویا جلدی سے اٹھنا چاہا زین کے ایک جھٹکے سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالا اور خود کے قریب کیا چھوڑو مجھے سونا ہے زین نے اس کی سبز آنکھوں پر بوسہ دیا اور پھر اس کے لبوں پر لب رکھ دیا۔۔۔

وہ باقاعدہ خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہے تھی۔۔

مائے لٹل فیری تم کو پتہ ہے مجھ سے دور جانا تمہارے بس کی بات نہیں۔۔۔

وہ خمار آلود لہجے میں بولا۔۔

یہ کہتے ہوئے پھر سے لبوں پر جھکا تھا زویا نے تڑپ کر اس کی شرٹ کو مضبوطی سے پکڑا کیونکہ اس دفعہ اس میں جنون تھا تھوڑی دیر بعد رحم آتے اسے چھوڑا تھا اور اپنے ساتھ لٹا کر اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا۔۔

سو جاب لٹل فیری۔۔

کیا ہے یہ شخص۔شاید ہی میں اس کی محبت اور اس کی شدتوں کو سمجھ پاؤں گی۔۔پل میں تولہ پل میں ماشہ۔۔۔

ماہ آفس گئی تو کافی دیر ساحل کا انتظار کرتی رہی لیکن جب کافی دیر ہو گی ساحل نہیں ایا تو اس نے ساحل کو کال کی جو کہ کئی دفعہ کرنے کے باوجود بھی اس نے نہیں اٹھائی کیا پتہ اس کی طبیعت خراب ہو مجھے جانا چاہیے اس کے گھر لیکن اس کے گھر والوں نے مجھے پہچان لیا۔۔۔

نہیں نہیں انہوں ساحل کو بتا دیا تو نہیں نہیں کل تک کا انتظار کرتی ہوں کل میں خود ساحل کو کال کر کے بلاؤں گی اور پرپوز کروں گی سوچتے ہوئے اسے نہیں پتہ تھا کہ اس کا دل ٹوٹنے والا ہے۔۔۔۔

انمول نے آج خود میر کے پسند کا کھانا بنایا تھا جس کی خوشبو میر کو آفس سے اپنے گھر لے ائی تھی انمول نے کال کر کے بتایا تھا کہ آج آپ کی فیورٹ ڈش بنا رہی ہوں۔۔

جب میر نے بریانی کا ایک چمچ منہ میں ڈالا تو اس نے انمول کی طرف دیکھا۔۔

کیا ہوا۔۔اچھی نہیں بنی۔۔۔

واؤ پرنسز اتنا اچھا کھانا بنایا ہے کہاں سے سیکھا تم نے کھانا بنانا وہ خوش ہوتے ہوئے بولا۔۔

انمول نے شکر ادا کیا کہ اچھے بن گئے کیونکہ اسے خود بھی بریانی بہت پسند تھی تو اپنی ماما سے سیکھ لیے تھی۔۔

اس کا انعام تو بنتا ہے نا چلو آج میں اپنے پرنسز کو شاپنگ پر لے کر جاؤں گا چلو ریڈی ہو جو تو وہ خوش ہوتے ہوئے ریڈی ہونے چلی گئی۔۔۔

زویا ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اپنی بالوں پر برش کر رہی تھی اور ساتھ میں یہاں سے نکلنے کا سوچ رہے تھی اس کو پتہ نہیں چلا زین کب آیا۔۔

زویا۔۔۔

وہ پھر بھی نا بولی۔۔
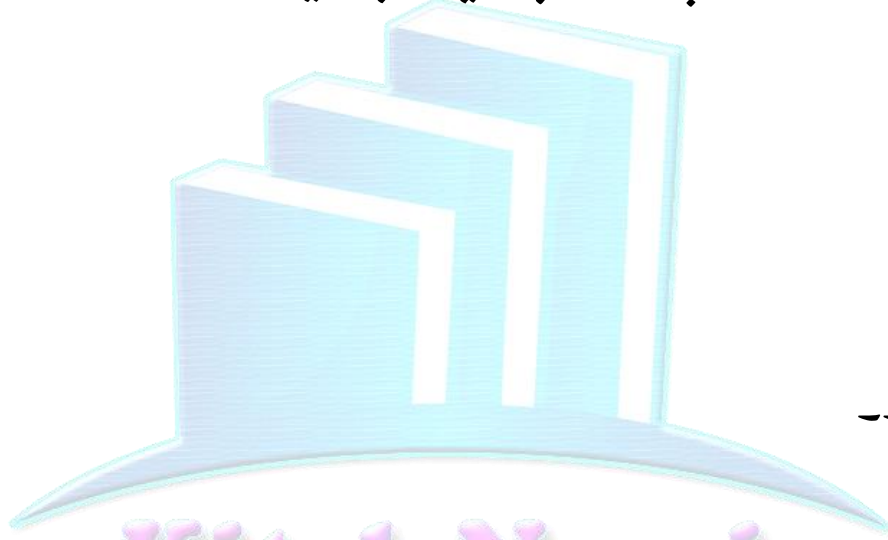
زویا اس نے اسے جھنجورا۔۔

جی جی۔۔۔کیا ہوا۔۔

مجھ سے محبت کب کرو گی زین نے مایوس والے انداز سے کہا۔۔

یہ سوال سن کر تو زویا کو غصہ آیا ایک تو اس سے اس کی محبت چھین لی اور اب پوچھ رہا ہے کب پیار کرو گی۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں تم سے پیار کروں گی نہیں تم مر بھی جاؤ تو میں تم سے کبھی پیار نہیں کروں گی۔۔

تو پھر دعا کرو کہ میں مر جاؤں زین زویا کی باتوں سے ہرٹ ہوا تھا لیکن وہ اس پر غصہ نہیں کرنا چاہتا تھا اسے لیے خاموشی سے چلا گیا۔۔

زویا کو دکھ ہوا تھا کی اس نے ایسے بات کیوں کی۔۔

میر میں تیار ہو چلے۔۔

او سوری پرنسس مجھے بہت ضروری کام آگیا ہے آئی ایم۔سوری لیکن پکا وعدہ کل لے کر جاؤں گا ناراض نہیں ہونا۔۔

میر کو کسی نے بتایا تھا کہ کنگ پھر سے لڑکیوں کو بیچ رہا ہے اور وہ ٹرک جس راستے سے گزرنا تھا میر کو پتہ چل گیا تھا اس لیے اس لڑکیوں کو بچانا تھا۔۔

کوئی بات نہیں میر۔۔آپ کام ختم کر کے پھر کل چلے گے۔۔

اوکے پرنسس میر انمول کے ماتھے پھر لب رکھ کر چلا جاتا ہے

بیٹا میں نے سوچا ہے اب تمہاری اور ہانیہ کی شادی جلدی سے کر دوں اج ساجدہ بیگم کی طبیعت اچانک سے خراب ہو گئی تھی جس کی وجہ سے ساحل انہیں ہاسپٹل لے آیا تھا اس کی وجہ سے ساحل یونیورسٹی اور جاب پر بھی نہیں جا سکا۔

ہم لیکن امی ہانیہ بھی راضی نہیں ہے میں اسے راضی کر لوں گی بیٹا جیسے آپ کی مرضی امی۔۔

لیکن ہانیہ کے ساتھ زبردستی کوئی نہیں کرے گا۔۔

زین باہر گیا تو اس نے سائیڈ ٹیبل پر موبائل دیکھا تو اس کی آنکھیں چمکی تھیں جلدی سے موبائل اٹھایا اس کا نصیب اچھا تھا کہ پاسورڈ نہیں لگا تھا احمد کا حال پوچھتی ہوں پورا نمبر ڈائل کرنے کے بعد اس نے کال کی احمد نے پہلے ہی بیڈ پر کال اٹھا لی۔۔

احمد احمد تم ٹھیک تو ہونا زویا یہ تم کس کے موبائل سے کال کی ہے وہ سب چھوڑو تم بتاؤ پاپا اور تم ٹھیک ہو نا۔۔

مجھے لے جاؤ یہاں سے احمد۔۔

میں بہت جلد تم کو لے جاؤں گا زویا بس تم اس انسان سے دور رہنا۔۔

کس سے بات ہو رہی ہو بیگم اس نے زین کی آواز سنی تو سانس لینا بھول گئی۔۔

اس نے مڑ کر دیکھا تو ذین کے چہرے پر سنجیدگی دیکھ کر سمجھ گئی وہ سب کچھ سن چکا ہے۔

ممم۔میں۔۔

ہیلو ہیلو احمد کی آواز باہر تک آ رہی تھی اوہ تو اپنے یار سے بات کر رہی ہوں زین کی آنکھیں لال انگارا ہوئی تھی۔۔

زین نے زویا کے ہاتھ سے موبائل چھینا اور پوری قوت سے دیوار سے مارا تو زین کو دیکھ کر ڈر رہی تھی۔۔

بہت شوق ہے تمہیں نہ محرم کے پاس جانے کا شوہر کے ہوتے ہوئے شاید میں نے اپنے حقوق پورے نہیں کی اس لیے تمہیں شوق ہو رہا ہے تو چلو آج رات تیار رہنا تو تمہارے حقوق بھی پورے کر دوں گا۔۔

اس نے غصے سے کہا۔۔

زین پلیز غلطی ہو گئی۔۔

تم نے مجھے بہت ایزی لیا ہے زویا تم اس قابل نہیں کہ میں تم سے محبت کروں یہ سن کر زویا کو نہ جانے کیوں برا لگا تھا۔۔

پلیز زین آئندہ نہیں کروں گی وہ روتے ہوئے کہنے لگی۔۔

چپ بلکل چپ۔۔

ایک آنسو بھی باہر گرا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔

آج سے تم میرا ہر کام کرو ہر کام کا مطلب ہر کام یہ تمہاری سزا ہے۔۔

لیکن میں آج تک کوئی کام نہیں کیا ہے۔۔

لیکن اب تم کرو گی آئی سمجھ یا سمجھاؤں اس نے غصے سے کہا۔۔

جی جی آگئی سمجھ اور پھر آج رات کے لئے تیار رہنا تمہارے حقوق میں دوں گا تاکہ نہ محرم کا خیال نا آ سکے تمہارے دل میں اور دماغ میں۔۔

یہ کہہ کر وہ چلا گیا
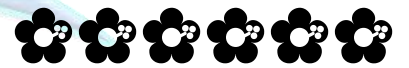
میر نے زین کے ساتھ مل کر کنگ کے سارے ٹرک تباہ کر دیے تھے اور لڑکیوں کو بھی بچا لیا تھا اس نے پھر سے کنگ کا کروڑوں کا نقصان کیا تھا۔۔

پوری قوت سے اس نے شیشے کا گلاس اٹھا کر دیوار سے مارا تھا جب اسے پتہ چلنا کہ بیسٹ نے پھر سے اس کا نقصان کروایا ہے نہیں چھوڑوں گا تمہیں نہیں چھوڑوں گا ایک دفعہ پتہ چل جائے تم کون ہو کہاں سے آتے ہو۔۔

تم لوگ کیا میرا منہ دیکھ رہے ہو جاؤ کسی لڑکی کا انتظام کرو جب تک میری بیوٹی میرے پاس نہیں اتی ان سے ہی گزارا کرنے پڑے گا۔۔

اوکے کنگ۔۔

بیسٹ تم کو نہیں چھوڑوں گا نہ ہی اس میر سلطان شاہ کو۔۔

دلاور بیگ عرف کنگ نام ہے میرا۔۔

ہاہا ہاہا ہاہا ہاہا ہاہا۔۔۔

پلیز تم لوگ چھوڑو مجھے پلیز انکل مجھے چھوڑ دیں آپ کے بھی تو کوئی بیٹی ہو گی نا۔۔

بکواس بند کرو میری بیٹی ہے لیکن اسے میں کچھ نہیں ہونے دوں اس ذین شاہ سے بھی چھڑوا کر ہی رہوں گا۔

اس نے غصے سے کہا۔۔

✿✿✿✿✿✿

ماہ نے ساحل کو کال کی کہ تو ساحل نے اٹھا ہی لیا ساحل مجھے تم سے ملنا ہے کیوں خیریت ماہ آپ کیوں ملنا چاہتی ہیں۔

کیا ساحل اب میں تم سے کہیں مل بھی نہیں سکتی

نہیں نہیں ایسی بات نہیں ہے او شرمندہ ہوتے ہوئے بولا

چلو ٹھیک ہے پھر تم کل دن دو بجے ریسٹورنٹ میں ملنا میں تم کو ایڈریس سینڈ کر دیتی ہوں

اوکے ٹھیک ہے۔۔

ماہ نے خوش ہوتے ہیں کال بند کر دی۔۔

میر آج چلیں نا شاپنگ پر چلتے ہیں انمول نے لاڈ سے کہا اوکے پرنسز تھوڑا سا کام رہ گیا ہے وہ کر کے چلتے ہیں۔۔

نہیں نہیں میر آپ نے کل بھی وعدہ کیا تھا اب ابھی اٹھے اور میرے ساتھ چلیں ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گی اور آپ سے کبھی بات نہیں کروں گی آپ کو چھوڑ کر چلی جاؤں گی۔۔۔

اس کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی ابھی کہ میر نے انمول کے بالوں کو دبوچ کر اپنے پاس کیا.

کیا کہا پرنسس تم مجھے چھوڑ کر جاؤ گی تم ابھی مجھے جانتی نہیں ہو پرنسز اگر ائندہ مجھے چھوڑ جانے کی بات کی تو تم میرا وہ روپ دیکھو گی کہ روح کانپ جائے گی۔۔

ہوتی کون ہو مجھ سے بات نہ کرنے والی۔۔

میر میر میں مذاق کر رہی تھی میں بھلا کیوں آپ سے بات نہیں کروں گی چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے میر نے آہستہ سے اس کے بالوں کو چھوڑا اور اس کے ماتھے پر لمس چھوڑا جاؤ تیار ہو جاؤ چلتے ہیں پھر۔۔۔

او اوکے وہ جلدی سے بھاگ کر واش روم میں بند میر کو ذرا اچھا نہیں لگا تھا کہ اس کی پرنسز اس سے خوفزدہ ہو گئی تھی لیکن وہ بھی کیا کرتا ہوا اس کے دور ہونے کی بات پر ہی اپنا ضبط کھو بیٹھا تھا ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ انمول کی آواز سے ہوش میں آیا میں ریڈی ہو گئی ہوں۔۔

اوکے چلو۔۔

ماہا نے پورے ریسٹورنٹ کو سرخ گلاب اور غباروں سے سجایا ہوا تھا اب وہ بے چینی سے ساحل کا انتظار کر رہی تھی وہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی کہ اسے دروازے کے پاس ساحل اندر آتا ہوا دکھائی دیا۔

خوش ہو کر اس کے پاس گئی ساحل تو پورے ریسٹورنٹ کو سجا ہوا دیکھ کر اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔۔

ہیلو ساحل کیسے ہو میں ٹھیک ہوں ماہ مگر یہ سب۔۔

آؤ تو سہی بتاتی ہوں وہ اسے لے کر ٹیبل پر چلی گئی جو خاص کر پھولوں سے سجایا ہوا تھا بیٹھو۔۔

اور چیک کر بولی تو ساحل بھی بیٹھ گیا اب بتاؤ یہ سب کیا ہے ماہ وہ اب سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔

میر جو انمول کو شاپنگ کروا رہا تھا انمول کو اپنے اوپر کسی کی نظریں محسوس ہوئی جیسے اس کا کوئی پیچھا کر رہا ہے لیکن میر کے ساتھ ہونے پر اسے خطرہ محسوس نہیں ہوا۔

لیکن میر کو محسوس ہو گیا تھا کہ کوئی ان کا پیچھا کر رہا ہے وہ جو ایک شاپنگ مال کے بیس میں ہروین کی ڈیل کرنے آئے تھے کنگ کے لوگ انہوں نے وہاں انمول کو دیکھا تو جلدی سے کنگ کو کال کیا۔

کنگ ہم نے اس لڑکی کو دیکھا ہے اگے کیا حکم ہے اس کے خاص ادمی نے پوچھا پوچھ کیا رہے ہو مار دو اس لڑکے کو اور لڑکی کو لے آؤ۔۔

اوکے باس۔۔

اہہہہہ۔۔۔۔میری بیوٹی میرے پاس کب آئے گی دیکھو تمہارے بنا اب اپنے اپ کو ادھورا محسوس کرتا ہوں۔۔

ساحل مجھے نہیں پتہ کیسے کب لیکن میں تم کو پسند کرنے لگی ہوں پہلی ہی نظر میں تم مجھے پسند آگئے تھے وہ اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھی اور اور بولی کیا تم مجھ سے شادی کرو گے۔۔

ساحل تو اپنے دوست کے منہ سے یہ سب سن کر شاک میں چلا گیا اس نے تو کبھی ماہ کو اس نظر سے نہیں دیکھا تھا پھر کیوں یہ سب۔۔

دیکھیں ماہا یہ سب غلط ہے۔

کیوں غلط ہے میں تم کو پسند کرتی ہوں اور پرپوز کیا ہے تم سے شادی کرنا چاہتی ہوں اور یہ غلط کیوں ہے۔۔

ماہ میری منگنی بچپن سے ہی میری کزن ہانیہ سے ہو گئی ہے اور میں اس سے محبت کرتا ہوں میں اسی سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔

پلیز اپ یہ سب مت سوچیں۔۔

لیکن ساحل میں تم کو چاہتی ہوں جنون کی حد تک تم سے پیار کرتی ہوں۔۔

لیکن میں آپ کو پسند نہیں کرتا میں صرف اپ کو اپنا دوست سمجھتا ہوں میری امی کی بھی یہی خواہش ہے کہ ہانیہ سے ہی میری شادی ہو۔۔

لیکن ساحل۔۔

بس ماہا میں نے ہمیشہ اپ کو اچھا دوست مانا ہے لیکن آپ غلط راستے پر چل پڑی ہے۔۔

ماہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے دیکھیں ماہ میرا ارادہ اپ کو ہرٹ کرنے کا نہیں تھا اپ بہت اچھی ہیں لیکن میں اپ کے قابل نہیں ہوں اور اپ کو کوئی اور بہتر مل جائے گا

۔۔

وہ اٹھ کر باہر جانے لگا تو اس نے ساحل کا ہاتھ پکڑا۔۔

کیا تم واقعی اپنی کزن کو پسند کرتے ہو۔۔

میں پسند نہیں محبت کرتا ہوں اور میں اس سے شادی کروں گا۔۔

میں بھی تم سے محبت کرتی ہوں میں کیسے تمہارے بغیر رہوں گی۔۔

میں نے تو نہیں کہا تھا کہ مجھ سے محبت کریں ساحل نے کہا۔۔

وہ تو آج خود غرض ساحل سے مل رہی تھی۔۔

تم پلیز ہانیہ سے شادی نہ کرو میں تم سے ہانیہ سے بھی زیادہ محبت دوں گی مجھ سے زیادہ کوئی تم سے پیار نہیں کر سکتا پلیز ساحل مجھ سے شادی کر لو۔۔۔

وہ آج گڑگڑا رہی تھی جس کی ہر۔خواہش اس کے بھائیوں نے پوری کی تھی۔۔

وہ جو کبھی کسی کے سامنے نہیں جھکی تھی لوگوں کو اپنے آگے جھکاتی تھی آج اپنی محبت کے اگے جھک گئی تھی۔۔۔

پلیز ماہ آج کے بعد اپ مجھ سے نہ ملیں تو اچھا ہوگا اور اب میں جلد ہی ہانیہ سے شادی کروں گا ساحل ہانیہ تم کو دھوکہ دے رہی ہے وہ کسی اور کو پسند کرتی ہیں ہاں ہاں میں نے دیکھا وہ ہماری کلاس کا علی ہے نا اس کے ساتھ ایک ریسٹورنٹ میں دیکھا اس نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ کیا کہہ رہی ہیں اپ اپنی محبت حاصل کرنے کے لیے آپ اس پر الزام لگا رہے ہیں لیکن میں آپ کے کسی بات پر بھروسہ نہیں کروں گا میں جا رہا ہوں اپنا ہاتھ چھڑوا کر وہ تو چلا گیا۔۔

لیکن ماہ شاہ کو مار گیا تھا ماہ شاہ نے اپنا دل نکال کر اس کے پیروں میں رکھا تھا اور وہ بے حس خود غرض انسان اسے روندھ گیا تھا وہ چیختے ہوئے سارا غصہ اب سجاوٹ پر نکال رہی تھی۔۔

روتے ہوئے وہ ہوٹل سے نکلی اور گھر کی طرف گئی..

وہ جو مسلسل انمول کو پکڑنے اور میر کو مارنے کی کوشش کر رہا تھا وہ ابھی بندوق چلاتا کہ پیچھے سے کسی نے اس کی ناک پر رومال رکھا تھا اور وہ سیکنڈ میں بے ہوش ہوا تھا۔۔

میر نے زین کو فون کر دیا تھا کہ کوئی ان کا پیچھا کر رہا ہے تو انمول کے سامنے کچھ نہیں کر سکتا تھا اس لیے زین نے آ کر سنبھال لیا تھا۔۔

وہ شاپنگ کر کے گھر آئے زین زویا اور انمول میر سب لاونج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے انمول زویا کو اپنی شاپنگ دکھا رہی تھی کہ ماہ روتے ہوئے اندر داخل ہوئی اور کسی کو دیکھے بغیر کمرے میں چلی گئی سب پریشانی سے اس کے پیچھے گے۔

میر تو اپنی بہن کو اس حالت میں دیکھ کر پاگل ہو رہا تھا۔۔

ماہ ماہا کیا ہوا ہے دروازہ کھولو لیکن اس نے دروازہ نہیں کھولا تو مجبورا میر کو دروازہ توڑنا پڑا۔

اور اندر گیا تو ماہ زمین پر بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوے دیکھا۔

ماہا ماہا کیا ہوا ہے میری جان ماہ کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے بولا زین اور انمول زویا سب اسے پریشانی سے دیکھ رہے تھے۔۔

میر بھیا یہ عشق کتنی جان لیوا چیز ہوتی ہے مجھے ایسا لگ رہا ہے اگر وہ مجھے نہ ملا تو میں مر جاؤں گی۔

میر بھیا زین بھیا مجھے وہ لا دے مجھے ساحل چاہیے وہ اس کے سینے سے لگی روتے ہوئے بولی۔۔

میر نے اپنی آنکھیں بند کی ماہا میں نے کہا تھا اس لڑکے کی وجہ سے تمہاری انکھوں میں انسو ائے تو اسے میں اپنے ہاتھوں سے ماروں گا۔۔

زین نے زویا کی طرف دیکھ کر کہا یہ ایک طرفہ عشق بہت بری چیز ہوتی ہے برباد کر کے رکھ دیتی ہے زویا نے اپنی آنکھیں چرائی لیکن بولی کچھ نہیں۔۔

ماہ چپ کر جاؤ ورنہ ابھی اسے اٹھا کر لے آؤں گا تمہارے قدموں میں رکھ دوں گا۔۔

نہیں بھائی اس نے اپنے آنسو پوچھتے ہوئے بولا۔۔

اب جتنا رونا تھا رو لیا اس نے ماہا کو مارا ہے اور ماہا شاہ کو زندہ کیا ہے جو اپنی چیز کو حاصل کرنے کے لیے کوئی بھی حد پار کر سکتی ہے۔۔اب دیکھتے جائے میں کیا کرتی ہو۔۔

ساحل گھر آیا تو بہت پریشان تھا اسے ماہا سے یہ سب امید نہیں تھی اب اسے جلد سے جلد ہانی سے شادی کرنی تھی تاکہ ماہ کی غلط فہمی دور ہو سکے وہ اپنی امی کے کمرے میں گیا تو وہ نماز پڑھ رہی تھی۔۔

امی مجھے اپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔

کیا ہوا بیٹا سب ٹھیک ہیں نا۔۔

تو ساحل نے اپنی امی کو ماہا کی پوری کہانی بتا دی بیٹا اپ کو ایسے نہیں کرنا چاہیے تھا اسے ارام سے سمجھانا چاہیے تھا لیکن امی میں نے کبھی اسے اس نظر سے نہیں دیکھا۔

لیکن بیٹا یہ تو دلوں کی بات ہوتی ہے امی آپ اب جلدی سے ہانیہ سے شادی کی بات کریں --

ٹھیک ہے بیٹا پریشان نہ ہو میں آج ہی کرتی ہوں بات۔

ابھی کھانا لگا دے بہت بھوک لگی ہے۔

تم فریش ہو جاؤ میں کھانا لگاتی ہوں۔۔
ماہ کو بڑی مشکل سے کھانا کھلا کر اور دوا کھلا کر سلایا تھا سب ماہ کی وجہ سے بہت پریشان تھے اسی لیے میر و زین کے ذہن سے اس ادمی کا خیال نکل گیا تھا۔۔

ساجدہ بیگم نے ہانیہ سے بات کر لی تھی وہ مان ہی نہیں رہی تھی لیکن ساجدہ بیگم نے حالات کو مدنظر رکھ کر اسے منا لیا اور ہانیہ مان تو گئ تھی لیکن اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ شادی ساحل سے نہیں علی سے کرے گی گھر سے بھاگ جائے گی۔۔

صبح زین اٹھا تو زویا کو سوتے ہوئے پایا اس کے معصوم سے چہرے کو دیکھ رہا تھا..

زویا زویا اٹھو..

کیا مصیبت ہے سونے دو..

زویا تم اٹھتے ہو یا میں اپنے طریقے سے اٹھاؤں تو زویا جلدی سے اٹھ گئی اس کا طریقہ سہ نہیں پاتی تھی--

جلدی سے شرٹ پریس کرو مجھے جانا ہے دیر ہو رہی ہے اس نے بیزار سی شکل بنا کر کہا کون سی شرٹ پریس کرنی ہے--

تو زین نے جان بوجھ کر سارے کپڑوں کے الماری حراب کر دی اور سارے کپڑے باہر پھینک دیے سارے کمرے میں پھیلا دیا اور پھر اس میں سے ایک شرٹ ڈھونڈ کر اس نے زویا کو دی۔۔

اس نے شرٹ پہنی تو کہا کہ لٹل فیری یا سوٹ نہیں کر رہی تم دوسری پریس کر دو تو زویا پہلے ہی کمرہ دیکھ کر چکرا گئی تھی اور اب اسے تنگ کر رہا تھا۔۔

اس نے اسے تنگ کرنے کا ایک بھی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا زویا رونے والی ہو گئی۔

تو زین نے تنگ کرنے کا ارادہ چینج کر کے وہ کمرے سے چلا گیا ٹھیک ٹھاک سے تیار ہو کر ایا تو ایک دفعہ تو زویا بھی اسے دیکھتی رہ گئی۔۔

زین نے اسے اپنی طرف دیکھتے پایا تو اس کے سامنے چٹکی بجائی۔۔

کیا اتنا ہینڈسم لگ رہا ہو کہ مجھے دیکھتی جا رہی ہو۔۔

نہیں میں نہیں دیکھ رہی آئے تم اتنے ہینڈسم بندر کہیں کی..

تم چونٹی کہیں کی میری چھوٹی سی چونٹی..

چلو میں ایک گھنٹے تک آؤں گا مجھے روم بالکل صاف چاہیے مجھے گندگی پسند نہیں اور سارے کپڑے لپیٹ کر رکھنے ہیں۔

مجھ سے نہیں ہوگا یہ سب میں نہیں کروں گی اس نے بہادری سے کہا۔۔

اگر نہیں کیا تو سزا ملے گی لٹل فیری سوچ لو۔۔

کر رہی ہوں اس نے بگڑتے ہوئے تاثرات سے بولی۔

اور الماری کے پاس آئی وہ چلا گیا تو پیچھے سے رونے والی ہو گئی تھی اتنا کام کون کرواتا ہے وہ وہاں ہی روتے روتے سو گئی اسے پہلے ہی نیند آئی ہوئی تھی۔۔

وہ جیسے ہی کمرے میں آیا تو پورا کمرہ ویسے کا ویسا ہی تھا اس نے ادھر ادھر زویا کو ڈھونڈنے کی کوشش کی تو اسے کپڑوں کے ڈھیر میں سوتے ہوئے پایا چلتا ہوا اس کے پاس گیا سوتے ہوئے وہ بہت معصوم لگ رہے تھی۔۔

وہ اسے باہوں میں اٹھاتا بیڈ تک لایا اور باہر سے ملازمہ کو بلایا اور کہا کہ پورا کمرہ صاف کر دے ملازمہ کمرہ صاف کر کے چلی گئی تو زین زویا کے پاس آیا تو نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے لبوں پر جھک گیا اور اپنے اپ کو سیراب کرنے لگا۔۔

زویا کو اپنا سانس بند ہوتا ہوا محسوس ہوا تو وہ ہر بڑا کر اٹھ گئی ذرا سا کام کہہ دیا تھا تو تمہیں پھر سے نیند آگئی یہ چھوٹی سی سزا تھی جانم وہ جلدی سے بھاگ واش روم میں بند ہوئی تھی۔۔

تھوڑی دیر بعد تیار ہو کر باہر آئی تو زین نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا کیا کیا کر رہے ہیں یہ اس نے معصومیت سے کہا۔۔

ہائے یہ معصومیت میری کسی دن جان لے لے گی میری زین نے گھمبیر لہجے میں کہا۔۔

زویا اس کے انداز سے سٹپٹای تھی اور زین کو دیکھا تھا جو بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔

کی۔۔۔کیا بولے جا رہے ہو۔۔

کچھ نہیں چلو نیچے تمہیں بتاتا ہوں ناشتہ کرتے ہیں تو وہ شرافت سے بات مان گئی اور نیچے جانے لگی۔۔

ہائے تمہارے جیسی بیوی تو خوش نصیبوں کو ملتی ہے جانا۔۔

ہم اس لیے احمد سے اس کا اچھا نصیب چھین لیا احمد کا نام سنتے ہی زین کے لب سکڑے تھے آنکھوں میں ناگواریائی تھی وہ اسے لے کر ناشتہ کرنے چلا گیا۔۔

✿✿✿✿✿✿

میر اور انمول بھی اٹھ کر آگئے تھے لیکن ماہ نہیں آئی تھی میر ماہ کیسی ہے وہ کیوں نہیں آئی وہ ٹھیک ہو جائے گی انمول تم پریشان نہ ہو یک طرف محبت میں دل تو ٹوٹتا ہے نا۔۔

اس واقعے کو مزید دو دن گزر گئے تھے اور ماہ شاہ جلالی روپ میں واپس آئی تھی میر اور زین اس کے سامنے بیٹھے تھے کیا سوچا ہے ماہ تم نے۔۔

کچھ نہیں بھائی کیا سوچنا ہے آپ جانتے ہیں کہ میں اپنی چیز کو کسی کو نہیں دیتی وہ تو پھر میری محبت ہے ماہ وہ کوئی چیز نہیں انسان ہے اسے لیے محبت کی ہے۔ابھی تک صبر کیا ہے۔

ورنہ جو چیز مجھے نہیں ملتی اسی وقت توڑ دیتی ہوں میں نے سنا ہے اس کی شادی ہونے والی ہے۔۔

ہاں بھائی اس کی شادی ہو گی اور کل ہی ہو گی لیکن ہانیا سے نہیں مجھ سے۔۔

مطلب۔۔

بھائی آپ کو سب سمجھ آ جائے گا تو اٹھ کر چلی گئی۔۔

میر تم نے اس آدمی کا کچھ کیا کیوں نہیں

اووو شٹ تم نے یاد ہی نہیں کروایا کچھ بتایا اس نے کس نے بھیجا تھا۔

کنگ نے بھیجا تھا انمول کو دوبارہ سے اغواہ کروانے کے لیے۔۔

کس آدمی کی بات کر رہے ہیں اپ میر زویا اور انمول باتیں کرتے ہوئے وہاں ائی تھی اپنے اغوا اور کنگ کا نام سن کر ڈر گئی تھی۔۔

کچھ نہیں ہوا پرنسز میں ہوں نہ جب تک میں ہوں وہ کنگ تمیں کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔

زین یہ کنگ کون ہے انمول کے پیچھے کیوں پڑا ہے پتہ نہیں زویا۔۔

زویا وہ کہتا ہے میں اس کی بیوٹی ہو مجھے اپنے پاس رکھ لے گا مجھے نہیں جانا اس کے پاس۔۔ وہ روتے ہوئے کہنے لگی۔۔

دیکھیں انمول کچھ نہیں ہو گا ہم سب تمہارے ساتھ ہیں۔۔

میر بھیا زین بھیا آپ لوگ میرے ساتھ آئیں وہ فل بلیک ڈریس پہنے ماسک لگائے ان دونوں کے سامنے کھڑی تھی۔۔

تم کہاں جا رہی ہو اور ہمیں کہاں جانا ہے--

اپنی محبت حاصل کرنے جانا ہے میر بھیا آپ چل رہے ہیں یا میں اکیلے چلی جاؤ--

اوکے اوکے چل رہے ہیں پتہ نہیں اب کیا کرنے جا رہے ہیں یہ لڑکی--
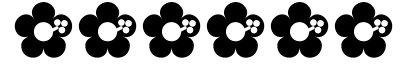
وہ جو ہانیہ اور ساحل شاپنگ کرنے نکلے تھے ساحل کو کبھی کبھی دکھ ہوتا تھا کہ اس کی ایک اچھے دوست دور ہو گئی ہے لیکن وہ بھی کیا کرتا بچپن سے ساحل نے ہانیہ کو ہی دل میں بسایا تھا--

وہ سمجھ رہا تھا کہ ماہ چپ کر کے پیچھے ہٹ گئی ہے اب وہ کبھی راستے میں نہیں آئے گی لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ موشی طوفان سے پہلے والی خاموشی ہے---

وہ شاپنگ کر کے ایک پارک میں آکر بیٹھے رات ہو گئی تھی وہاں اکا دکا ہی لوگ تھے ہانیہ تم خوش ہونا شادی سے وہ جو سوچ رہی تھی کہ شادی والے دن کیسے بھاگنا ہے لیکن علی اس کی کال ہی نہیں اٹھا رہا تھا وہ الگ سے پریشانی تھی اس نے بہت کوشش کی تھی کہ یہ شادی نہ ہو۔۔

ہانیہ کہاں گم ہو۔

ہاں نہیں کچھ نہیں ساحل میں خوش ہوں بس ویسے ہی سوچ رہی ہوں زندگی بدل جائے گی وہ ابھی باتیں کر رہے تھے کہ تین نقاب پوش اس کے سامنے آکر کھڑے ہو گئے ساحل کو یاد آیا کہ یہ وہی نقاب پوش ہیں جنہوں نے اس دن مناہل کو مارا تھا اور اسے بچانے آئے تھے۔۔

ہانیہ تو ڈر کے مارے ساحل کے پیچھے چھپ گئی تھی۔۔

کون ہو تم لوگ۔۔

ماہ تو ہانیہ کا ہاتھ ساحل کے ہاتھ میں دیکھ کر غصہ ہو رہے تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ہانیہ کا ہاتھ ہی کاٹ دے۔۔

ماہ نے اپنا نقاب اتارا تو ساحل ماہ کو دیکھ کر حیران رہ گیا تھا اس روپ میں۔۔

ماہ آپ۔۔

ہاں میں تمہیں کیا لگا تم نے مجھے شادی سے منع کر دیا تو میں منع ہو گئی ہوں

یہ تمہاری بھول ہے ساحل کہ میں اپنی پسندیدہ چیز کو کبھی دوسروں کے لیے چھوڑ دیتی ہو ۔۔

ماحیر شاہ نام ہے میرا لوگ پیار سے ماہ شاہ کہتے ہے

میں اپنی چیزوں پھر کسی کی شراکت برداشت نہی کرتی جو چیز میری ہے وہ صرف اور صرف میری ہے

تم تو پھر میری محبت ،عشق،جنوں سب ہو

اب تک میں چار قتل کر چکی ہو
آخری قتل اس ہانیہ کا ہو گا میرے ہاتھوں

میں حسین ہونے کے ساتھ ساتھ dengrious بھی ہو

چھوڑوں ہانیہ میرے ساحل کا ہاتھ ہانیہ ہاتھ چھوڑو ماہا نے چلا کر کہا۔۔

میر اور زین تو ماہا کو دیکھ رہے تھے کہ آج ان کی بہن کیا کرتی ہے۔۔

نہیں میں آپ سے شادی نہیں کروں گا میں ہانیہ سے ہی شادی کروں گا۔۔

تم وہی ہو نا جو اس دن ساحل کو ہمارے گھر لے کر آئی تھی جب وہ بے ہوش ہو گیا تھا ایکسیڈنٹ کی وجہ سے۔۔

ساحل حیران ہو رہا تھا کہ اس دن اس کا مطلب ماہ کسی فورس کا حصہ ہے اس دن اس نے منال کو مارا تھا اس کا مطلب ماہ اپ نے منال کو مارا تھا۔۔

ہاں ہاں میں نے مارا تھا کیونکہ وہ تمہیں مجھ سے چھیننا چاہتی تھی اور جو کوئی ہمارے بھی جائے گا اس سے مرنا ہو گا۔۔

ماہا نے گولی چلائی اور سیدھا ہانیہ کے بازو پر لگی وہ درد سے کراہ کر نیچے گری۔۔

ساحل جلدی سے ہانیہ کی طرف جانے لگا تو ماہ نے روک دیا ساحل دور رہو اس سے ورنہ ساری کی ساری گولیاں اسے مار دوں گی۔۔

نظریں ہٹاؤ اس سے۔

اس ٹائم زین اور میر کو تو وہ ان سے بھی زیادہ جنونی لگی تھی ان کو یک تک ہانیہ کے بازو سے نکلتا ہوا دیکھ خون دیکھ رہا تھا ہانیہ وہ بیچاری درد سے بے ہوش ہو گئی تھی۔۔

تم کو میری محبت کو دھتکارنا نہیں چاہیے تھا ساحل مرزا.

ساتھ ساتھ اپنا خون سے بھرا ہاتھ اس کے منہ پر ٹریس کر رہی تھی تمہیں ماہ شاہ کی محبت کو ٹھکرانا نہیں چاہیے تھا ساحل مرزا۔۔

تم ابھی جانتے نہیں ہو مجھے اپنی چیز کو حاصل کرنے کے لیے کوئی بھی حد پار کر سکتی ہو۔۔

میر بھیا اس نے میر کو اشارہ کیا تو میر آگے بڑھا اور ساحل کے گردن پر کچھ چھبا جس کی وجہ سے وہ میر کی باہوں میں جھول گیا۔۔

اف ماہا یار کیا ظلم کر رہی ہو دو پیار کرنے والے کو الگ کر کے۔۔

نہیں زین ہانیہ اسے دھوکہ دے رہی ہے وہ شادی نہیں کرنا چاہتی اور میں ساحل کو اس دھوکے باز کے ساتھ کبھی شادی نہیں کرنے دو گی۔۔

میر بھیا اسے اٹھائیں اور گاڑی میں ڈالیں زین بھیا آپ ہانیہ کو اٹھائیں اور گھر لے چلے۔۔

انہوں نے دونوں کو اٹھایا اور گاڑی میں ڈالا اور گھر چلے گئے۔۔

اس ٹائم انمول اور زویا سوئی ہوئی تھی میر بھیا آپ ساحل کو میرے ساتھ والے کمرے میں لے جائیں ہیوی ڈوز کا انفیکشن تھا صبح تک ہوش میں نہیں ائے گا اور اس ہانیہ کو بیسمنٹ میں لے جائیں گے اسی قابل ہیں وہاں اس کی مرہم پٹی کر دیجیے گا صبح میری شادی ہے میں نے تیاری بھی کرنی ہے وہ ان دونوں کو کہتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔

دیکھ لیا میر اپنی بہن کے کام کیسے حکم دے رہی ہے جیسے وہ ہم سے بڑی ہو ایک 50 کلو کی بھینس کو مجھے پکڑا دیا ہے تو چلو لے جاؤ بیسمنٹ میں ادمی کو کہتا ہوں کہ اس کا ٹریٹمنٹ کر دے۔۔

وہ دونوں بھی اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے صبح ہوئی تو معمول سے زیادہ ہلچل تھی۔۔

میر صبح صبح کیا ہو رہا ہے۔۔

زویا بھی ذہن کا ساتھ نیچے آگئی آج ماہ کی شادی ہے۔

کیا ماہ کی شادی لیکن کس کے ساتھ آپ نے ہمیں بتایا ہے نہیں۔۔

ششششش۔۔پرنس ابھی پتہ چل جائے گا ابھی وہ باتیں کر رہے تھے کہ اوپر کمرے سے کسی کی آوازیں آنے لگی۔۔

ساحل کو ابھی ہوش آیا تھا تو وہ سوچنے لگا کہ وہ کہاں ہے لیکن رات کا ایک ایک منظر اسے یاد آیا تو اٹھ کر دروازے کی طرف بھاگا لیکن دروازہ بند تھا اسے پریشانی تھی کہ اس کی امی کیسی ہوں گی ہانیہ کیسی ہوگی۔۔

وہ دیکھو جی ماہ کا دولہا اوپر ہے۔

رکو میں لے کر آتا ہوں اس نے ایک گارڈ کو حکم دیا کہ ہانیہ کو لے کر آئے۔۔

آیئے آیئے سالے صاحب۔!

چھوڑو مجھے کون ہو تم لوگ ہم تمہارے ہونے والی بیوی کے بھائی۔۔

زویا اور انمول اس معصوم لڑکے کو دیکھ رہے تھے تو کیا ماہ اس کو پسند کرتی تھی زویا نے انمول کے کان میں کہا ہاں شاید اب یہ دونوں اس کی زبردستی شادی کروانے گئے مجھے لگتا ہے۔۔

زویا اور انمول باتیں کر رہی تھی کہ ہانیہ چلتی ہوئی آئی۔۔

وہ ہانیہ کی طرف بھاگنے لگا کہ ایک اور گولی چلی تھی زویا اور انمول تو ڈر گئی تھی انہوں نے سیڑھیوں کی طرف دیکھا جہاں سے ماہا چلتی ہوئی ارہی تھی ہاتھ میں پسٹل پکڑے۔

او ماہا کو اس روپ میں دیکھ کر انمول اور زویا کو شاک لگا۔۔

رکو ساحل خانیہ کے پاس مت جاؤ کل اس سے نہیں مارا تھا آج مار دوں گی۔۔

یہ کیا پاگل پن ہے ماہ کیوں ایسا کر رہی ہیں آپ میں ہانیہ سے پیار کرتا اس سے شادی کروں گا آپ میرا پیچھا چھوڑ دیں۔۔

وہ پھر سے ہانیہ کی طرف جانے لگا اور ہانیہ تو ماہ کو دیکھ رہی تھی اس کی دیوانگی کو ساحل کے لیے۔۔

وہ بھی ہاتھ پکڑتا کے میر نے اسے کھینچ کر صوفے پر بٹھا دیا اور اس اپنا ایک پاؤں اس کے سائیڈ صوفے پر رکھ کر اس کے قریب جھک گیا۔۔

ساحل تمہاری وجہ سے میری بہن بہت روئی ہے اب مزید میں اسے روتے ہوئے نہیں دے سکتا چپ کر کے نکاح کر لو وہ دیکھو تمہاری امی بھی آگئی اب تو تم کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا نا۔۔

ساجدہ بیگم نے حیران و پریشان نظر ہے سب کو دیکھ رہی تھی ماہ ان کے پاس بھی اور کہا آنٹی میں ماہ شاہ ہوں یہ میرے بھائی ہیں میں ساحل کو پسند کرتی ہوں اور شادی کرنا چاہتی ہوں لیکن اپ کے بیٹے نے میری محبت کو ٹھکرا دیا ہے اور اب آپ کے بیٹے کا نکاح مجھ سے ہی ہو گا اور آج ہی۔۔

آپ کی رضا مندی ضروری ہے ماہ ان سے بہت احترام سے بات کر رہی تھی ساحل بھی کھڑا ہو گیا۔۔

ساحل نے اشاروں سے امی کو منع کرنا چاہا۔۔

ساجدہ بیگم تو بیٹے کی حالت دیکھتے ہوئے کچھ بول ہی نہیں سکی۔۔

انمول اور زویا تو چپ کر کے سارا تماشہ دیکھ رہی تھی انہیں بیچ میں بولنے کی اجازت نہیں تھی۔۔

ماہ ساحل کے پاس آئی کیا خیال ہے تمہارا۔

تمہاری سو کارڈ محبت کو قتل کر دوں یا نکاح کرو گے مجھ سے۔۔

ساحل نے ایک نظر ڈری سہمی ہانیہ کی طرف دیکھا اور بولا مجھے منظور ہے نکاح کرنا۔۔

ماہ تو اسی میں خوش ہو گئی اسے یقین تھا ساحل انکار نہیں کرے گا اسے یقین تھا کہ وہ اسے اپنے سے پیار کرنے پر مجبور کر دے گی۔۔

لو جی مولوی صاحب بھی آگئے۔۔

جاؤ انمول جاؤ کمرے میں سے پیارا سا دوپٹہ لے کر آؤ تو انمول جلدی سے گئی اور لال رنگ کا دوپٹہ لے آئی تو میر نے وہ ماہ کے سر پر دیا تو نکاح شروع ہوا۔۔

کیا آپ کو ساحل مرزا ولد سرمد مرزا کے ساتھ یہ نکاح قبول ہے۔

قبول ہے۔۔۔میں تم کو اپنی محبت کا احساس دلوا کر رہوں گی۔۔

قبول ہے۔۔۔میں تم سے آخری سانس تک محبت کروں گی۔۔۔

قبول ہے۔۔میں تم کو اپنے آپ سے محبت کرنے پر مجبور کر دوں گی

کیا اپ کو ماہ شاہ ولد عثمان شاہ کے ساتھ یہ نکاح قبول ہے۔۔

قبول ہے۔۔۔جس طرح میری محبت کو دور کیا ہے اسی طرح اپنی محبت سے دور رکھوں گا۔۔

قبول ہے۔۔۔میں آپ سے آخری سانس تک نفرت کروں گا

قبول ہے۔۔۔میں آپ کو اپنے اپ سے نفرت کرنے پر مجبور کر دوں گا آپ بچتائیں گی کہ آپ نے مجھ سے محبت کیوں کی۔۔

نکاح ہو چکا تھا ماہ کو تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ اسے اس کی محبت مل گئی ہے ہانیہ اور سجدہ بیگم بت بنے سب کو دیکھ رہی تھی ساحل لب بیچے اپنا غصہ ضبط کر رہا تھا۔۔

میر بھیا جلدی سے موبائل نکالیں اور میری اور ساحل کی تصویریں لیں جب ہمارے بچے ہوں گے میں بتا تو سکوں گی کی میں نے ان کے باپ کو حاصل کرنے کے لیے کیا کیا کچھ کیا تھا۔

اور کتنی مشکل سے ان کے باپ کو حاصل کیا تھا تو میر اور زین ہسنے لگے۔

تو ساحل نے غصے سے ماہ کو دیکھا کتنی بے شرم لڑکی تھی کہ اپنے ہی بچوں کا نام اپنے بھائیوں کے سامنے لے رہی تھی۔

ساحل تم مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہوں وہ تمہارے بھی بچے ہوں گے تو ماہا بھی ہنسنے لگ گی۔۔

میر اور زین نے اپنی بہن کو ہنستے ہوئے دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور پھر سب نے مل کر ساجدہ بیگم۔ہانیہ اور ساحل سب نے مل کر تصویریں بنائی۔

ماہ تو زبردستی ساحل کو کھینچ کھینچ کر تصویر بنوا رہی تھی جبکہ ساحل بس ساجدہ بیگم ہانیہ کو دیکھ رہا تھا اور اپنی قسمت کا کوس رہا تھا کہ کب اس کی ملاقات ماہ سے ہوئی۔

ماہ نے میر کے کان میں کچھ کہا تو پھر وہ اپنے کمرے میں چلی گئ

چلیں دولے راجہ آپ کی بیگم آپ کا کمرے میں انتظار کر رہی ہے میر نے کہا..

تو ساحل نے غصے سے میر کو دیکھا لیکن میر کو ذرا فرق نہیں پڑا اگر اس سے یہ پتہ چل جاتا کہ اس کے سامنے بیسٹ ہے تو کبھی نظر اٹھا کے دیکھتا بھی نہیں۔۔

چلیں دولہے صاحب۔۔

تو وہ غصے سے اٹھ کر چلا گیا ساحل کمرے میں داخل ہوا تو ماہ نے جلدی سے دروازہ بند کر دیا۔

اور جلدی سے ساحل کے گلے لگ گئی ساحل ساحل میں بہت خوش ہوں کہ تم مجھے مل گے ہو میں بتا نہیں سکتی۔۔

تو ساحل نے اسے دھکہ دے کر اپنے آپ سے الگ کیا تو ماہ نے اسے پیار بھری نظروں سے دیکھا۔۔

ساحل تم کیوں نہیں سمجھتے بس کریں اب دور ہیں مجھ سے زبردستی نکال کیا ہے اپ نے مجھ سے پچھتائیں گی آپ۔۔

وہ بعد میں دیکھا جائے گا ساحل لیکن ابھی مجھے تم مل گے ہو۔

وہ جلدی سے ساحل کے قریب ہوئی اور اس کے پاؤں کے اوپر پاؤں رکھ کر جلدی سے کھڑی ہو کر اس کے لبوں پر لب رکھ دیا۔۔

اور اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی ساحل کو اپنی اس بے باک بیوی کی حرکت پر دم ساد گیا تھا اسے ماہ سے اس حرکت کی امید نہیں تھی اس نے سہتی سے ماہ کو پیچھے کیا تو ماہ مسکرانے لگی۔

نکاح مبارک ہو میری جان۔

تو ساحل نے غصے سے دیکھ کر باہر نکل گیا کتنے کیوٹ ہو تم ساحل لیکن اب بس میرے ہو۔۔

ارے ساحل تم جا رہے ہو میر نے ساحل سے پوچھا جی جا رہا ہوں ابھی کچھ اور بھی باقی ہے۔

لیکن تمہاری بیوی تو ابھی اندر ہے۔

شادی ہو گئی اب تو اسے بھی لیتے جاؤ جاؤ زویا انمول ماہ کو لے کر آؤ۔

جی تو وہ دونوں اسے لینے چلی گئی ساحل او ساجدہ بیگم بس ماہ کا انتظار کرنے لگے۔۔

ماہا پیارا سا سوٹ پہن کر زویا انمول کے ساتھ آئی تو ہانیہ نے غصے سے دیکھا جس نے اسے گولی ماری تھی۔۔

اور ماہا نے بھی ہانیہ کی طرف دیکھا اور ایک آنکھ دبای جیسے کہ اب دشمنی سٹارٹ ہو گئی تھی ساحل نے بغور یہ ماہ کی حرکت دیکھی لیکن کچھ کہہ نہیں سکا چپ کر کے بیٹھا رہا۔۔

اوکے میرے بھیا میں چلتی ہوں وہ زین میر زویا انمول سے گلے لگ کر ملی۔۔

ماہ اپنا خیال رکھنا زویا اور انمول نے اسے کہا

آپ لوگ بھی اپنا خیال رکھنا۔۔

ساحل۔۔

ساحل نے میر کی طرف دیکھا میں یہ نہیں کہوں گا کہ تم ماہ کا خیال رکھنا میں یہ کہوں گا کہ تم اپنا خیال رکھنا میری افلاطون بہن تمہیں سیدھا کر دے گی اور اپنے سے محبت کروا دے گی۔۔

میر بھیا آپ بھی نہ تنگ کریں میرے ساحل کو ساحل نے نفرت سے ماہ کی طرف دیکھا۔

چلیں آئے امی چلو ہانیہ ساحل نے سجدہ بیگم اور ہانیہ سے کہا تو وہ دونوں چل پڑی پیچھے پیچھے ماہ بھی چلی گئی

چچا آپ آنٹی اور ہانیہ کو گھر چھوڑ آئیں ساحل میرے ساتھ میری گاڑی میں آئے گا

ساحل نے ماہ کو گھورا مگر ماہ ساحل کی گھوری خاطر میں نہیں لائی اور اسے زبردستی اپنے ساتھ گاڑی میں بٹھایا

دیکھ لوں گی تمہیں میں ہانیہ نے چڑ کر کہا۔۔

ہانیہ ایک طرف سے خوش بھی تھی کہ چلو شاید ٹل گئی اب وہ علی کے ساتھ شادی کر سکتی ہے لیکن اسے کہاں ہضم تھا کہ کوئی اسے چینلج کریں اس سے پہلے ساحل کی شادی ہو جائے وہ بھی اتنی امیر لڑکی سے۔۔

اس نے اپنی انا میں دشمنی پال لی تھی اب وہ ماہ سے اپنے اوپر گولی چلانے کا بھی تو بدلہ لینا تھا نا۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

ساحل گاڑی میں منہ پھلائے بیٹھا تھا لیکن ماہا کو اسے دیکھ کر ہنسی آرہی تھے لیکن وہ ضبط کر گئی

کیونکہ ساحل غصے میں تھا ماہا تیز ڈرائیو کر رہی تھی۔۔

ساحل تو کھا جانے والی نظروں سے ماہا کو دیکھ رہا تھا ماہا نے جان بوجھ کر بریک لگایا۔

جس سے ساحل کا توازن برقرار نہ رہا اور ماہ کے کندھے سے جا ٹکرایا کیا ہوا میری جان ایسے گھور گھور کر کیوں دیکھ رہے ہو۔

دیکھ رہا ہوں آپ بہت بدتمیز ہیں ماہا۔

ابھی میں نے بدتمیز کہ کہاں کی ہے ماہ نے ایک آنکھ دبا کر کہا۔

ساحل کو اپنی یہ بے باک بیوی اس وقت زہر لگی تھی۔

ماہ آپ کو شرم تو نہیں آتی کہ اپنی برات خود لے کر جارہی ہو

اگر میرا شوہر یہ کام نہیں کر رہا تھا تو مجھے خود ہی کرنا پڑنا تھا

ناجب میرا شوہر ہی نہیں مان رہا تھا تو مجھے ہی کرنا تھا نا

بہت ہی بے شرم ہے آپ

ہاہاہاہاہاہا جیسے بھی ہو مگر ساحل اب تمھاری ہو

میر ماہ وہاں خوش تو رہے گی نا ہاں میری جان مجھے یقین ہے ماہ پر او ساحل میں اتنی ہمت نہیں کہ وہ ہماری بہن اور کچھ کہہ سکے چلو تم لوگ جاؤ سو جاؤ مجھے اور زین کو کچھ کام ہے وہ کر کے اتے ہیں اوکے تو وہ دونوں بھی چلی گئی۔۔

چلو زین آج اس بندے کا کام ختم کرتے ہیں جس نے میری پرنسز کو مجھ سے دور کرنے کی کوشش کی ہاں میر میں نے اپنے خاص بندے کو کنگ کے پاس بھیجا ہے کچھ دن میں پتہ چل جائے گا یہ کنگ کون سی بلا ہے ٹھیک ہے چلو اب چلتے ہیں۔۔

زویا اور انمول دونوں ایک ہی کمرے میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی یار انو مجھے تو یقین ہی نہیں آرہاہے کہ ماہ کسی سے اس حد تک پیار کر سکتی ہے۔

اہ یار زویا بہن بھی تو میر زین کی ہے نا اسے کی طرح جنونی ہو گی۔۔

ابھی وہ بیسمنٹ میں داخل ہوئے تھے کہ اس آدمی کی آوازیں آرہی تھی جو کہ یہاں پانچ دن سے قید تھا لیکن ابھی تک اسے کسی نے کچھ کہا نہیں تھا اسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی تو چیخنے لگا۔۔

کس نے پکڑا ہے مجھے سامنے آؤ۔۔

ہمت ہے تو سامنے وہ باندھ کے کیوں رکھا ہے ایک بار کھولو مجھے وہ خلق کے بل چیہا تھا ۔۔

میں پوچھتا ہوں تم لوگ کون ہو اب چیخ چیخ کے اس کے گلے میں کانٹے چبنے لگے تھے تم لوگ جانتے نہیں ہو مجھے کنگ کا آدمی ہوں اسے پتہ چل گیا تو تم لوگوں کی ہے نہیں خیر نہیں۔۔

ابھی بھی کوئی جواب نہیں ملا زین اور میر ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔۔

کون ہو تم لوگ بولتے کیوں نہیں۔۔

تمہاری موت۔۔۔۔

پیچھے سے ایک سرد آواز سنائی دی۔۔

وہ تو آواز سن کر ڈر گیا تھا۔۔

کون ہو تم لوگ دیکھو مجھے جانے دو ورنہ اچھا نہیں ہو گا تم جانتے نہیں ہو مجھے۔۔۔

ہاہا ہاہا ہاہا۔۔۔۔قہقے کی آواز سن کر اس کے ریر کی ہڈی سنسنا گئی تھی۔۔

میری چھوڑو تم اپنی فکر کرو تم نے میری پرنسز کو اغواہ کرنے کی کوشش کی وہ بھی اس کنگ کے کہنے پر تمہاری موت میرے ہی ہاتھوں لکھی ہے۔۔

ک۔۔۔کک۔۔کون ہو تم۔۔اس کی آنکھوں سے پٹی ہٹائی تو سامنے دیکھا۔۔

اس کو سچ میں ڈر لگا تھا اب سامنے بندے کو دیکھ کر جو خوبصورت تو بہت تھا لیکن اس سے زیادہ خطرناک لگ رہا تھا۔

بیسٹ سرد ٹھڑٹھرا دینے والی آواز سے کہا۔۔

وہ نیچے بیٹھا اور اپنے چاکوں سے اس کی ٹانگیں پر کٹ لگانے لگا وہ چیخنے لگا۔

نہیں نہیں چھوڑوں مجھے ابھی وہ چیخ کر کہنے لگا۔۔

اس کا زخم کا درد کم نہیں ہوا تھا کہ چاکو سے اس کے منہ پر چلانا شروع کر دیا۔۔

اسی طرح آہستہ آہستہ اس کا چہرہ بگاڑنے لگے بعد اس کے بازوں کی جلد کاٹنی شروع کر دی خون کی ندی بہہ رہی تھی۔۔

تم نے بیسٹ سے اس کی پرنسیں چھیننے کی کوشش کی ہے اب اس شخص کی دل دہلا دینے والی چیخیں پورے بیسمنٹ میں گونج رہی تھی۔

زین تو اپنے کان بند کیے کھڑا میر کو دیکھ رہا تھا میر کے کپڑے اور چہرہ خون سے بڑا پڑا تھا ۔

اس آدمی کے چیخوں کے ساتھ ساتھ زویا اور انمول کے چیخیں شامل ہوئی تھی وہ دونوں تو پھٹی پھٹی نگاہوں سے اپنے اپنے شوہروں کو دیکھ رہی تھیں اور انمول کا تو دل بند ہونے لگا تھا میر کو بیسٹ کے روپ میں دیکھ کر۔۔

پرنسس تم یہاں کیا کر رہی ہو جاؤ کمرے میں میں آتا ہوں وہ تو ایسے نارمل انداز میں بات کر رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔۔

زویا بھی زین کو دیکھ رہی تھی اسے بھی آج زین سے ڈر لگنے لگا تھا۔۔

جاؤ پرنسز اس نے دھاڑا تو وہ اور زویا بھاگتے ہوئے لانچ میں جا کر ایک صوفے پر بیٹھ گئی۔۔

زویا زویا تم نے دیکھا وہ میر بیسٹ ہے وہ وہ جو لوگوں کو درندگی سے مارتا ہے تم نے دیکھا میر اس شخص کا کیا حال کر رہے تھے۔

وہ اس کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کا رو دی۔

چپ کر جاؤ انو۔۔

مم۔۔۔میں کیا کروں گی زویا مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے

زین جلدی سے آدمیوں کو کہو اسے ٹھکانے لگائے تم میرے ساتھ آو

وہ دونوں باہر آئے میر جلدی سے فریش ہونے چلا گیا اس نے انمول کی طرف دیکھا تک نہیں اور زین زویا کے پاس بیٹھ گیا تو زویا ڈر کر انمول کے ساتھ چپک گئی جو کہ زین نے بھی دیکھا زین کو رہ رہ کر میر پر غصہ آرہا تھا کہ کیا ضرورت تھی گھر میں مارنے کی باہر لے جاتے لیکن اب جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا۔۔

میر فریش ہو کر آیا تو کہنے لگا چلو پرنسز کمرے میں نیند آرہی ہے انمول دیکھ رہی تھی کہ کوئی انسان کو قتل کر کیسے اتنا پرسکون رہ سکتا ہے وہ اٹھی اور میر کے پاس آئی تو میر نے اس کا ہاتھ پکڑا تو انمول نے ہاتھ چھڑوا کر ایک زور دار تھپڑ میر کے منہ پر مارا جو کبھی اس کے گال پر ڈیمپل پر لب رکھتی تھی آج اسی ڈمپل والی جگہ پر اس نے تھپڑ مارا تھا اور میر کی آنکھیں لال انگارا ہوئی تھی۔۔

اس نے غلطی سے ہاتھ تو اٹھا لیا تھا لیکن اب اسے میر سے ڈر لگ رہا تھا وہ یہ تو جانتی تھی کہ میر اس سے کچھ کہے گا نہیں لیکن پھر بھی ڈر لگ رہا تھا۔۔

زین تم زویا کو کمرے میں لے جاؤں۔

مم۔۔۔میں نہیں جاؤں گی تمہارے ساتھ۔۔

چلو زویا چھوڑو مجھے تم نے ایک درندے ہو اس کا ساتھ دینے والے۔۔وہ چیختی رہی۔

چلیں جانم۔

۔میر نے اپنا غصہ بمشکل قابو کیا تھا اور وہ انمول کو کچھ کہہ کر مزید اسے خوفزدہ نہیں کر سکتا تھا۔۔

وہ اسے کھینچتا ہوا کمرے میں لے آیا تو وہ ڈر کے مارے چلتی رہی کمرے میں لا کر اسے بیڈ پر لٹایا اور خود بھی اس کے ساتھ لیٹ گیا۔۔

زین تم یہ سب کیسے کر سکتے ہو میر ہی بیسٹ ہیں یہ سب کچھ کیوں مجھے اب نہیں رہنا تمہارے ساتھ میں چلی جاؤں گی تم جیسے درندے لوگوں کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔۔

تو اس نے زویا کو کھینچ کر اپنے سینے سے لگایا وہ سمجھ سکتا تھا
لیکن وہ روتی روتے اس کے سینے پر ہی سو گئی۔۔

✿✿✿✿✿✿

وہ ساحل کے روم میں جانے لگی تو ساحل نے اسے روکا تم میرے روم میں نہیں سو سکتی
کیوں نہیں سو سکتی۔۔

تم میرے شوہر ہو اور اب ہم ایک ہی کمرے میں رہیں گے تو وہ جلدی سے کمرے میں گھس کر بیڈ پر جا کر لیٹ گئی ساحل اس ڈھیٹ لڑکی کو دیکھتا رہ گیا۔۔

آ جاؤ ساحل نہیں کھا جاؤں گی میں تم کو تو ساحل نے اس کی باتوں کو اگنور کر کے ایک طرف آکر لیٹ گیا۔۔
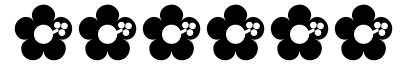
صبح وہ اٹھی تو خود کو میر کی باہوں میں پایا اور میر کو دیکھنے لگی کل تک وہ اس کا میر تھا آج وہ ایک درندہ تھا۔۔

وہ کیسے اس کی بیوی بن کر رہ سکتی تھی مجھے جانا ہو گا مجھے کسی بھی طریقے سے یہاں سے نکل نہ ہو گا۔۔

لیکن کیسے۔۔

وہ ابھی اسے دیکھتے ہوئے سوچ ہی رہی تھی کہ میر کی آنکھ کھل گئی کیا ہوا پرنسز زیادہ پیارا لگ رہا ہوں۔۔

چھوڑیں مجھے۔۔

مجھے نہیں رہنا آپ جیسے درندے انسان کے ساتھ چھوڑے مجھے آپ۔۔ جھوٹے ہیں آپ۔۔

تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تم مجھے چھوڑ کے نہیں جاؤ گی۔۔

تو اب کیوں کہہ رہی ہو کہ مجھے چھوڑ کر جانا ہے تب مجھے نہیں پتہ تھا کہ آپ ایک درندے ہیں لوگوں کو مارتے ہیں۔۔

پرنسز میں معصوم لوگوں کو نہیں مارتا وہ تمہیں اغوا کر کے کنگ کے حوالے کر دیتا مجھے اسے مارنا پڑا جانا تم پریشان نہیں ہو تم سو جاؤ۔۔

تو وہ ڈر کر اس کے کہنے سے دوبارہ سو گئی پھر جب وہ دوبارہ اٹھی تو دیکھا میر اس کے پاس نہیں تھا اس نے شکر کیا کہ میر اس کے پاس نہیں ہے

وہ پھر سے رونے لگی کہ وہ اتنے مہینوں سے ایک درندے کے ساتھ رہ رہے تھی کیسے اب رہے گی اب اسے یہاں سے بھاگ کر اپنے گھر جانا تھا اسے یقین تھا کہ میر اسے کبھی نہیں جانے دے گا لیکن اسے جانا تھا یہاں سے۔۔

وہ اٹھی اور فریش ہو کر باہر نکلی تو آج میر اپنے ہاتھوں سے ناشتہ بنا رہا تھا۔

آؤ آؤ پرنسز دیکھو میں اج تمہارے لیے ناشتہ بنا رہا ہوں مجھے آپ کے گندے خون بھرے ہاتھوں سے بنے ہوا ناشتہ نہیں کرنا سمجھے آپ مجھے یہاں سے جانا ہے۔۔

مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا میر نے اس کی بات سن کر غصہ ضبط کیا.

چلو کچھ کھا لو پھر دیکھتے ہیں تم کہاں جاتی ہو.

مجھے بب۔۔۔بھوک نہیں ہے وہ اپنا ہاتھ چھڑوا کر اس سے فاصلے پر ہوئی تھی۔۔

لیکن پرنسز کھانا تو پڑھے گا نا تو اس نے ناشتے کو ہاتھ میں نہیں لگایا۔۔

میں نے کہا ناشتہ کرو وہ دھاڑا تھا۔۔

تو انمول زور زور سے رونے لگی اسے روتا ہوا دیکھ کر وہ تھوڑا نارمل ہوا انمول تم جانتی ہو میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں یہ جو تم بار بار مجھے جانے کا کہہ رہی ہوں نا تمہیں نہیں پتہ میں کیسے برداشت کر رہا ہوں ایک بات یاد رکھو تم یہاں سے کہیں نہیں جاسکتے سمجھی تو وہ زبردستی نوالہ بنا کر اسے کھلانے لگا۔۔

زویا بھی زین کو اگنور کر کے باہر نکلنے لگی تو زین اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

زویا یار میری بات تو سنو۔۔

مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی ہے زین کیا سنو بات تم نے اور تمہارے بھائی نے میرا اور میری دوست کا اعتبار توڑا ہے۔۔

تم نہیں جانتی یہ ہم لوگ کیوں کر رہے ہیں تو بتاؤ کیوں کر رہے ہو اس نے ہاتھ چھڑوا کر کہا۔۔

جو میں تمہیں بتاؤں گا تم اس بات پر یقین نہیں کرو گی لیکن تم کو ٹائم سے سچ پتہ چل جائے گا ابھی انتظار کرو۔۔

لیکن مجھے اب یہاں نہیں رہنا آئی سمجھ۔۔

زین کو اب غصہ آنے لگا تھا وہ پیار سے سمجھا رہا تھا وہ سمجھ نہیں رہی تھی۔۔

آخر چاہتی کیا ہو تم۔۔

تمہاری قید سے رہائی۔۔

وہ تو ممکن نہیں ہے میری جان تمہیں پتہ ہے لٹل فیری تم جتنا مجھ سے دور جانے کی کوشش کرو گی اتنی شدت سے میں تمہیں اپنے پاس لے کے آوں گا۔

چچ۔۔۔چھوڑو مجھے جانا ہے۔ابھی وہ بول رہے تھے کہ زین نے اس کے الفاظ منہ میں ہی دبا دیے۔۔

ماہا ویسے ہی سوئی ہوئی اسے لیٹ اٹھنے کی عادت تھی تو اسے ٹائم کا پتہ ہی نہیں چلا جب کہ ساحل نے اج یونیورسٹی سے اور افس سے چھٹی کی تھی افس نا بھی جاتا تھا وہ اس کی بیگم کا ہی افس تھا ساجدہ بیگم نے ساحل کو بھیجا کہ جاؤ ماہ کو اٹھا دو۔۔

تو وہ اٹھانے آیا اب جو بھی تھا وہ اس گھر کی بہو تھی اب ساجدہ بیگم نے ہی سب کا خیال رکھنا تھا۔۔

ماہا ماہا اس نے اسے کندھوں سے ہلایا لیکن وہ ہلی نہیں تو اس نے پاس پڑا ہوا پانی کا جگ اٹھا کر ماہ کے اوپر پھینک دیا وہ ہر برا کر اٹھی۔۔

بارش بارش وہ چیخ رہی تھی۔۔

اور ساحل اسے ایسے کرتے دیکھ کر کھل کر ہنسا تھا اور ماہا اس کی شرارت سمجھتی ہوئی ساحل کو ہنستا ہوا دیکھ رہی تھی ساحل نے ماہ کو اپنی طرف ہنستا ہوا دیکھا تو خاموش ہو گیا نیچے آجاؤ فریش ہو کر ناشتہ کر لو وہ سنجیدہ سا کہتا ہوا چلا گیا..

ماہا تیار ہو کر نیچے آئی تو سب ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے تھے.

السلام علیکم

وعلیکم السلام بیٹا اؤ بیٹھو ماہا کو ساحل کی امی بہت پسند آئی تھی بہت دیما مزاج تھا ان کا اس نے ہانیہ کو بھی سلام کیا لیکن ہانیہ نے جواب نہیں دیا تو ماہ نے بھی دوبارہ اس کی طرف نہیں دیکھا.

ماہ نے اپنی پلیٹ سے ایک نوالہ بنا کر ساحل کے منہ کی طرف کیا تو ساحل نے اسے گھورا میرے ہاتھ ہیں میں کھا سکتا ہوں اس نے جواب دیا۔۔

لیکن میں چاہتی ہوں شادی کے بعد میرا شوہر ہر صبح ناشتہ کا پہلا نوالہ میرے ہاتھ سے لے۔

اس نے اسے گھورا لیکن ماہ نے ہاتھ پیچھے نہیں کیا ساجدہ بیگم اور ہانیہ تو منہ کھولے اس بے باک لڑکی کو دیکھ رہے ہیں جو کسی کا بھی لحاظ نہیں کر رہے تھی۔۔

ساحل نے تنگ آکر نوالہ کھا لیا اور اٹھ کر کمرے میں جانے لگا بیٹا ناشتہ تو کر لو امی میں بعد میں کر لوں گا۔۔

ساحل بیٹھو ناشتہ کرو۔۔ماہ نے کہا۔

تم کرو ناشتہ اور چلا گیا۔

ماہ کو برا لگا تھا جو ہمیشہ آپ کہتا تھا آج اسے تم کہہ کر بلا رہا تھا۔۔
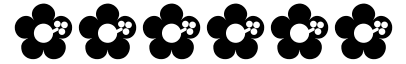
انمول کمرے کے چکر لگا رہی تھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیسے اپنے پاپا سے بات کریں کیسے یہاں سے بھاگیں اس نے اپنے کمرے کی بالکنی کو دیکھا تو اور ڈر گی۔

اس کی لمبائی دیکھ کر تو سر چکرا گیا تھا اس ظالم انسان جنگلی انسان کے پاس رہنے سے اچھا ہے میں مر جاؤں۔۔

وہ ابھی کودنے ہی والی تھی میر جو دروازہ کھول کر اندر آیا تھا۔

اس نے دیکھا کہ انمول کو دنے والی ہے تو جلدی سے اس کی طرف گیا اور اسے کھینچ کر سینے سے لگایا۔

چھ۔۔۔چھوڑو مجھے میر مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ اس سے اچھا میں مر جاؤں۔۔

مجھے آپ سے طلاق۔۔۔۔۔۔۔۔

چٹاخ کی آواز نے ساتھ ہی انمول کی چلتی ہوئی زبان بند ہوئی تھی وہ ایک گال پر ہاتھ رکھے بے یقین نظروں سے میر کو دیکھ رہی تھی۔۔

بس بہت کرلی بکواس اب اور ایک لفظ نہیں ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا جو تم چاہ رہی ہو نا کہ تم مجھ سے الگ ہو جاؤ گی یہ غلط فہمی دور کر لو اپنی۔۔

اس نے اس کا بازو سختی سے پکڑا۔۔

اس کے سخت پکڑ سے انمول کے منہ سے اہ نکلی تھی۔

وہ ڈر سے کانپتے ہوئے شدت سے آنکھیں میچ لی تھی۔

مم۔مم۔۔مجھے جانا ہے وہ ہکلاتے ہوئے بولی۔۔

تم اب میری اجازت کے بغیر اس کمرے سے باہر قدم نہیں نکال سکتی اپنے گھر جانے کی ساری سوچوں کو اپنے دماغ سے باہر نکال پھینکو۔

مجھے اپنے آپ پر سختی کرنے پر مجبور نہ کرو۔

میرے بابا کے پاس جانا ہے وہ زور سے رونے لگے۔

انمول اس کی شدتوں سے تڑپتے ہوئے رونے لگی۔

تمہیں شاید میری محبت اور آزادی راس نہیں جان اب اس وقت تک قید میں رہو جب یہ جو دور جانے کا خیال تمہارے ذہن سے نکل نہیں جاتا اور وہ اسے لاک کر کے باہر چلا گیا اور وہ اس کی بے رحم باتوں سے دروازے کے ساتھ لگ کر رونے لگے۔۔
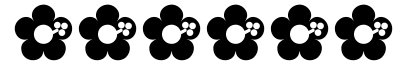
وہ ڈائننگ ٹیبل سے اٹھ کر کمرے میں آئی تو ساحل کو بیڈ پر بیٹھے ہوئے پایا ساحل مجھ سے ناراضگی ہے نہ تو کھانا کیوں نہیں کھا رہے۔

چپ کر جاؤ تم تمہاری وجہ سے ہی بے سکون ہوا ہو میں۔۔

ساحل میں پیار کرتی ہوں تم سے۔

لیکن میں ہانیہ سے پیار کرتا ہوں۔۔

لیکن وہ تم سے پیار نہیں کرتی۔۔

تم جھوٹی ہو دھوکے باز ہو۔

مجھ سے شادی کرنے کے لیے کیا کیا تم نے اب ہانیہ پر الزام لگا رہی ہوں تم غلط سوچ رہی ہو کہ میں تم سے پیار کروں گا تم عزت کے لائق نہیں چلی جاؤ یہاں سے۔۔

تو وہ روتے ہوئے کمرے سے باہر چلی گئی تو باہر لان میں ہانیہ کو دیکھا جو اس کو زہریلے مسکراہٹ چہرے پر لی اسے دیکھ رہی تھی۔۔

کیا ہوا زویا میڈم کو ساحل نے کمرے سے نکال دیا بہت افسوس ہوا۔۔

تم کسی خوش فہمی میں مت رہنا ہانیہ کہ تم مجھے ساحل سے دور کر دو گی وہ میرا تھا اور میرا ہی رہے گا اس لیے میں نے تم سے چھین لیا۔۔

لیکن تم تو ساحل سے محبت بھی نہیں کرتی تو تم اس دو ٹکے کے لڑکے علی سے محبت کرتی ہوں اور ماہ کے منہ سے علی کا نام سن کر اسے شاک لگا تھا۔

کیوں شاک لگا تم تم یہی دھوکے باز لڑکی میرے ساحل کو ڈیزرو ہی نہیں کرتی تھی اسی لیے میں نے اسے چھین لیا تم سے۔

بہت جلد وہ مجھ سے محبت کرنے لگے گا۔۔

اگر میں نے اسے تم سے چھین لیا تو۔۔

اس دن تمہاری موت میرے ہاتھوں ہو گی ڈیرہانیا۔۔

اور یہ کہہ کر وہ اندر چلی گئی اب دیکھنا تم کو ساحل سے دور بھی کروں گی اور علی سے شادی بھی کروں گی وعدہ ہے یہ میرا تم سے دیکھتی جاؤ۔

لیکن ہانیہ نے غلط بندی سے پنگا لے لیا تھا لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ آہستہ آہستہ اسے پتہ چل جانا تھا۔۔

وہ رات کو واپس آیا تو انمول کو سوتے ہوئے پایا۔۔

وہ انمول کے پاس گیا تو اس کی گال پر اپنے تھپڑ کا نشان دیکھ کر اسے افسوس ہوا تھا کہ کیسے وہ اپنی پرنسز پر ہاتھ اٹھا سکتا ہے۔۔

وہ جو سوئی ہوئی تھی اپنے اوپر بوجھ پا کر وہ ہلکا سا کسمکای تو میر کے چہرے پر مسکان آئی تھی ایک دم سے انمول کی آنکھ کھلی تو اپنے اوپر میر کو جھکا ہوا پایا تو وہ ڈر کر دیکھنے لگی۔۔

تیچ۔۔۔۔پیچھے ہو۔

آئی ایم سوری پرنسز مجھے ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا لیکن کیا کروں جب کبھی غصہ کم کرنے کی کوشش کرتا ہوں تم کوئی نہ کوئی ایسی بات کہہ کہہ دیتی ہو کہ مجھے غصہ آ جاتا ہے۔۔۔

انمول کو میر سے پہلے سے زیادہ خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

مجھے گن آتی ہے آپ سے آپ کے وجود سے۔۔

مجھے نفرت ہوتی ہے خود سے کہ میں نے آپ جیسے درندے سے محبت کی آپ پر اعتبار کیا اپ نے میری محبت کو ختم کر دیا میرا اعتبار توڑا ہے اپ نے۔۔

میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی جب بھی آپ میرے پاس آتے ہیں مجھے لوگوں کے خون کی بدبو آتی ہے۔۔

کیا بکواس کر رہی ہو تم وہ دھاڑا تھا۔۔

اپنی حد میں رہو تم جانتی ہو تم کس سے بات کر رہے ہو۔۔۔

جانتی ہوں میں ایک بیسٹ جو ایک درندہ ہے۔۔۔

لیکن اس درندے کو تم سے عشق ہے پرنسز تم کیوں نہیں سمجھ رہی میری جان۔۔

اب اگر اور بکواس کی تو جان لے لوں گا۔۔

میں نہیں مانتی آپ کو اپنا شوہر کیا کریں گے مجھے بھی لوگوں کی طرح قتل کر دیں گے وہ بنا ڈرے بولی تھی۔۔

وہ اس پر جھکا اس کے ادھے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے۔۔

یہ۔۔۔یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔

تمیں بتا رہا ہوں کہ میں تمہارا شوہر ہوں تمہارے ماننے یا نہ ماننے سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ بھی نہ اسے سمجھے اس پر جھکتا چلا گیا اور اب انمول نے سوچ لیا تھا جو اب بھی ہو اسے یہاں سے جانا ہے۔۔

✿✿✿✿✿

زویا تم کب تک مجھ سے ناراض رہو گی۔۔

ناراض ان سے رہا جاتا ہے جن سے کوئی رشتہ ہو مجھے تمہارے ساتھ کوئی رشتہ ہی نہیں رکھنا کیونکہ کیا وجہ ہے یار میں تم سے پہلے بھی کہہ چکا ہوں میں عشق کرتا ہوں تم سے تم کیوں نہیں سمجھتی ہو۔۔

مجھ سے کیا چاہتے ہو اب تم۔۔

مجھ سے محبت کر لو تم کوشش تو کرو مجھے یقین ہے میرا عشق تمہیں مجھ سے محبت کرنے پر مجبور کر دے گا۔۔

کسی سے محبت کرنا انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتا ہے زین۔۔۔

تو اگر قسمت میں ہوا تو تمہارے لیے میرے دل میں محبت پیدا ہو جائے گی۔۔۔

وہ بے بس ہوا تھا آج اپنی محبت کے آگے تو چپ کر کے اٹھ کر بیڈ کی دوسری طرف جا کر لیٹ گیا زویا کو برا لگا تھا۔۔

اسے عادت ہو گئی تھی ہمیشہ زہن اسے اپنے سینے پر ہی سلاتا تھا لیکن آج وہ الگ سویا تھا۔۔۔

مجھے کیا میں سو جاؤں گی ایسے ہی وہ ابھی بھی اپنے جذبات سمجھنے سے قاصر تھی یا سمجھنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔

وہ زین کے بارے میں سوچتی سوچتی اس کی کب آنکھ لگی اسے پتہ ہی نہ چلا۔۔۔

صبح ناشتے کی ٹیبل پر سب بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے لیکن انمول اور زویا بس ناشتے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

پرنسز تم کچھ کھا کیوں نہیں رہی۔۔۔

مجھے بھوک نہیں ہے وہ جلدی سے بولی۔۔۔

ناشتہ کرو جلدی سے اس نے سختی سے کہا۔۔

وہ ویسے ہی ڈری سہمی بیٹھی سے جلدی سے ناشتہ کرنے لگی۔۔۔

زین نے بھی زویا کو سخت نظروں سے دیکھا تو وہ ناشتہ کرنے لگی۔۔

پرنسز تم خود مجھے مجبور کرتی ہو میں تم پر سختی کروں۔۔

زویا اور انمول چپ چاپ ناشتہ کر کے اپنے اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

اتنے میں میر کے فون کی گھنٹی بجھی ماہ کا فون ہے

السلام علیکم میر بھیا کیسے ہیں آپ۔۔

میں ٹھیک ہوں بچے تم بتاؤ کیسی ہو۔۔

میں بھی ٹھیک ہوں بھیا بھابی کیسی ہیں۔۔۔

تمہاری بھابھی کا دماغ تھوڑا خراب ہوا ہے۔۔

کیوں بھیا کیا ہوا ہے اس سے میرے کام کے بارے میں پتہ چل گیا ہے کہ میں بیسٹ ہوں ۔۔

او شیٹ بھیا تو پھر اب۔۔

پھر کیا مجھ سے طلاق لینے کے لیے ضد کر رہی ہے

تو آپ نے کیا کہا۔۔

اپنے بھیا کو جانتی ہو نا اتنی جلدی وہ مجھ سے دور نہیں جاسکتی۔۔

تم بتاؤ ساحل کیسا ہے روڈ بیہیویئر تو نہیں کرتا نا تمہارے ساتھ بس بھائی ایسا ہی ہے لیکن مجھے یقین ہے ایک دن وہ بھی مجھ سے پیار کرے گا اوکے بھیا لگتا ہے ساحل اگیا ہے میں جلتی ہوں اب۔۔
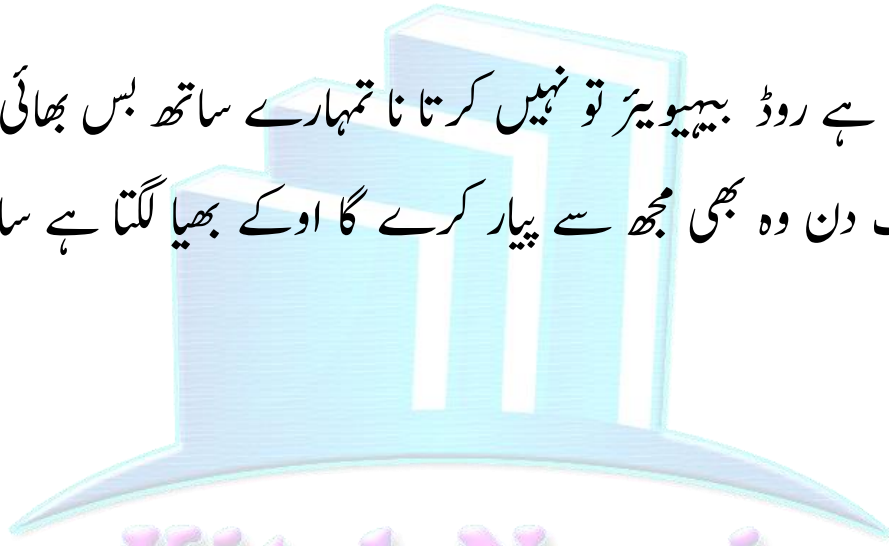
زین تم اتنے چپ کیوں ہو۔۔

میر جو بات مجھے پتہ چلی ہے اگر تمہیں بھی پتہ چلے کہ جو تمہیں بھی 240 واٹ کا شاک لگے گا کیا ہوا ہے سب ٹھیک تو ہے نا زین بتاؤ مجھے۔۔

میں نے تمہیں بتایا تھا نا کہ میرا ایک خاص بندہ کنگ کے پاس کام کر رہا ہے تو تمہیں پتہ ہے کنگ کون ہے۔۔

کیا پاگلوں جیسی باتیں کر رہے ہو تم مجھے بتاؤ گے تو پتہ چلے گا جلدی بتاؤ مجھ سے صبر نہیں ہو رہا۔۔

کنگ کا نام دلاور بیگ ہے دلاور بیگ ہی کنگ ہے جس نے تمہاری پرنسس پر نظر رکھی تھی جس نے ہمارا خاندان تباہ کر دیا تھا اور دلاور کے بارے میں سن کر تو میر کی آنکھیں سرخ ہوئی تھی وہ غصہ ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

اب تم کیا کرو گے میر۔۔

کچھ نہیں اسی کے کھیل میں اب اسی کو مات دوں گا تم زویا کو اپنے اعتبار میں لو اور اس کے باپ کی حقیقت بتا دو۔۔

نہیں میر وہ کبھی نہیں مانیں گی اس کے حقیقت جب تک وہ اپنے باپ کے جرم کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں۔۔۔

تو چلو ٹھیک ہے پھر اب اس وقت کا انتظار کرتے ہیں۔۔۔

✿✿✿✿✿✿
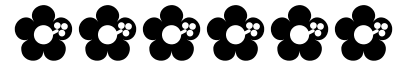
ساحل تم کہاں جا رہے ہو پلیز مجھے میرے آفس چھوڑ دو میں آج سے آفس جانا شروع کروں گی۔۔

تم بھی ٹائم سے افس میں آ جانا۔۔

ٹھیک ہے چلے آئے میں اپ کو چھوڑ دیتا ہوں وہ چاہ کر بھی ماہ سے سختی سے بات نہیں کر سکا۔۔

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے تھے کہ ماہا نے ساحل کا ہاتھ پکڑ لیا ساحل پلیز میری بات کا یقین کرو ہانیہ تمہارے لائق نہیں تھی وہ تمہیں دھوکہ دے رہی تھی وہ کسی اور سے پیار کرتے تھے پلیز ساحل میری بات کا یقین کرو۔۔

پلیز ماہ اپ نے جیسے بھی کر کے مجھ سے شادی تو کر لی ہے اب میرے دل میں ہانیہ کے لیے نفرت پیدا مت کریں میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں پلیز۔۔

تو ماہ کی آنکھوں میں خاد بہود آنسو آگئے ٹھیک ہے ساحل لیکن جب تمہیں ہانیہ کی حقیقت پتہ چلے گی ناتب تم مجھ سے معافی مانگو گے تو وہ چپ کر کے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگ گئی۔۔

چلیں جائیں آپ کا آفس آگیا ہے اب میں یونیورسٹی جارہا ہوں تو چپ چاپ کر کے چلی گئی ساحل کو برا تو لگا تھا ماہا سے غصے میں بات کر کے لیکن وہ بھی کیا کر سکتا تھا جن حالات میں شادی ہوئی تھی وہ ماہ کو خوش نہیں رکھ پا رہا تھا
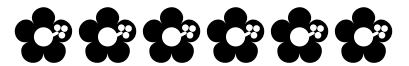
اسلام علیکم!

زین ناشتہ کر کے کمرے میں آیا تو زویا کو کمرے میں ٹہلتے ہوئے دیکھا کیا ہوا ہے زویا کچھ چاہیے تمہیں۔۔

ہاں زین وہ وہ مجھے شاپنگ کرنے جانا تھا تو کیا تم مجھے شاپنگ کرنے کی اجازت دے سکتے ہو میرے پاس سارے پرانے کپڑے ہو گئے ہیں۔۔

زین نے اس کی طرف دیکھا جو پرامید نظروں سے ذین کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے جان من لیکن یاد رکھنا شاپنگ کر کے سیدھا گھر واپس آنا ہے کہیں اور آنے جانے کی اجازت نہیں ہے تمہیں۔۔

اوکے اوکے تھینک یو سو مچ زین۔۔

وہ تھینک یو کرتے کرتے زین کے بہت قریب پہنچ گئی تھی کہ زین کا دل دھڑکا گئی تھی جب انجانے میں زویا کو احساس ہوا کہ وہ زین کے قریب کھڑی ہے تو اس نے پیچھے ہونے کی کوشش کی۔۔

تو ذین نے اس کی کلائی پکڑ کر اپنے قریب کھینچا۔۔

لٹل فیری یہ تو بہت بری بات ہے کہ شوہر کے قریب آ کر اس کے ارمان جھگا کر تم پیچھے ہو رہی ہو نہیں نہیں میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔

پلیز زین چھوڑو مجھے۔۔

تمیں پتہ ہے یہ تمہاری سبز آنکھیں مجھے بچپن سے بہت پسند تھی اور میں بھی تمہیں بہت پسند تھا لیکن شاید تم بھول گئی ہو لیکن وقت آنے پر تمہیں سب یاد آ جائے گا۔

اور جو تمہارے ہونٹ جب جب دیکھتا ہوں جذبات ابھرنے لگتے ہیں۔۔

اور زویا تو زین کی باتیں سن کر کان کی لو تک سرخ ہوئی تھی اور شرما کر چہرہ جھکا گئی تھی۔۔

زین کو اس کے ارادے ٹھیک نہیں لگے تھے لیکن وہ اس پر اعتبار کر رہا تھا۔۔

لٹل فیری میں تم پر یقین کر رہا ہوں میرا یقین کبھی مت توڑنا جیسے کہا ہے ویسے ہی کرنا شاپنگ کرنے جاؤ گی تو سیدھا گھر واپس آنا۔۔

اور وہاں میرے گارڈ تمہارے ساتھ جائیں گے لیکن میں تم پر اب اتنا بھی یقین نہیں کر سکتا کہ تمہیں اکیلے جانے دوں۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔

وہ جو سوچ رہی تھی وہ ایک دفعہ باہر چلی جائے گی تو وہاں سے بھاگ جائیں گی اس کی یہ غلط فہمی بہت جلد دور ہونے والی تھی۔۔۔

زین نے اجازت تو دے دی تھی لیکن پھر بھی اس کے پیچھے گیا تھا لیکن اسے آرام سے شاپنگ کرتا دیکھ وہ ریلیکس ہوا تھا اسے پتہ تھا زین خود اس کے پیچھے آئے گا اسی لیے اس نے کوئی ہوشیاری نہیں کی وہ زین کا اعتبار جیتنا چاہتی تھی پھر ہی وہ یہاں سے جا سکتی تھی۔۔

وہ چپ چاپ شاپنگ کر کے گھر آگئی تھی اور گھر آ کر وہ انمول کو شاپنگ دکھانے لگی ساتھ ساتھ دونوں پلین کر رہی تھی کہ اس گھر سے کیسے بھاگیں۔۔۔

انو تم پریشان نہ ہو دیکھنا ایک دفعہ یہاں سے چلے گئے تو واپس نہیں آئیں گے ٹھیک کہہ رہی ہو لیکن ہم یہاں سے جائیں گی کیسے۔۔۔

ارے ارے وزیر صاحب تم ہی تھے نا جس نے اسے معصوم لڑکی کو درندگی کا نشانہ بنایا تھا تم جیسے لوگ اس دھرتی پر بوجھ ہیں تم لوگوں کو ختم کرنے کے لیے ہم جیسے بسٹ کو بنایا گیا ہے۔۔۔

یہ کہتے ہی اس کی شہ رگ پر اپنا چاکو پھیرا اور چلا گیا وہ جو کچھ بولنے کے لیے معافی مانگنے کے لیے منہ کھولنے ہی لگا تھا اس کو موقع ہی نہیں دیا۔۔۔

وہ رات کو واپس کمرے میں آیا پہلے دوسرے کمرے سے کپڑے چینج کر کے آیا تھا تاکہ انمول اس سے زیادہ خوفزدہ نہ ہو۔۔۔

میری جنگلی بلی۔۔

وہ جو ایک ہاتھ تکیہ اور ایک ہاتھ منہ پر رکھے سو رہی تھی۔۔

بہت جلد پرنسس میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا تمہارے سارے خوف دور کر دوں گا۔۔

لیکن کبھی خود سے دور نہیں جانے دوں گا وہ جو میر کے آنے سے ہی اٹھ گئی تھی خوف سے لیٹی رہی تھی اس کی باتیں سن کر ایک انسو گر کر تکیہ میں جذب ہوا تھا جو میر کی آنکھوں نے دیکھ لیا تھا۔۔

لیکن کچھ کہہ نہیں سکا اور اسے اپنی باہوں میں لے کر سو گیا انمول بھی اس کی باہوں میں جاتے ہی دوبارہ سے سو گئی۔۔۔

اگلے دن ماہ ساحل کے لیے چائے بنا رہی تھی کہ وہاں ہانیہ آگئی۔۔

کیا ہوا ہانیہ کچھ چاہیے۔۔

ہاں چاہیے ہے نا اس نے ماہا کو کچھ سمجھے بغیر ہی گرم چائے کے پیالی اٹھائی اور اپنے ہاتھ پر ڈال دی اور چیخنے لگی۔۔۔

ساحل اور ساجدہ بیگم جلدی سے کچن میں آئے تو ساحل نے جلدی سے ہانیہ کا ہاتھ پکڑا یہ کیسے ہوا۔۔

ماہا نے گرا دی چائے زور زور سے رونے لگی۔۔

ماہ تو کب سے ساحل کا ہاتھ دیکھ رہی تھی جس نے ہانیہ کا ہاتھ پکڑا تھا اور اپنے اوپر لگے الزام دیکھ کر اس کا غصہ سوا نیزے پر ہوا تھا۔۔

ساحل میں نے نہیں گرایا اس نے ساحل کو وضاحت دینی چاہیی۔۔

ماہ آپ کیا چاہتی ہے۔۔

پہلے ہانیہ کو مجھ سے دور کیا اب ہانیہ کو تکلیف دے رہی ہیں۔۔۔

ہانیہ نے ایک جلا دینے والی مسکراہٹ سے ماہ کو دیکھا تھا جو ماہ کو زیر سے بری لگی تھی۔۔

لیکن ساحل اس نے کچھ کہنا چاہا۔۔

بس بہت ہو گیا اب آپ کچھ نہیں کہی گی

چلے آئے ہانیہ۔۔۔وہ جو جانے لگا تھا

ماہ نے روک دیا۔

روکو ایک منٹ۔

اگر یہ مجھ پر الزام لگا رہی ہے تو میں اس الزام کو سچ کر دیتی ہو۔۔

اس نے چائے کا دوسرا کپ اٹھایا اور ہانیہ کا دوسرا ہاتھ پکڑ کر اس پر گرایا دیا۔۔

ہانیہ تو ہکا بکا اپنے دونوں ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی جو جل گے تھے۔۔۔

اب مجھ پر الزام لگا سکتی ہیں اور میں مان بھی لیتی ہوں کہ میں نے جلایا ہے۔۔

تو ماہ یہ کہہ کر چلی گئی ساحل کو ماہ پر بہت غصہ آیا لیکن کچھ کہا نہیں۔۔

ساجدہ بیگم نے بھی ہانیہ کو شکی نظروں سے دیکھا تھا لیکن ابھی وہ نہ ماہ کو غلط کہہ سکتی تھی نہ ہی ہانیہ کو کیونکہ ہانیا کے ساتھ بھی برا ہوا تھا۔۔۔

انمول ناشتہ کر کے کچن میں برتن سمیٹ رہی تھی کہ میر اس کے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

وہ گھبرا گئی۔۔۔

کیا ہوا ہے جان میر۔۔۔

میر ایک دفعہ مجھے اپنے پاپا سے بات کرنے دے بہت یاد آ رہی ہیں مجھے میں انہیں کچھ نہیں بتاؤں گی پلیز میر۔۔۔

وہ تو اس کے بالوں میں سر دیے ہے اس کو محسوس کر رہا تھا۔

آئی لو یو سو مچ جان میر وہ یہ کہتے ہی اس کے ہونٹوں پر جھکا تھا۔۔

پلیز میر وہ روہانسی ہوئی تھی پرنس میں چاہتا ہوں کہ تم صرف میرے بارے میں سوچو میرے بارے میں بات کرو مجھے پیار کرو۔۔

تو وہ اس کو اٹھاتا کمرے میں لے گیا وہ تو ڈر رہی تھی میر سے لیکن یہ سب..

جب جب میر اس کے پاس آتا تھا وہ سین اس کی آنکھوں کے سامنے آ جاتا تھا لیکن میر بھی اس کے چہرے پر جا بجا اپنی محبت کی مہر ثبت کر کے اسے سب سوچوں سے دور لے گیا۔۔۔

اس نے رات کو بھی میر کی منمانیاں برداشت کی تھی لیکن صبح صبح وہ اس کے ہوش ٹھکانے لگا دے گا اسے اندازہ نہیں تھا۔۔

وہ فریش ہو کر باہر آیا تو زین کو لاونج میں بیٹھے ہوئے دیکھا کیا ہوا زین کیوں پریشان ہو کچھ نہیں میر تم تو جانتے ہو کہ زویا مجھ سے پیار نہیں کرتی وہ ابھی تک اس لڑکے سے پیار کرتی ہے--

اسی لئے وہ کبھی میری محبت کو سمجھ نہیں سکتی--سب ٹھیک ہو جائے گا

ہمم---

تم بتاؤ بھابی مان گئی ہیں-

نہیں وہ کہاں مانتی ہے لیکن زین تم جانتے ہو وہ میری ہے اسے ہمیشہ میرے پاس ہی رہنا ہے چاہے خوشی سے یا زبردستی اسے لگتا ہے کہ وہ یہاں سے بھاگ جائے گی تو اس کی غلط فہمی ہے اور بہت جلد میں اس کی غلط فہمی دور کر دو گا-

چلو آو تمہارے سسر سے تو بات کرتے ہیں۔۔

ہا ہا اب اس کی سزا کا وقت بھی قریب آ رہا ہے۔۔۔

تو میر نے اپنے فون سے اسے کال کی تو آگے سے دلاور بیگ نے کال اٹھائی۔۔

کون ہے تو میر کچھ نہیں بولا کچھ بولتا کیوں نہیں۔۔

ہیلو ہیلو کون ہے۔۔

تمہاری موت دلاور بیگ عرف کنگ۔۔۔

ک۔۔۔کون ہے سرد ٹھڑا دینے والی آواز سن کر ایک پل کو کنگ بھی ڈر گیا تھا۔لیکن جلدی ہی نارمل ہو گیا۔۔

بیسٹ تمہاری موت..

ہا ہا بیسٹ تم کچھ نہیں بگاڑ سکتے میرا ہاں لیکن مجھے تمہاری بیوی پسند آگئی ہے تمہارے جیسے درندے کے ساتھ وہ معصوم سی گڑیا کچھ سوٹ نہیں کرتی۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی ورنہ جان لے لوں گا تمہاری۔۔

ہا ہا ہا ہا ہا میں اپنی بیوٹی کو اپنے پاس لے آؤں گا اور تم کچھ نہیں کر پاؤ گے۔۔۔

ٹھیک ہے اگر تم نے میری پرنسز کو کچھ کیا تو تمہاری بیٹی کو بھی نقصان پہنچ سکتا ہے سنا ہے وہ کسی پولیس والے کی بیوی ہے۔۔

بکواس بند کرو تیری پرنسز کو تو میں ایک ایسی اذیت دوں گا کہ تو کانپے گا اگر میری بیٹی کو کچھ ہوا تو۔۔۔

اپنی الٹی گنتی گننا شروع کر دے کنگ کیونکہ بہت جلد تیری موت میرے ہاتھوں ہونے والی ہے۔۔

اور کھٹاک سے فون بند کر دیا۔۔

دیکھ لو گا تمہیں بیسٹ سارے خواب ایک دفعہ ہی پورے کرو گا۔۔
زویا بند دروازے کو پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھ رہی تھی اسے لگا اس کی سانس رک جائے گی وہ اپنے قدم بڑھا نہیں پا رہی تھی اس کا دل کر رہا تھا زین کے پاس بھاگ کر جائے اور اس کے سینے میں کہیں چھپ جائے اور کہہ دے کہ اس کی اس کی عادت ہو گئی ہے۔۔۔

اس کی محبت پر یقین اگیا ہے لیکن شاید زویا نے اپنی بے وقوفی میں زین کی محبت کو کھو دیا تھا اب وہ اپنی محبت حاصل کر پائے گی یا نہیں یہ تو آگے چل کر ہی پتہ چلے گا۔۔
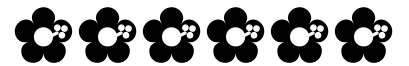
اب آہستہ آہستہ سے ساحل اور ماہ میں بھی سب ٹھیک ہو رہا تھا ہانیہ نے ماہ کو تنگ کرنا چھوڑ دیا تھا وہ اب بس یہاں سے علی کے ساتھ بھاگنے کا پلان کر رہی تھی۔۔

آج ماہا نے آفس سے چھٹی کی تھی اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ ساحل کے ساتھ کہیں باہر گھومنے جائے اسی لیے وہ صبح سے انتظار کر رہی تھی نہ وہ آفس آیا تھا اور فون بھی نہیں اٹھا رہا تھا اب وہ پریشان ہو گئی تھی رات کے اٹھ بجے تھے اور دروازہ کھلنے کی آوازیں بے چینی سے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ سامنے ساحل تھا۔۔۔

کہاں تھے تم کب سے فون کر رہی ہوں کوئی احساس ہے فون نہ سہی ایک ایک میسج ہی کر دو اسے دیکھ کر ماہ نے غصے سے کہا۔۔

سوری وہ دوستوں کے ساتھ ہم ٹائم کا پتہ نہیں چلا اس کے دھیمی اواز سن کر ماہ کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھا۔۔

کیا ہوا ہے طبیعت ٹھیک ہے نا اس کا سرخ چہرہ دیکھتے ہوئے ماہ نے اگے بڑھ کر پیشانی پر ہاتھ رکھا

میں ٹھیک ہوں۔۔

کہاں سے ٹھیک ہو تمہیں اتنا تیز بخار ہو رہا ہے تم کمرے میں جاؤں میں تمہارے لیے کچھ بنا کر لاتی ہوں۔۔

کچھ کھایا تھا۔۔

نہیں۔۔۔

ماہا کا اس کی فکر کرنا ساحل کو بہت اچھا لگ رہا تھا کبھی ہانیہ نے اس کا اس طرح سے خیال نہیں رکھا تھا۔۔

آپ کو کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے بس سونا چاہتا ہوں صبح تک ٹھیک ہو جاؤں گا اسے تسلی دے کر وہ کمرے میں چلا گیا۔۔

اس کی بات اگنور کر کے ماہ کچن میں چلی گئی اور ہلکا پھلکا سا بنا کر اس کے کمرے میں چلی گئی ساحل کچھ کھا لو پھر میڈیسن لے لینا اور ٹرے ٹیبل پر رکھ کر اس نے ساحل سے کہا ---

لیکن آگے سے خاموشی چھائی رہی اس نے آگے بڑھ کر پیشانی پر ہاتھ رکھا تو دیکھا بخار بہت بڑھ گیا تھا اسے مزید پریشانی ہوئی اور موبائل اٹھا کر ڈاکٹر کو کال کی جو کہ تھوڑی دیر بعد آچکا تھا بخار پہلے سے کم ہو چکا تھا جو شاید اس کے اتنی دیر سے پٹیاں لگنۓ کی وجہ سے ہوا تھا۔۔

کچن سے جا کر گرم دودھ اور بسکٹ لے کر کمرے میں آئی

ساحل جلدی سے کھالو پھر میں میڈیسن بھی لینی ہے اس نے ساحل کا کندھا ہلایا تھا ساجدہ بیگم بھی پریشانی سے ان کے پاس بیٹھی تھی اور ماہا کو اس کی فکر کرتا دیکھ کر خوش ہو رہے تھی اور ہانیہ تو اس کا حال تک پوچھنے نہیں ائی تھی۔۔

ساحل صرف ماہ کو دیکھ رہا تھا کیا تھی یہ لڑکی دوسروں کے لیے جلاد اور میرے لیے صرف محبت ہی برساتی رہتی تھی ساجدہ بیگم دونوں کو اکیلا چھوڑ کر کمرے سے چلی گئی۔۔

تو ساحل نے ماں کا ہاتھ پکڑ کر اپنے اوپر کھینچ لیا اور ماہ تو حیرانگی سے ساحل کو دیکھ رہی تھی ساحل جو خمار آلود نظروں سے ما کو دیکھ رہا تھا۔

ماہا مجھے آپ کی محبت پر یقین آنے لگا ہے وہ دوائیوں کے زیر اثر گنودگی میں جاتے ہوئے بول رہا تھا اتنا آہستہ بول رہا تھا کہ ماہ کو بھی مشکل سے سنائی دے رہا تھا ابھی وہ کچھ اور کہتا کہ وہ نیند میں چلا گیا۔

اور ماہ کا افسوس ہوا کہ اتنی جلدی بھی کیا تھی سونے کی لیکن وہ خوش تھی کہ چلو ساحل نے اس سے صحیح سے بات تو کی تھی۔۔

وہ اٹھی تو کمبل ساحل کے اوپر دیا اور برتن کچن میں رکھ کر آئی اور ساحل کے ساتھ بیڈ پر آ کر لیٹ گی۔۔

تو وہ ساحل کو دیکھنے لگی وہ اس کے ایک ایک نقش کو اپنی آنکھوں کے ذریعے دل میں اتار رہے تھی۔۔

ساحل کا دیدار ہی ماہ شاہ کا سکون تھا وہ جب جب ساحل کو دیکھتی تھی اس کے عشق میں اضافہ ہی ہوتا تھا۔۔

وہ محبت بھری نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی وہ اس کے قریب ہوئے اور اس کے ایک ایک نقش کو اپنے ہاتھوں سے چھونے لگی کہ اچانک سے اس کے ہاتھ ساحل کے لبوں پر ائے تھے تو وہ بے ساختہ ہی جھک گئ تھی اور ساحل کی نیند کا فائدہ اٹھا رہی تھی اپنی

سانسوں کو اس کی سانسوں میں منتقل کر رہی تھی اس کا دل ہی نہیں بڑھ رہا تھا کہ وہ ساحل سے دور ہو۔۔

ساحل سے دیوانگی کی حد تک وہ پیار کرتی تھی اس کا بھی دل کرتا تھا ساحل اس سے پیار کریں اس کے قریب آئے اس کے جذبات کی قدر کرے لیکن جس ماحول میں شادی ہوئی تھی اس کو کوئی امیر نہیں تھی ساحل کبھی قریب آئے گا لیکن اج ساحل کی پیش قدمی کی وجہ سے اسے ڈھارس ملی تھی کہ جلد ہی وہ ساحل کو حاصل کر لے گی اسے دیکھتے دیکھتے ماہ بھی سو گئی تھی۔۔
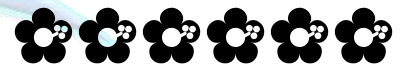
انمول نے بھی رات سے کچھ نہیں کھایا تھا لیکن ابھی سکندر صاحب تھوڑی دیر پہلے اسے کھانا کھلا کر گئے تھے اب کھڑکی میں اسمان کی طرف دیکھ رہے تھے انمول بھی اپنے میر کو یاد کر رہی تھی انمول کی آنکھ سے آنسو جاری ہو گئے تھے جو کہ کسی گہرائی جدائی کا پتہ دے رہی تھی آج کی رات تو جاگنے والی تھی۔۔

میر تو بہت مضبوط انسان تھا لیکن انمول کے دھوکہ دینے اور چھوڑ جانے کی وجہ سے ٹوٹ گیا تھا کچھ آنسو اس کی آنکھوں سے نکلے تھے۔

لیکن درد کے ساتھ ساتھ اب اس کی محبت نے جنونیت اور دیوانگی اختیار کر لیتی ہوں بہت جلد تمہارے پاس آؤں گا پرنسز پھر دیکھنا تمہارے کئے کی سزا دوں گا۔۔

آج کی رات اس پر بھی بھاری تھی تم سے ایک ایک پل کا حساب لوں گا جتنا تڑپا رہے ہو اس سے زیادہ تڑپاؤں گا اب اس کے سبز آنکھوں پر سراریت سے چمک رہی تھی..
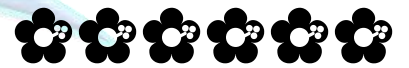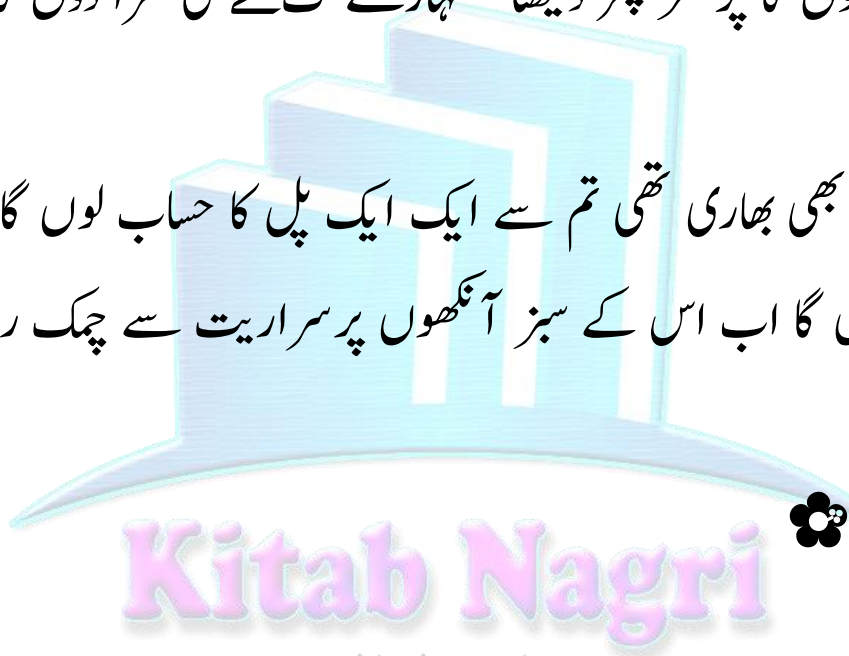
زویا جب گھر آئی تو دراور بیگ گھر نہیں تھا جب وہ گھر آیا تو ملازم نے بتایا کہ زویا بی بی گھر آئی تو دلاور بیگ کو حیرت کے ساتھ ساتھ خوشی بھی ہوئی تھی۔۔

تو وہ زویا کہ کمرے میں گیا۔

زویا بیٹا۔۔۔

تو وہ جلدی سے دلاور بیگ کے سینے سے لگ کر رونے لگی کیا ہوا بیٹا پاپا پاپا وہ زین نے مجھے گھر سے نکال دیا۔

بابا میں کیا کروں تو دلاور بیگ کو بہت خوش ہوئی تو بیٹا اچھی بات ہے نا کہ آپ کو چھوڑ دیا نہیں بابا کیا نہیں بیٹا کچھ نہیں پاپا آپ پریشان نہ ہو میں ٹھیک ہوں۔

اوکے بیٹا تم ریسٹ کرو صبح بات کرتے ہیں اوکے پاپا آپ پریشان نہ ہوں۔۔

زویا چاہ کے بھی نہیں سو پا رہی تھی اف زین تم نے جان بوجھ کر میری عادت خراب کی ہیں اپنے سینے پر سلا کر اور اب گھر سے نکال دیا میں جانتی ہوں میں نے غلط کہ لیکن اس کی سزا یہ تو دیتے۔

پہلے کی طرح قید کر لیتے۔۔اب مجھے تمہاری قید کی عادت ہو گئی ہے اور اب۔۔۔

اور آنسو آنکھوں سے بہنے لگے۔

پلیز زین۔۔۔

اب تو وہ سونے سے رہی۔۔

زین جس نے زویا کو گھر سے نکال تو دیا تھا لیکن ایک پل بھی چین نہیں بیٹھا تھا اسے رہ رہ کے زویا کی یاد آ رہی تھی۔۔

اسے سالوں بعد اس کی لٹل فیری ملی تھی اور اب پھر سے دور ہو گئے تھے لیکن اس نے طہ کیا تھا کہ جب تک وہ خود نہیں آئے گی محبت کی بے قدری نہیں کروائے گا۔۔

اب یہ طہ تھا کہ ان چاروں کی راتیں اب جاگ کر گزرنی ہیں جب تک سب نے ایک ساتھ نہیں ہونا تھا دیکھنا یہ تھا کہ اب یہ سب ساتھ ہوتے ہیں یا ہمیشہ کے لیے بچھڑ جاتے ہیں۔۔

سکندر صاحب اور زمین بیگم دیکھ رہے تھے کہ انمول کتنی پریشان ہیں وہ جانتے تھے کہ انمول کتنا پیار کرتی ہے میر سے لیکن وہ بھی اب ایک انسان کے پاس اپنی بیٹی نہیں بھیج سکتے تھے جو قاتل ہو۔

اسی لیے انہوں نے انمول سے طلاق کے بارے میں بات کرنے کا سوچا سکندر ایک دفعہ سوچ نے انمول طلاق لے لے گی کیا میں جانتا ہوں بیگم لیکن اسے اس اذیت سے نکالنے کے لیے یہی کرنا پڑے گا اپ انمول کو بلائیں ہم خود بات کرتے ہیں تو زمین بیگم نے انمول کو بلایا۔۔

بیٹا اپ نے کیا سوچا ہے میر کے بارے میں کیا سوچا ہے۔۔

پاپا میر اگر وہ کم چھوڑ دیتے ہیں تو میں ان کے پاس چلی جاؤں گی ورنہ نہیں۔۔

وہ حیران تھی کہ میر جو اس سے ایک منٹ بھی دور نہیں رہ سکتا تھا کیسے دو دن گزر گئے تھے میر نے اس کی خبر نہیں لی تھی۔۔

بیٹا اگر طلاق۔۔۔۔

نہیں پاپا میں میر سے طلاق نہیں لے سکتی آپ جانتے ہیں۔۔

آپ جانتے ہیں میر مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں اور وہ اس کام کو چھوڑ دیں گے۔۔
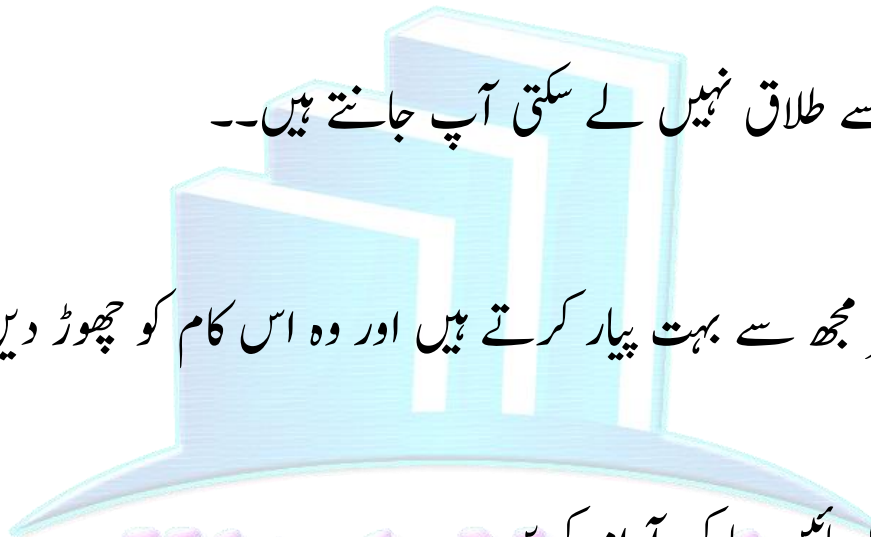
چلیں سوچ لیں بیٹا جائیں جا کر آرام کریں۔۔

✿✿✿✿✿✿

زویا نے احمد کو کال کی تھی تو آگے سے پتہ چلا کہ احمد نے شادی کر لی نہ جانے اس کے دل میں خوشی ہوئی تھی کہ احمد زندگی میں آگے بڑھ گیا ہے۔۔

لیکن اسے زین کا پیار اس کا جنون بہت یاد آرہا تھا اس نے بہت کوشش کی تھی کہ کئی دفعہ زین کو کال کرنے کی لیکن زین نے نہیں اٹھائی شاید وہ مجھ سے زیادہ ناراض ہے اس نے واپس جانے کا سوچا تو وہ پاپا سے بات کرنے کے لیے نیچے گئی۔۔

میر ان تین دنوں میں پہلے سے زیادہ خطرناک ہو گیا تھا اس کا کام بس لوگوں کو مارنا اور رات دیر تک گھر آنا تھا جب سے اس کی پرنسز گئی تھی وہ تو زیادہ بے رحم سفاک بن گیا تھا۔۔

ابھی وہ ایک بندے کا صفایا کر کے آیا تھا تو زین میر کے پاس آیا

۔

میر تم نے کیا سوچا ہے انمول کے بارے میں۔۔

کیا مطلب۔۔

مطلب کہ تم نے اس کی کوئی خبر نہیں لی وہ کہاں ہے کہاں نہیں۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے زین میں اپنی بیوی سے اتنا بے خبر ہوں کہ میں نہیں جانتا وہ کہاں ہے۔۔

میں جانتا ہوں وہ اپنے گھر ہے۔

تو پھر تم لے کر کیوں نہیں آ رہے۔۔

اس لیے کہ وہ جتنے دن آزادی کے گزارنا چاہتی ہے گزار لیں لیکن جب اس دفعہ میں نے اسے قید کیا ہے نا تو پھر پھڑا بھی نہ سکے گی۔۔

بس میں اس سے پہلے اپنے سارے کام ختم کرنا چاہتا ہوں تاکہ زیادہ سے زیادہ اپنے پنسز کے ساتھ ٹائم گزار سکوں یہ کہتے ہوئے اس کو لہجے میں عجیب قسم کی دیوانگی تھی۔۔

اگر کنگ کو پتہ چل گیا تو۔۔

میں نے اپنے آدمی انمول کے گھر کے باہر کھڑے کیے ہیں کنگ کے لوگ کبھی ان تک نہیں پہنچ پائیں گے۔۔

تم نے کیا سوچا ہے زویا کے بارے میں۔۔

میں اسے اب نہیں لے کر آؤں گا۔۔

سوچ لو زین وہ تمہاری لٹل فیری ہے بہت مشکل سے ملی ہے یہ نہ ہو اسے دوبارہ کھو دو۔

تو وہ اس کے شانے پر تھپتھپا کر چلا گیا تو زین گہری سوچ میں چلا گیا۔۔

ہیلو ہانیہ۔

علی تم نے مجھ سے تین دن ہو گئے ہیں بات کیوں نہیں کی کہاں ہو تم۔۔

میری جان میں پاکستان آگیا ہوں تم کل تیار رہنا میں تمہیں لینے آؤں گا پھر ہم شادی کریں گے سچی علی کل تم مجھ سے شادی کرو گے میں بہت خوش ہوں۔۔۔

ماہ جو اس کی باتیں سن رہی تھی اس کے پاس آئی تو ہانیہ نے جلدی سے کال بند کر دی۔۔

تم ہماری باتیں چھپ کر سن رہی تھی۔۔

سننا نہیں چاہتی تھی لیکن یہ تم غلط کر رہی ہو اس گھر کی بیٹی ہو تم آنٹی کو ساحل کو دھوکہ دو گی انہیں تکلیف ہوگی۔۔

تم چپ کرو تم نے اپنا پیار حاصل کر لیا ہے اب میری راہ میں رکاوٹ بن رہی ہو جاؤ یہاں سے۔۔

تو ماہ افسوس سے سر ہلا کر چلی گئی۔۔

آئی بڑی مجھے سمجھانے والی۔۔

زویا نیچے پاپا سے بات کرنے آئی تو دلاور بیگ کسی سے بات کر رہا تھا زویا اپنا نام سن کر چھپ کر دلاور بیگ کی باتیں سننے لگی۔۔

ہاں ہاں زویا تم لوگوں کو مل جائے گی بس مجھے 20 کروڑ روپے چاہیے اور وہاں کی حکومت چاہیے۔۔

اور زویا تو اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی جو اسے بیچ رہا تھا۔۔

کل رات آ کر لے جانا زویا کو میں اسے تمہارے حوالے کر دوں گا۔۔

اور زویا رونے لگی کہ کیسے اس کا باپ کسی کو بیچ سکتا ہے اپنی

اولاد کے ساتھ کوئی ایسا کیسے کر سکتا ہے۔۔

وہ جلدی سے بھاگ کر کمرے میں گئی اور دروازہ بند کر کے رونے لگی
اسے زین کی پناہ یاد آ رہی تھی کہ کیسے وہ اسے زرہ بھی تکلیف
نہیں ہونے دیتا تھا پھر بھی کبھی زویا نے اس کی محبت کا جواب
محبت سے نہیں دیا تھا اور ایک اس کا باپ تھا جو اسے بیچ رہا تھا۔۔

میں کنگ ہوں اور کنگ اپنے وعدے کے خلاف کبھی نہیں جاتا اس نے
فون بند کیا تو بیٹھ کر سوچنے لگا کل جو زویا نے اسے بات بتائی
تھی ایک بار تو دلاور کو یقین نہیں آیا تھا۔۔

کہ میر سلطان شاہ بیسٹ ہے اس سے پہلے ہی شک تھا لیکن کل زویا
نا اس کے شک پر سچ کی مہر ثابت کر دی تھی۔

اب آئے گا مزہ میر شاہ۔۔۔

دلاور نے ارادہ کیا تھا کہ میر کو کال کرنے کا لیکن اس سے ایک کام تھا اسی لیے وہ اپنے فارم ہاؤس چلا گیا جس کا نام اس نے کنگ ہاؤس رکھا ہوا تھا۔۔

آج پرنسز کا ذکر کر کے میر کے دل میں جذبات جگا دیے تھے وہ بے قرار ہو رہا تھا اپنی پرنسز کے پاس جانے کو ایک پل کو چین نہیں آ رہا تھا اس لیے اس نے ارادہ کیا تو گاڑی کی چابی اٹھائی اور چلا گیا۔۔

انمول کے کچھ دیر پہلے ہی آنکھ لگی تھی میر جو کھڑکی پھلانگ کر آیا تھا اس کے پاس بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔۔

ہمیں تم سے پیار کتنا۔

یہ ہم نہیں جانتے۔۔

مگر جی نہیں سکتے تمہارے بنا۔۔

ہمیں تم سے پیار کتنا۔

یہ ہم نے نہیں جانتے۔۔

اس کے پاس بیٹھا اپنا پسندیدہ گانا گا رہا تھا انمول نے یہ گانا سن کر جلدی سے اپنی آنکھیں کھولی تو اپنے پاس کسی کو نہ پایا اس نے اپنا وہم سمجھا۔۔

میر اب آپ میرے خوابوں میں بھی آ رہے ہیں پلیز نہ کریں ایس۔۔

اوہ جو کرسی پر بیٹھا اس کی باتیں سن رہا تھا یہ سن کر مسکرا

اٹھا اسے خوشی ہوئی تھی کہ اس کے پرنسز بھی اسے مس کرتی ہے لیکن وہ اسے دھوکہ دے کر گئی تھی اسی لیے وہ اسے معاف نہیں کر سکتا تھا۔۔

وہ پھر سے سونے لگی تھی کہ میر نے پاس بڑے لیمپ سے لائٹ جلا دی اور پورا کمرہ روشن ہو گیا تو انمول کمرہ روشن دیکھ کر میر کو پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھنے لگی اور اس کی لال ہوتی آنکھیں دیکھ کر ڈر کر پیچھے ہونے لگی۔۔

اف اف۔۔۔کتنے دن بعد دیکھا ہے تم کو سکون آگیا ہے اس دل کو۔

اااا۔۔آپ وہ مشکلسے ہکلاتے ہوئے بولی۔

پرنس۔۔۔

میر نے گہری سبز آنکھوں سے مسکرا کر دیکھا۔۔

انمول نے بنا وقت ضائع کیے روم سے بھاگنے کی کوشش کی لیکن میر نے اس کو کمر سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچا۔۔

نہیں نہیں پلیز میر مجھے جانے دیں۔

پرنسز میں نے سوچا تھا کہ تم مجھے دیکھ کر خوش ہو گئی لیکن تم تو مجھے دیکھ کر ڈر رہی ہو کیوں۔۔

کیوں پرنسس وہ دھاڑا تھا۔۔

اہ وہ چیخ پڑی تھی۔۔

پرنسز میں چاہوں تو تمہیں ابھی لے کر جا سکتا ہوں۔۔

میں نے کہا تھا کہ تمہارے سارے راستے مجھ سے شروع ہو کر مجھ پر ہی ختم ہوتے ہیں پھر کیوں دور جانے کی کوشش کی میری جان۔۔۔

وہ اس کے ہونٹ کے اوپر تل سے چھیڑ چھاڑ کر رہا تھا۔

انمول کی دھڑکنوں کے شور میر باسانی سن سکتا تھا۔۔

تمہیں پتہ ہے نہ میری سزا دینے کا طریقہ کیا ہے لیکن تمہارے دفعہ مجھے طریقہ بدلنا پڑتا ہے تمہارے دفعہ میرا دل نرم پڑ جاتا ہے۔۔

وہ اس کی گرفت میں اب تھر تھر کانپنے لگی تھی۔۔

ن۔۔نہ۔۔۔۔نہیں پلیز نہیں۔۔

وہ خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

اگلے ہی لمحے انمول کو سوچے بنا اس کی سانسوں کو قید کر گیا تھا
انمول نے دونوں ہاتھوں سے اس کی شرٹ کو مٹھی میں جکڑا تھا وہ
جو اتنے دن بعد سیراب کر رہا تھا اس لمس میں محبوب سے دور
جانے کی شدت محبت دیوانگی تھی۔۔

وہ پیچھے ہٹا تو انمول گہرے گہرے سانس لینے لگی

تو وہ ہنس دیا تو اچانک ہی انمول کو دیوار کے ساتھ پن کیا اور اس
کے شہ رگ پر چاکو پھیرنے لگا انمول کی سانس اٹکی تھی۔

کلکلک۔۔۔۔کیا کر رہے ہیں آپ۔۔

پہلی اور آخری بار سمجھا رہا ہوں مجھ سے دور جانے کا سوچنا بھی مت ورنہ انہی ہاتھوں سے اپنی جان کی جان لوں گا اور مجھے کوئی پچھتاوا نہیں ہوگا سمجھیں اس کی گہری سبز آنکھیں لال انگارہ ہوئی تھی۔۔

جی جی سمجھ گئی۔۔

گڈ گرل اب چپ چاپ سو جانا بہت جلد تمہیں یہاں سے سب سے دور لے جاؤں گا جہاں تمہارے اور میرے علاوہ کوئی نہیں ہوگا.

تو وہ اس کا گال تھپتھپا کر کھڑکی سے باہر کود گیا۔۔

انمول نیچے زمین پر بیٹھ کر شدت سے رو دی اب اس کے دل میں میر کے لیے اور خوف بیٹھ گیا تھا۔۔

اگلی صبح زویا نے زین کو بہت کالز کی وہ جو کسی کیس میں بری طرح الجھا ہوا تھا کسی کی کال نہیں اٹھا رہا تھا۔۔

وہ بری طرح رو رہی تھی پلیز زین مجھے بچا لو اس نے گھر سے باہر جانے کی کوشش کی تھی لیکن شاید دلاور نے منا کر دیا ہوا تھا گارڈز کو کہ اسے باہر نہیں جانے دینا زویا بھی چپ کر کے واپس آگئی۔۔

تا کے دلاور کو شک نہ ہو۔۔

پلیز زین مجھے بچا لو۔۔
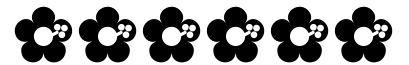
پلیز کنگ ایسے نہیں کرو میں تمہارے بچے کی ماں بننے وال ہو آپ یہ

کام چھوڑ دو میں اپ کے ساتھ رہوں گی ہمارا بچہ خوشی خوش رہیں گے۔۔

تمہاری یہ اوقات کہ تم مجھے بتاؤ مجھے کیا کرنا ہے کیا نہیں اس نے فاطمہ کو تھپڑ مارا تھا فاطمہ جو اس کی رکھیل تھی دلاور بیگ لندن گیا تھا وہاں اس نے فاطمہ کو دیکھا تھا جو کہ 25 سال کی ایک لڑکی تھی بہت خوبصورت۔۔

دلاور نے سوچ لیا تھا کہ اسے اپنی ریکھیل بنا کر رکھے گا اور اغواہ کروا کے اپنے پاس لے ایا تھا اور اب وہ ماں بننے والی تھی اس نے سوچا شاید کنگ یہ سن کر خوش ہو کر یہ کام چھوڑ دینے کہ جب ایک دفعہ نشہ لگ جائے طاقت کا کب اترتا ہے اب وہ ماں بننے والے تھے لیکن کنگ کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔

کیونکہ اس نے جب سے اپنے بیوٹی کو دیکھا تھا سارے کا سارا حسن

فاطمہ کا کہیں دور جا گرا تھا اسی لیے اسے اب بس اپنے بیوٹی

چاہیے تھی تم تب تک یہاں رہو گی بیٹا ہوا تو اسے میں اپنی طرح

بناؤں گا اور اگر بیٹی ہوئی تو اسے تمہارے ساتھ ہی مار دوں گا آئی

سمجھ۔۔

✿✿✿✿✿✿✿

زویا اپنے کمرے میں بیٹھی تھے کہ اسے نیچے گھر میں کچھ لوگوں

کی آوازیں آئی تو اس نے کمرے سے باہر نکل کر دیکھا تو ہم اپنے باپ

اور کچھ لوگوں کو دیکھا اسے خطرہ محسوس ہوا تھا اسے اب اپنے

آپ کو خود بچانا تھا۔۔

اس لیے اس نے کھڑکی سے کودنے کا سوچا جو اونچی تو بہت ہی

لیکن اسے اپنی عزت بچانے تھے اس نے سنا اس کا باپ کہہ رہا تھا کہ

وہ کمرے میں جو لے آؤ وہ ادمی کمرے میں آئے تو زویا مشکل سے

کھڑکی سے کودی تھی۔۔

تو وہ بھی اس کے پیچھے بھاگے کیا ہوا ہے کنگ تیری بیٹی بھاگ گئی ہے کیا مطلب بھاگ گئی جو وہ ڈھونڈو اسے لے کر آؤ میرے پاس اس نے آدمیوں سے کہا۔۔

وہ بھاگتی جا رہی تھی اور مسلسل زین کو کال کر رہی تھی وہ جو ابھی تھک ہار کے افس میں آ کر بیٹھا تھا موبائل نکال کر دیکھا تو زویا کی اتنی کالز دیکھ کر پریشان ہوا تھا۔

وہ ابھی سوچ رہا تھا کہ زویا کہ دوبارہ سے کال آئے تھے اس نے جلدی سے اٹھائی تھی۔

ہیلو ہیلو زین مجھے بچا لو ورنہ وہ مجھے لے جائیں گے۔۔

کون کون زور کہاں ہو تم۔۔

زین پاپا نے بیچ دیا اہ وہ بھی بول رہی تھی کہ گولی کی آواز زین کو سنائی دی۔۔

زویا زویا کیا ہوا ہے گولی زویا کے پاس سے ہو کر گزری تھی اسے زین کی آوازیں آ رہی تھی۔

زین پلیز بچا لو زویا پلیز مجھے بتاؤ تم کہاں ہو تو زویا نے اس جگہ کا حلیہ بتایا تو زین پہلے ہی گاڑی میں بیٹھا تھا جلدی سے اس جگہ پر پہنچا تھا۔۔

زویا جلدی سے جنگل میں چھپ گئی تھی۔۔۔

ڈھونڈو لڑکی کو یہاں ہی چھپی ہوگی زویا اپنے منہ پر ہاتھ رکھے اپنی چیخیں رو کے بیٹھی تھی زین پلیز جلدی آ جاؤ ورنہ میں مر

جاؤں گی۔۔

جلدی ڈھونڈو ورنہ کنگ ہمیں چھوڑے گا نہیں وہ زویا کہ اس پاس سے ہی تھے ۔۔کنگ کا نام سن کر زویا کو ڈر لگا ابھی اسے پتہ نہیں تھا کہ کنگ اس کا باپ ہی تھا۔۔

زین ہوا کی سپیڈ سے گاڑی چلا کر وہاں پہنچا تھا سڑک سنسان تھی زویا زویا کہاں ہے تم۔۔

تو زویا کو دور کہیں زین کی آواز سنائی دی تھی۔۔

تو وہ جنگل سے نکلی اور زین کی طرف بھاگی تھی زین میں یہاں ہو۔۔

اہہہہ--

گولی چلی تھی اور زین نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا اسے لگا اس کا دل رک جائے گا اس سے قدم بڑھانا مشکل لگ رہا تھا--

اسے اب یقین ہوا تھا کہ آنکھوں کے سامنے کسی اپنے کی جان جاتا دیکھنا ایسے لگتا ہے اپنی جان نکل رہی ہے۔

ذ---ی----زین اس نے ٹوٹے پھوٹے لفظوں سے بولا تھا--

اسے گولی کمر میں لگی تھی زین بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا تھا اس سے ایسا لگا کہ فاصلہ میلوں کا ہے وہ اسے اپنے پاس بلا رہی تھی۔

وہ لوگ تو بھاگ گئے تھے پولیس والوں کو دیکھ کر زویا زویا اٹھو کچھ نہیں ہو گا تمہیں--

زویا کو زین کبھی بھی اتنا پیار نہیں لگا تھا جتنا اسے آج لگ رہا تھا۔۔

کل ہی تو زویا کو لگا تھا کہ وہ زین کے بغیر نہیں رہ سکتی اور آج اس سے بچھڑ جانا تھا۔

یہ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا زویا آنکھیں مت بند کرنا اس نے زویا کو اٹھا کر گاڑی میں ڈالا اور جلدی سے ہاسپٹل لے کر چلا گیا۔۔

اس نے میر کو بھی کال کی تھی۔۔

زویا آنکھیں بند مت کرنا کچھ نہیں ہو گا تمہیں میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔

ذذ۔۔ذذ۔۔زین۔۔

ہاں میں یہاں ہی ہوں۔۔

آئی ایم سوری ذین۔۔۔

میں میں بہت پیار کرتی ہوں آپ سے۔۔

زین کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ زویا کیا کہہ رہی ہیں زویا نے اپنا ہاتھ زین کے چہرے پر رکھا اور مسکرا دی اور اسی لمحے اس کی آنکھیں بند ہوئی تھی اور ہاتھ ڈھلک گیا تھا۔

نہیں نہیں زویا تم ایسے نہیں کر سکتی وہ ہاسپٹل پہنچ چکے تھے میر بھی آگیا تھا۔۔

زویا کو اندر لے جا چکے تھے زین حوصلہ کرو کچھ نہیں ہو گا اسے۔۔

میر وہ ایسا کیسے کر سکتی ہے میں نے اسے گھر سے نکالا تھا اور وہ تو دنیا ہی چھوڑنے چلی ہے۔۔

اسے کہو ایسا نہ کریں اسے میرے پاس واپس آنا ہو گا۔۔

ماہ بھی ساحل کے ساتھ آگئی تھی زین بھیا کیا ہوا ہے۔۔

ماہ دیکھو نا اسے گولی لگی ہے وہ ٹھیک تو ہو جائے گی نا

ہاں ذہن وہ ٹھیک ہو جائے گی میر نے حوصلہ دیا۔۔

اسے رہ رہ کر یاد آ رہا تھا ذویا نے اسے چار دنوں میں کتنی کالز کیے تھے لیکن وہ بے حس بنا رہا۔۔

اسے اگنور کرتا رہا اور آج وہ بے حس بن کر زندگی اور موت میں لیٹی ہوئی تھی ڈاکٹر باہر ایا تو زین جلدی سے اس کے پاس گیا ڈاکٹر میری بیوی کیسی ہے۔۔

ٹھیک ہے وہ اب خطرے سے باہر ہے لیکن کچھ دیر وہ ہوش میں آ جائے گی تو زین نے بے ساختہ زمین پر جھک کر سجدہ شکر کیا تھا۔۔

میر نے اس کا شانہ تھپتھپایا تھا اب وہ جلدی سے اٹھ کر کمرے میں گیا تھا جہاں ذہیا مشینوں میں جکڑی ہوئی بے ہوش لیتی تھی۔۔

پلیز مائی لٹل فیری جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ تمہارے بغیر کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا ہے وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھ گیا تھا ایسے جیسے ہاتھ چھوڑا تو وہ پھر سے کہیں چلی جائے گی۔۔

زویا نے آہستہ آہستہ اپنی انکھیں کھول تو سامنے زین کو روتا ہوا پایا اور زویا خود کو خوش قسمت کی سمجھ رہے تھے کہ جس کو اس دنیا میں زین جیسے پیار کرنے والا شوہر ملا تھا۔۔

زین...

اس نے آہستہ سے بولا زین نے جلدی سے سر اٹھا کر زویا کی طرف دیکھا..

زویا زویا میں بہت خوش ہو تم ٹھیک ہو گئی تمہیں ہوش آگیا اس نے جلدی سے اس کے سر پر بوسہ دیا تم جلدی سے ٹھیک ہو دم تمہارے مجرم کو ایسے سزا دوں گا کہ روح کانپ جائے گی..

ماہا اور میر بھی زویا سے مل کر جا چکے تھے ڈاکٹر نے اب کہا تھا کہ وہ گھر جا سکتی ہے اور اس کا اچھے سے خیال رکھیں..

ہانیہ نے ساجدہ بیگم کو سلا دیا تھا وہ اپنا بیگ پیک کر کے گھر سے جانے کے لیے تیار تھی۔۔

ماہا اور ساحل بھی اپنے کمرے میں تھے ساحل کی طبیعت خرابی کی وجہ سے وہ سو گیا تھا اور ماہ جاگ رہی تھی تو وہ کھڑکی میں آ کر کھڑی ہو گئی تب اس نے دیکھا۔۔

کہ ہانیہ کسی کے ساتھ گاڑی میں جا کر بیٹھ رہی ہے ہانیہ ہانیہ یہ تمنے اچھا نہیں کیا کیا میں کبھی بھی ساحل کا سر جھکنے نہیں دوں گی۔۔

وہ بھی جلدی سے گھر سے نکلی اور ساحل کی گاڑی لی اور اس گاڑی کا پیچھا کیا تو علی کے فارم ہاؤس جا کر وہ گاڑی رکی تھی۔۔

ماہا ابھی کافی دور تھی وہ جانتی تھی علی اسے فارم ہاؤس ہی لے کر آئے گا۔۔

آؤ نا بے بی۔۔

علی گھر خالی کیوں ہے مولوی صاحب اور تمہارے دوست کہاں ہیں

تم نے تو کہا تھا کہ سب یہاں موجود ہیں علی نے اس کمرے میں بٹھایا اور دروازے کو لاک لگایا۔۔

ہانیہ تم کتنی بھولی ہو نا میرے کہنے پر تم آگئی میں تم سے کوئی شادی وادی نہیں کرنے والا بس تم کو استعمال کر کے اپنے بھوکے کتوں کے آگے پھینک دوں گا یا کسی کو بیچ دوں گا۔۔

کیا کہہ رہے ہو علی میں تم سے پیار کرتی ہوں

ابے ہٹ کوئی پیار نہیں کرتی مجھے سب پتہ ہے میری دولت کی وجہ سے میرے پاس آئی تھی تو ہانیہ کا ہاتھ اٹھا تھا علی کے گال پر چھپ گیا۔۔

تم نے مجھے سمجھ کر رکھا ہے ابھی جا کر پولیس کو بتاتی ہوں۔۔

تمہیں یہاں سے جانے دوں گا تو کسی کو بتاؤ گی نا تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے تھپڑ مارنے کی ایسا حال کروں گا کسی کو منہ دکھانے کا لائق نہیں رہو گی۔۔

اس نے ہانیہ کا دوپٹہ اتار کر پھینکا پلیز معاف کر دو وہ اس کے آگے ہاتھ جوڑنے لگی علی مجھے جانے دو میں کسی کو نہیں بتاؤں گی

ابے چپ کر بڑے نخرے دکھاتی تھی نا اب تو مجھے بتاتا ہوں میں

کیا کر سکتا ہوں۔۔

تو اس نے ہانیہ کو تھپڑ مارا کر بیڈ پر گرا دیا چھوڑو چھوڑو مجھے
اپنے بچاؤ کے چکر میں ہانیہ کی آستین علی نے پھاڑ دی تھی ابھی
وہ اپنی حد پار کرتا کہ ماہ نے لات مار کر دروازہ کھولا تھا علی کو
ہانیا کے اوپر جھکا دیکھ کر اس نے علی کو کھینچ کر دور کیا۔۔

اور جلدی سے ہانیہ کو چادر سے چھپایا تھا۔۔

ماہ تم۔

شششششش۔۔۔ہانیا کچھ نہیں ہو گا میں آگئی ہوں نا

ماہ شاہ تم او تو پہچان ہی لیا میں سمجھی کہ پہچانو گے ہی نہیں۔۔

اس نے ایک زوردار تھپڑ علی کے منہ پر مارا تھا علی نے آگے بڑھ کر ماہ کو مارنا چاہا کے اس نے ایک ٹانگ علی کے پیٹ میں ماری درد سے کڑا اٹھا تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بہن کے ساتھ ایسا کرنے

کی--

ماہ کے منہ سے اپنے لیے بہن سن کر ہانیہ کا دل چاہا پھوٹ پھوٹ کر روود ہے اس نے ماہ کے ساتھ کتنا غلط کیا تھا اور کرنے کی کوشش کی تھی تو ماہ کتنی اچھی تھی--

ماہ کو جلدی سے گھر پہنچنا تھا ساحل اور ساجدہ بیگم سے اٹھنے سے پہلے تاکہ کوئی بات نہ کر سکے ہانیہ کو--

جس طرح تیرے دوستوں کو مارا تھا نا میں نے انہوں نے بھی یہی کام کرنے کی کوشش کی تھی اسی لیے انہیں میں نے اپنے ہاتھوں سے موت کے گھاٹ اتارا تھا اسی طرح تیرا بھی انجام میرے ہاتھوں لکھا ہے علی--

اور اس کے کہنے کی دیر تھی کہ اسے ماہ نے اپنے بندوق نکالی اور

علی کے سر پر تاج دی۔۔

کیا تم نے میرے دوستوں کو مارا تھا ہاں میں نے مارا تھا تمہارا دوستوں کو۔۔

علی نے پھر ہوشیاری سے ماہ کو مارنے کی کوشش کی لیکن ماہ گولی چلا چکی تھی جو کہ علی کے سر پہ لگی تھی اور وہ وہیں ڈھیر ہو گیا تھا اور پھر جلدی سے ہانیہ کو لے کر ماہ نکلی تا کہ جلدی گھر جا سکے۔۔
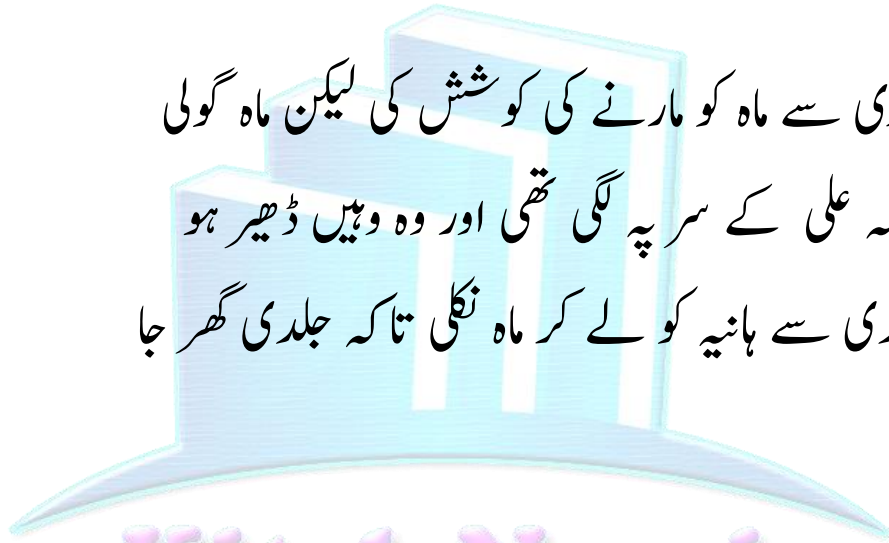
زین زویا کو لے کر گھر اگیا تھا اور اس کا بھرپور خیال رکھ رہا تھا جیسے کسی بچے کا رکھتے ہیں اور زویا اپنا خیال رکھتے دیکھ کر اور شرمندہ ہو جاتی اس نے زین کا کتنا دل دکھایا تھا لیکن اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ ذہن کو بنا لے گی جلد ہی۔۔

لٹل فیری جلدی سے دودھ پی لو پھر میڈیسن بھی کھانی ہے۔

زین مجھے دودھ نہیں پسند

لٹل فیری پینا تو پڑے گا ڈوکٹر نے کہا ہے ورنہ ٹھیک کیسے ہو گی۔۔

بہت گندا ذائقہ ہوتا ہے دودھ کا مجھے نہی پہنا زین

اچھا تھوڑا سا پی لو پھر میں تمھارا منہ کا ذائقہ اچھا کرتا ہو

زین نہی پلیز زین نے زبردستی زویا کو دودھ پلا دیا

زیننننننن۔۔۔!!کیوں پلایا آپ نے دودھ اب میرے منہ کا ذائقہ ہی خراب ہو گیا ہے

کوئی بات نہیں لٹل فیری ابھی ٹھیک کر دیتا ہو زین نے بنا زویا کو سمجھنے کا موقع دیے اس کے لبوں کو اپنے لبوں سے قید کیا

زینن۔۔پپ۔پلیز سانس بند ہو رہا ہے

میری جان چلو سانس لو جلدی سے ایک بار پھر سے میں تمھارے منہ کا ذائقہ ٹھیک کرتا ہو

نن۔ نہی پلیز زینن۔ٹھیک ہو گیا میری منہ کا ذائقہ

ہاہاہاہاہاہا اچھا میری لٹل فیری کہو تو ایک بار پھر۔۔۔

زین کی باتیں سن کر زویا نے شرم سے سر جھکا لیا

آپ بہت بے شرم ہے زین

لٹل فیری ابھی تو بے شرمو والا کام ہی نہی کیا جب کرونگا نا پھر کہہ سکتی ہو مجھے بے شرم--

زینن------چپ کریں آپ

ہاہاہاہاہاہا ہو گیا چپ بس اچھا میڈیسن ٹائم پھر لیا کرو کہ جلدی سے میری لٹل فیری ٹھیک ہو جائیں پھر کریں گے رات کو چھپن چھپائی سردیاں بھی آ رہی ہے مزہ بھی آئیں گا

بہت ہی زیادہ ڈھیٹ اور بے شرم ہے آپ زین مجھے نہی کرنی آپ سے بات

کیا تم نے مجھے آپ کہا--

ہاں۔۔کیونکہ میں نے کہا تھا جب مجھے پیار ہو گا تو میں آپ کہوں گی۔۔

تو تمہیں مجھ سے پیار ہو گیا..

ہاں.....

میں کیسے مان لوں کبھی اظہار نہیں کیا..
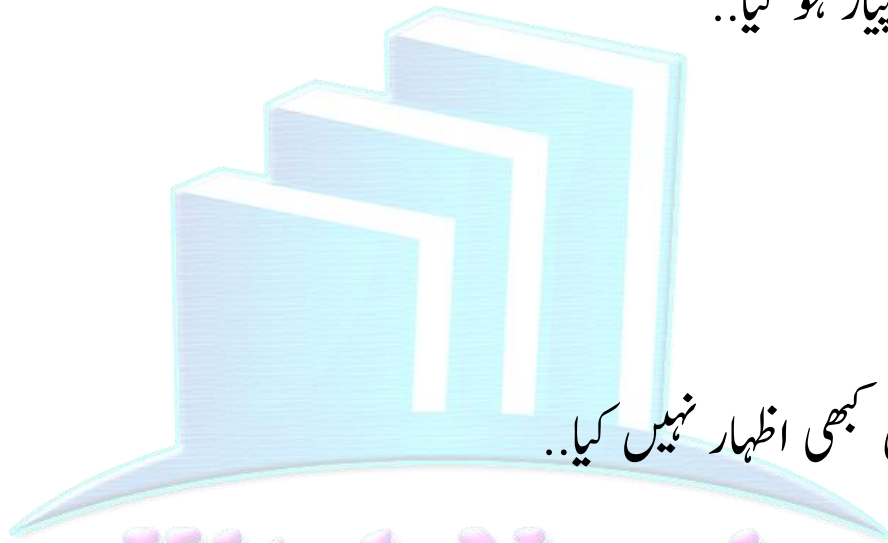
اب مجھے اظہار بھی کرنا پڑے گا وہ معصومت سے بولی..

ہاں تو تب مجھے پتہ چلے گا نا کہ تمہیں مجھ سے پیار ہو گیا۔۔

چلو مجھے ٹھیک ہونے دیں اظہار کر دوں گی جیسا آپ چاہتے ہیں۔۔

وہ ہانیہ کو لے کر گھر ائی تو سامنے ہی ساحل اور ساجدہ بیگم پریشانی سے لاونج میں بیٹھے تھے ساحل نے ماہ کو دیکھا تو پوچھا ماہ کہاں گئی تھی ہانیا کے ساتھ۔۔

میں اور ہانی باہر گئے تھے ہمیں نیند نہیں آ رہی تھی۔

اس ٹائم واک کرنے۔۔

ہاں۔۔

نہیں ساحل ہم واک پر نہیں گئے تھے۔۔

مطلب ہانیہ۔۔

نہیں ہانی۔۔

بس کرو ماہا تم کیوں ہو اتنی اچھی

کیا مطلب ہانیہ تم تم لوگ کچھ ہم سے چھپا رہے ہو۔۔

ہانیہ تم مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔

ساحل آنٹی مجھے معاف کر دے میں نے کبھی ساحل سے شادی نہیں کرنی چاہیی میں دولت کے لالچ میں امیر ہونے کے چکر میں علی نامی لڑکے سے دوستی کر لی تھی۔۔

اسی سے شادی کرنا چاہتی تھی میں نے ساحل کو کبھی کزن سے بڑھ کر نہیں سمجھا۔

اگر اس رات ماہ شادی نہ کرتی تو میں اسی رات بھاگ جاتی وہ روتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔

ساحل اور ساجدہ بیگم بھی یقین نظروں سے ہانیہ کو دیکھ رہے تھے میں نے ماہ کو ساحل کی نظروں میں گرانے کے لیے کیا کچھ نہیں کیا وہ چائے بھی میں نے خود گرائی تھے تاکہ ساحل اور ماہ دور رہیں پتہ نہیں ماہا سے عجیب سے جلن تھی مجھے۔۔

لیکن آج میں علی کے ساتھ بھاگ گئی تھی وہ میری عزت لوٹنے کے لیے لے کر گیا تھا شادی کے لیے نہیں۔

اگر ماہ وقت پر نہ پہنچتی تو میری اس ٹائم لاش ملتی آپ لوگوں کو وہ روتے ہوئے بولی

ساجدہ بیگم کا ہاتھ اٹھا تھا اور ہانیہ کو پڑھا تھا تمیں شرم نہیں آئی تھی سب کرتے ہوئے کیوں کیا تم نے ایسا سجدہ بیگم نے اسے جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا۔۔

مجھے معاف کر دے خالہ مت کہو مجھے خالہ آج سے مر گی تمہارے لیے اور پھر سجدہ بیگم کمرے میں چلی گئی۔۔

ساحل تم۔۔

پلیز ہانیہ مجھ سے بات مت کرو آج تم نے میری محبت کو بے مول کر دیا ہے مجھے میری ہی نظروں میں گرا دیا کہ میں نے ایک ایسی لڑکی سے محبت کی تھی۔۔

وہ نڈھال سے چال چلتا ہوا کمرے میں گیا تھا ماہ نے ساحل کی آنکھوں میں نمی دیکھی تھی ماہ ہانیہ کو کمرے میں بیج کر خود

بھی کمرے میں آگئی۔۔

حرام خورو کہاں ہے زویا تم لوگوں کو بھیجا تھا کہ اسے لے کر آنا تھا

کنگ ہم اسے پکڑنے ہی والے تھے کہ پولیس والے آگئے تھے ہم نے اسے
گولی بھی مارتی تھی لیکن وہ پولیس والے بیچ میں آگیا تھا

دفعہ ہوجاؤ تم لوگ تو وہ آہستہ آہستہ ان کے ساتھ کھسک گے تھے۔۔

زویا بھاگ کیوں گئی کہیں اسے پتہ تو نہیں چاہتی کہ میں اسے
بیچنے والا تھا اگر ایسا ہوا تو وہ ضرور اپنا شوہر کے گھر گئی ہو گیا
اب مجھے کھل کر ان سب کے سامنے آنا ہو گا۔۔

ماہ کمرے میں آئی تو ساحل کو بیڈ پر بیٹھے تھے کم تو وہ چلتی ہوئی اس کے پاس آئی۔۔

ساحل۔۔۔

ماہ میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوتا ہے میں نے سچے دل کے ساتھ اس سے محبت کی تھی اس نے دھوکہ کیوں دیا۔۔

ساحل تم کیوں ایسا سوچ رہے ہو میں ہوں نہ تم سے پیار کرنے والی عشق کرنے والی تم سے۔

تو ساحل ماہا کے گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو نکل نکل کر ماہا کی گود میں گر رہے تھے جو کہ ماہ کو بھی محسوس ہو رہا تھا۔

کیا بات ہے ساحل کیوں رو رہے ہو۔

میں تھک گیا ہوں ماہا۔۔

تو اپنی ساری تھکاوٹ مجھے دے دو۔۔

اپنے سارے درد مجھے دے دو بتاؤ جو بچپن سے اپنے دل پر لے کے بیٹھے ہو کیونکہ آنٹی نے مجھے بتایا تھا لیکن میں نے ان سے پوچھا نہیں آج میں تم سے پوچھنا چاہتی ہوں ساحل کیا ہوا تھا ایسا بچپن میں جو تم اتنا ڈرے سہمے رہتے ہے

ساحل کا ماضی۔۔۔

میں چھوٹا سا تھا پانچ سال تک میرے ابو کی ڈیتھ ہو گئی تھی اور

ساتھ میں ہانیہ کے والد دین کی تب سے ہانیہ ہمارے ساتھ رہ رہی ہیں۔۔

جب میں 10 سال کا تھا تو امی نے مجھے ایک مدرسے بھیجا تھا
میرے ابو کو شوق تھا کہ میں حافظ قرآن بنوں تو امی نے ان کی
خواہش پوری کرنے کے لیے مجھے وہاں بھیج دیا۔۔

میں وہاں چلا تو گیا لیکن وہاں کچھ دن گزرے گا مجھے وہاں سے
راتوں کو کمروں سے عجیب عجیب آوازیں آتے تھے جیسے کہ کوئی
درد میں ہے کوئی رو رہا ہے۔۔

میں نے کسی سے پوچھا تو میرے ساتھ کمرے میں ایک لڑکا رہتا تھا
میری اس کے ساتھ دوستی ہو گئی تھی وہ 15 سال کا تھا۔

اس نے کہا کہ یہاں ہر روز کمروں سے ایسے ہی آوازیں آئیں گے تم سو
جاؤ لیکن مجھ سے سویا نہیں گیا پھر ایک دن میں ہمت کھا کے

کمرے سے باہر گیا اور دیکھا تو وہاں مدرسے کا مالک ایک بچے کے ساتھ زیادتی کر رہا تھا۔۔

میں نے اسے روکنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ حمزہ جو میرے ساتھ رہتا تھا اس نے میرے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور کمرے میں لے آیا میں نے کہا تم نے ایسا کیوں کیا اس سے بچایا کیوں نہیں..

اس نے کہا کہ ایک دن اس نے بچانے کی کوشش کی تھی اگلے دن اسی کے ساتھ زیادتی ہوگئی تھی پھر ہر روز ایسے ہی ہوتا تھا میں سوچنے لگا کہ ایسی جگہوں پر بھی ان کے مالک ایسے کام کرتے ہیں پھر ایک دن میں بھاگنے لگا تو انہوں نے مجھے دیکھ لیا..

اور کہنے لگے کہ یہاں آئے تو وہ اپنی مرضی سے دیکھیں جانا ان کی مرضی سے ہے پھر اگلے دن انہوں نے میرے ساتھ یہ کہتے ہیں ساحل رونے لگا اور ساحل پلیز چپ کر جاؤ سارا غبار نکال دو آج دل سے ہر

ایک دل کی بات مجھے بتا دوں۔۔

پھر ایک دن مجھے لے کر جانے لگے تو حمزہ کو بہت غصہ آیا وہ کچھ بھی کر کے مجھے بچانا چاہتا تھا کیونکہ میں بہت معصوم تھا بچپن سے اور حمزہ کو میرے معصومیت سے بہت پیار تھا کیونکہ جب وہ مجھے چھوڑتے تھے مجھے درد ہوتا تھا اورا کر حمزہ کے سامنے روتا تھا چھوٹا سا تھا میں۔۔

وہ کمرے میں لے کر گئے تو حمزہ بھی میرے پیچھے آیا تو اس نے ایک ڈنڈا اٹھا کر وہاں کے مالک کو مارا تھا اس کے سر سے خون نکلنے لگا تھا میں ڈر کر ایک کونے میں بیٹھ گیا تھا پھر اس مالک نے حمزہ کو اتنا مارا کہ وہ بے ہوش ہونے لگا۔۔

پھر میں چیخنے لگا اور میرے سامنے میں میرے سامنے اس نے حمزہ کو گولی مار دی خون بہہ کر زمین کو لال کر رہا تھا اور میں

چیختے چیختے بے ہوش ہو گیا۔۔

اس کے بعد مجھے ہوش ہے تو اپنے گھر پہ تھا میں نے امی سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ وہاں کسی نے اطلاع دی تھی تو وہاں پولیس آگئی تھی دو سے تین دن تک میں بے ہوش رہا تھا۔۔

ہانیہ کو سب پتہ تھا اسی لیے جب میں نے اس سے محبت کی ورنہ میں کبھی بھی اپنے آپ کو کسی کے قابل نہیں سمجھتا تھا میرا وہ دوست مجھے بچاتے بچاتے خود مر گیا۔

ماہ میں اپنے آپ کو آپ کے قابل نہیں سمجھتا آپ تو اتنی اچھی ہیں اتنی امیر ہے۔۔

پھر بھی آپ نے مجھ سے محبت کی اپ اتنی اچھی کیوں ہیں ماہا میں نہیں ہوں آپ سے قابل نہیں ہوں میں آپ کے قابل وہ کہتے ہوئے

ایک مرد ہو کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا تھا۔۔

چپ کر جاؤ ساحل میں ہوں نا کبھی تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہونے دوں گی تمہیں ہمیشہ پیار کروں گی اور کبھی بھی یہ مت کہنا کہ تم میرے قابل نہیں ہو تم میرے تھے اور ہمیشہ میرے ہی رہو گے۔۔

میں اب تھک چکا ہوں بہت تھک چکا ہوں کمزور آواز میں کہتے ساحل نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کی آواز میں تھکن تھی ماہ نے صاف محسوس کی تھی۔۔

مجھے سکون چاہیے میں اب مزید نہیں چھپا سکتا میں آج کہہ دینا چاہتا ہوں کہ مجھے آپ سے محبت ہے۔۔

آئی لو یو ماہا۔۔

میں آج اقرار کر رہا ہوں کہ مجھے آپ سے بہت محبت ہے۔۔

آپ بھی کہیں نا کہ آپ بھی مجھ سے پیار کرتی ہیں۔۔

خمار آلود آواز میں کہتے ہوئے وہ بے ساختہ اس کی گردن پر جھک کر اپنے لبوں کا لمس چھوڑنے لگا۔

ماہ تو ویسے ہی اس کی قربت چاہتی تھی۔

ممم۔۔۔میں میں تو ہمیشہ ہی کہتی آئی ہوں ساحل میں تم سے پیار نہیں عشق کرتی ہوں جنون ہو تم میرا۔

آئی لو یو ٹو اس کے لبوں سے اقرار سنتے ساحل نے ماہ کے لبوں پر لب رکھے اور اس کی سانسوں کو قید کیا تھا۔۔

اس نے لبوں کو چھوڑا تو دیکھا ماہ اس کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ رہی تھی.

ماہ اگر آپ کو برا لگ رہا ہے تو آئی ایم سوری آپ کو ٹائم چاہیے تو اپ لے سکتی ہیں وہ اٹھنے لگا تو ماہ نے جلدی سے اس کی شرٹ کو پکڑ کر کھینچا۔۔

نہیں ساحل مجھے ٹائم نہیں مجھے تم چاہیے ہو تمہاری قربت چاہیے۔

ساحل یہ سن کر پرسکون ہوا تھا۔۔۔۔

کبھی مجھ سے دور مت جایئے گا ماہا آپ کے بغیر میں اب نہیں رہ پاؤں گا۔

ماہ نے کھینچ کر اسے قریب کیا اور اپنے لب اسے اس کے لبوں سے

دوبارہ جوڑ لیا۔

اور ساحل کو نیچے لٹا کر خود اس کے اوپر آ گئ۔

ساحل تم سوچ بھی نہیں سکتے کہ میں تم سے کتنا پیار کرتی ہوں
تو میں کبھی نہیں چھوڑوں گی۔۔

یہ کہتے کہتے ماہ نے ساحل کی شرٹ بھی اتار دی اور جا بجا اس کے
ایک ایک نقش کو چومنے لگی اور اس کے سینے پر لمس چھوڑنے لگی
ساحل بھی بے قابو ہو رہا تھا اس نے ماہ کو نیچے لٹایا اور جھک
کرماہا کے کان میں سے سرگوشی کی۔

اب آپ میری محبت میں جلنے کے لیے تیار ہو جائیں مسز ساحل..

میں تو کم سے تیار ہوں مسٹر ساحل..

اور یہ کہتے ہیں ساحل ماہ پر جھکتا چلا گیا وہ ساری رات وہ
سکون حاصل کرتا رہا ماہ کے موجود سے۔

صبح وہ ماہ سے دور ہوا تو ماہ نے مسکرا کر اس کے طرف دیکھا۔

آئی لو یو سوچ ساحل اس نے دوبارہ سے ساحل کے لبوں کو قید کیا
اور خود کو سیراب کرنے لگی اس کی محبت ملی تھی اسے وہ
کیوں خود سے دور جانے دیتی۔

پھر وہ الگ ہو کر سکون سے ساحل کے سینے پر سر رکھ کر سو گئی
تھی۔۔۔

صبح کے 10 بجے زین اور زویا اٹھے تھے۔

زین نے جلدی سے اس کے سر پر لب رکھے۔

اٹھ جاؤ میری جان۔۔

زویا نے مسکرا کر دیکھا۔۔

زین۔

جی میری جان۔۔

تھینکس۔۔

کس لیے

مجھ سے اتنا پیار کرنے کے لیے اوکیئر کرنے کے لیے۔۔

تم میری جان ہو زویا تمہارے بغیر میں نامکمل ہوں بس آئندہ کبھی مجھے دھوکہ دے کر مت جانا اور چھوڑ کر مت جانا۔۔

نہیں زین اب میں سوچ بھی نہیں سکتی کہ آپ کو چھوڑوں میں آپ سے بہت پیار کرنے لگی ہوں۔

آپ ہاہا یار کتنا عجیب لگ رہا ہے تمہارے منہ سے اپنے لیے آپ سننا۔۔

زویا منہ بنا کر دیکھا کیا ہوا زین اچھا نہیں لگا۔۔

اچھا تو لگا ہے لیکن اب مجھے عادت ہو گئی ہے کہ تمہارے منہ سے تم سننے کی اور میری چونٹی لڑتے ہوئے ہی اچھی لگتی ہے۔۔

تم مجھے تم ہی بولنا کرو آپ بولنا رہنے دو

تم نے مجھے پھر سے چونٹی کہا اب تمہیں نہیں چھوڑوں گی ہاتھی کہیں گے۔۔

وہ اس کے بالوں کو ہاتھ میں لے کھینچنے لگی چھوڑو چونٹی کہیں کی نہیں تو ہاتھی تو میں مسل دے گا۔۔

تم مسلوں کے مجھے مسل کے دکھاؤ۔

دکھاؤں تمہیں۔۔

ہاں دکھاؤ وہ غصے سے بولی۔۔

تو زین ایک دم سے اس کے لبوں بھر جھکا تھا وہ زویا کی تو بس
ہوئی تھی لیکن آج ڈر خوف نہیں تھا ایک سکون سا تھا تو زویا نے
بھی اس کے گردن کے گرد باہیں پھلا دی۔۔

زین اس کی پیش قدمی پر خوش ہوا تو تم لبوں پر گرفت اور
مضبوط ہوئی تھی۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ پیچھے ہوا تو زویا وہ دیکھا جو گہرے گہرے سانس لے رہے تھے۔

میری چیونٹی تو بہت میٹھی ہے زین شرارت سے کہا تو زویا نے
مسکرا کر سر جھکا دیا۔۔

زین نے زویا کے ہاتھ پکڑے زویا۔۔

زویا نے اس کی آواز میں نمی محسوس کی۔۔

کیا ہوا ہے زین۔۔

زویا میں بہت ڈر گیا تھا جب تمہیں گولی لگی تھی اور تم میری
باہوں میں گری تھی۔۔

تب تم نہیں گری تھی اصل میں میری محبت اور میں گرا تھا جب تم
راستے میں آنکھیں بند کر گئے تھے تو مجھے لگا ساری دنیا میں
اندھیرا چھا گیا ہے اور اب میں کبھی بھی اس دنیا میں روشنی نہیں
دیکھ سکوں گا تمہاری حالت بہت کریٹکل تھی سب کے دل ڈرے
ہوئے تھے میں تو جیسے زندگی اور موت کے بیچ میں کھڑا تھا۔۔

وہ وقت میرے لیے کتنا اذیت ناک تھ تمہیں بتا نہیں سکتا اور اب تم
میرے پاس آ کے ہی ہو اب کبھی تمہیں جانے نہیں دوں گا۔۔

زین پلیز رو نہیں مجھے بھی معاف کر دو۔۔

ابھی وہ باتیں کر رہے تھے کہ میر اندر آگیا میں اندر آ جاؤں۔۔

آجاؤ میر۔۔

کیسی ہو زویا میں ٹھیک ہوں میر بھائی۔

✿✿✿✿✿✿

صبح ماہا کی آنکھ کھلی تو خود کو ساحل کے حسار میں پایا وہ
کتنی خوش تھی وہ بیان نہیں کر سکتی تھی وہ ساحل کو دیکھ
رہی تھی کہ ساحل کی بھی آنکھ کھل گئی۔۔

بیگم سونے دے مجھے ایسے نہ دیکھیں ماہا کیوں نہ دیکھوں ساحل
تم تو مجھ سے بھی زیادہ شرماتے ہو کتنے کیوٹ ہو تم ساحل۔۔

چلیں اٹھے ماہ آپ فریش ہو جائیں پھر امی انتظار کر رہی ہوں گی
نیچے چلتے ہیں تو ماہ نے بھی اسے مزید تنگ نہ کیا اور فریش ہونے

چلی گئی فریش شو کر وہ نیچے آئے تو دونوں ٹیبل پر بیٹھی تھی

السلام علیکم آنٹی..

وعلیکم السلام بیٹا سجدہ بیگم نے آج ماہ کو نکھرا نکرا دیکھا تو بے ساختہ ہمیشہ خوش رہنے کی دعا کی انہیں پتہ چل گیا تھا کہ ماں اور ساحل نے اس رشتے کی شروعات کر دی ہے.

ہانیہ سر نیچے جھکا کر ناشتہ کر رہی تھی کیسی ہو ہانیہ ماہ نے پوچھا۔

میں ٹھیک ہوں ماہ تم کیسی ہو اس نے جھک کر بولا اسے آج ماہ بے حد خوبصورت لگی تھی ساحل کے رنگ میں رنگ کر اور اپنی قسمت پر افسوس کیا تھا لیکن وہ اپنے اوپر یہ وقت خود لائی تھی۔

ساحل بیٹھا تو آج بھی ماں نے پہلا نوالہ ساحل کو کھلایا تھا اور ساحل نے خوش ہو کر کھایا تھا کوئی بھی ہانیہ سے بات نہیں کر رہا تھا۔۔

خالہ ساحل پلیز مجھے معاف کر دے میں جانتی ہوں میں نے غلط کیا ہے لیکن مجھ سے ایسا رویہ نہ رکھیں پلیز ساحل۔۔

ہانیا میں نے تم سے سچی محبت کی تھی لیکن میں جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے کہ ماہ جیسی ہمسفر ملی اگر تمہیں ماہ نے معاف کر دیا تو میں کون ہوتا ہو معاف نا کرنے والا۔۔

خالہ آپ بھی معاف کر دینا وہ خالہ کے پیروں میں بیٹھ گئی ہانیہ یہ کیا کر رہی اٹھو اوپر بیٹھو میں نے تمہیں ہمیشہ اپنی بیٹی سمجھا ہے کبھی تم کو غیر نہیں سمجھا لیکن تم نے مجھے بہت نا امید کیا ہے لیکن میں تم کو ایسے چھوڑ بھی نہیں سکتی کب تک ایک ماں

اپنی بیٹی سے ناراض رہ سکتی ہے انہوں نے ہانیہ کے ماتھے پر بوسہ دیا اور گلے لگا لیا تھینک یو خالہ آپ بہت اچھی آئندہ کبھی بھی آپ کا سر نہیں جھکنے دوں گی کبھی اپ کو بھروسہ نہیں توڑوں گی۔۔

ماہا نے شکر ادا کیا کہ سب ٹھیک ہو گیا ہے۔۔

زویا تم وہاں سے کیوں بھاگی تھی زین نے پوچھا زین پاپا نے مجھے بیچ دیا تھا بیچ دیا تھا۔

مطلب زین نے غصے سے پوچھا۔

میں پاپا سے بات کرنے جانے والی تھی پاپا کسی سے بات کر رہے تھے کہ آپ کو زویا مل جائے گی مجھے 20 کروڑ روپے چاہیے اور وہاں کی حکومت میں نہیں جانتی پاپا کس سے بات کر رہے تھے میں روتے

ہوئے کمرے میں اگلے دن وہ لوگ اگئے اور میں وہاں سے بھاگ نکلی۔۔

یہ کہہ کر وہ رونے لگی ایک باپ اپنی بیٹی کے ساتھ ایسے کیسے کر سکتے ہیں۔۔

اگر وہ باپ کنگ ہو اور دوسروں کی بیٹیوں کے ساتھ ایسا کرتا ہو تو اپنی بیٹی کے ساتھ بھی ایسا کر سکتا ہے۔۔

کیا کنگ کیا کہہ رہے ہو زین۔۔

رکو میں بتاتا ہوں میر نے دلاور بیگ کو کال کیا ہیلو دلاور بیگ عرف کنگ۔۔

اور ہووووو۔۔

میر سلطان شاہ عرف بیسٹ کی کال آئی ہے۔

ہاہاہا ہاہا تجھے پتہ چل گیا کہ میں ہی بیسٹ ہوں۔

اور تیری بیٹی کو پتہ چل گیا ہے کہ تو کنگ ہے جو ہزاروں لڑکیوں کو برباد کر چکا ہے۔۔

میری بیٹی تم لوگوں کے پاس ہے اسے میرے پاس بھیج دو ورنہ اچھا نہیں ہوگا اگر میری بیٹی کو کچھ ہوا تو تمہاری بیوی کو اپنے پاس لاؤں گا۔۔

خبردار میری بیوی کے بارے میں اب وہ تیری بیٹی نہیں میری بیوی ہے اور تیری حقیقت جان چکی ہے وہ خود تیرے پاس نہیں آنا چاہتی۔۔

اسے میرے پاس آنا ہوگا میں نے اس سے بیچنا ہے اسے آنا ہوگا۔

میر نے فون بند کر دیا۔۔

زین کیا میں ان کی بیٹی نہیں ہوں جو میرے ساتھ ایسا کر رہے ہیں
زویا تم یہ سب نہ سوچو نہیں تو طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔

میر بھائی مجھے معاف کر دے میں نے انمول کو وہ مشورہ دیا لیکن
وہ آپ سے خوفزدہ تھی اسی لیے کوئی بات نہیں زویا اسے بھی اب
اتنا ہی تڑپنا ہی تھا میں تڑپا ہوں۔۔

تو آپ اسے کب لے کر آئیں گے آج لے اوں گا ایک ضروری کام ہے وہاں
سے فری ہو کر پھر اسے لینے جاؤں گا لیکن میں اسے ایک فلیٹ میں
لے کر جاؤں گا بھائی وہ بہت نرم دل کی ہے اس کا خیال رکھیے گا
تم پریشان نہ ہو میں اسے کبھی تکلیف نہیں ہونے دوں گا۔۔

انمول بیٹا اب تم کیا چاہتے ہو میر کو بلا کر تم یہ معاملہ کیوں نہیں ختم کر دیتی اس رات میر کا اپنے کمرے میں آنا وہ انہیں بتا نہیں سکی۔۔

میر سارا کام ختم کر کے انمول کے پاس جانا تھا۔

آج اس نے اپنی پرنسز کو اپنے پاس واپس لانا تھا آج وہ بہت خوش دم لیکن اس نے انمول کا اپنا روپ بھی دکھانا تھا۔۔

اس کی ہمت کیسے ہوئی تھی اس کو دھوکہ دینے کی اس سے دور ہونے کی آج جو وہ اپنے سب دشمنوں کو ٹھکانے لگا کر اپنا کام ختم کر کے پرنسز کو واپس لینے جا رہا تھا میری جان میں آرہا ہوں تم نے سب سے چھیننے۔۔

وہ ان کے گھر گیا تو سامنے ہی انمول اور سکندر صاحب زرمین بیگم بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

السلام علیکم انکل آنٹی۔

انمول تو میر کو دیکھ کر ڈر گئے تھے جلدی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔۔

مجھے لگتا ہے میری پرنسز میرے بغیر یہاں خوش ہے لیکن کیا ہے نہ انکل میں اس کا بغیر خوش نہیں ہوں اس لیے اسے یہاں سے لینے آیا ہوں۔

میری بیٹی کہیں نہیں جائے گی سمجھے تم میں نے تم پر یقین کیا تھا لیکن تم نے میرا یقین توڑا ہے۔

پاپا میں کہیں نہیں جاؤں گی ان کے ساتھ مجھے ان سے طلاق چاہیے--

وہ جتنا خوش ہو کر آیا تھا انمول کی اس بات نے اسے اتنا ہی غصہ دلایا تھا--

اب وہ اپنے بیسٹ روپ میں آیا تھا--

کیا کہا تھا تم نے وہ دھاڑا تھا--

اور وہ ڈر کر دو قدم پیچھے ہوئی تھی--

مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا اس نے ہمت کر کے بولا--

اس نے اپنے آدمیوں کو اشارہ کیا تو اس کے آدمیوں نے سکندر صاحب

اور زمین بیگم پر بندوق تان دی۔۔

انمول تو اپنے پاپا پر بندوق رکھے دیکھ کر چیخ اٹھی تھی۔

پاپا۔۔۔۔اور اپنے پاپا کی طرف جانے لگے تو میر نے اس کا بازو پکڑ کر کمرے میں لے گیا۔۔

وہ چیختی رہی۔۔

ششش۔۔۔پرنسس۔۔

میر نے لال انگارا آنکھوں سے اس کے لبوں پر انگلی رکھی۔۔

جانتی ہو پرنسس زندگی میں سب سے زیادہ پیار میں نے کس سے کیا پیار چھوٹا لفظ عشق کیا ہے وہ بھی تم سے۔۔

اور وہ ڈر سہمی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی میری جان یہ طلاق کی بات کر کے تم نے میرا غصہ سوا نیزے پر پہنچا دیا۔

اگر تم نہیں چاہتی کہ اب میں جان بوجھ کر اپنے سسر جی کا قتل کروں جلدی سے میرا غصہ کم کرو میں مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں پرنسس۔۔

اس کی فرمائش پر انمول پھٹی پھٹی آنکھوں سے سامنے اس سائیکو انسان کو دیکھ رہی تھی۔۔

اسے مزید نفرت ہوئی تھی میر سے وہ جانتی تھی کہ اس کا غصہ کیسے ٹھنڈا ہونا ہے لیکن وہ کر نہیں سکتی تھی۔۔۔

کم اون جلدی کرو میری جان انمول بے تحاشہ روئی تھی اسے باہر

اپنے ماں باپ کی فکر تھی۔

لیکن اس شخص کو بس اپنے غصے کی فکر تھی۔

تبھی انمول نے لرزتے کانپتے وجود کے ساتھ اس کے قریب ہوئی اور
اپنے ہونٹ اس کے ہونٹوں پر رکھ دیے۔۔

اور جلدی سے پیچھے ہونے لگی تو میر نے انمول کے کمر کے گرد بازو حمائل کیے تھے۔۔

اور اس کے لبوں پر شدت سے جھکا تھا انمول نے اس کے کندھوں پر
ہاتھ رکھ کر جھٹکے سے دور ہونا چاہا مگر وہ اس کی سانسیں
دسترس میں لے چکا تھا تھوڑی دیر بعد وہ پیچھے ہوا تو انمول کو
گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے دیکھا۔۔

تو میر نے مسکرا کر اس کا ہاتھ پکڑا اور باہر لے جانے لگا وہ کھینچتی

ہوئی جانے لگی

مجھے نہیں جانا چھوڑیں مجھے۔

پرنسز اس نے غصے سے انمول کی طرف دیکھا تو وہ چپ کر گی۔

وہ سکندر اور زمین بیگم کو اگنور کرتا باہر لے گیا پیچھے وہ کچھ کہہ بھی نہیں سکے۔۔

وہ اسے گاڑی میں بٹھا کر واپس گھر آیا تو سکندروں زرمین بیگم نے خفگی سے دیکھا۔۔

انکل آنٹی پلیز مجھے معاف کر دیا میں ایسا نہ کرتا لیکن آپ کی بیٹی بہت ضدی ہے ایسے نہ جاتی۔۔

آپ لوگوں نے مجھ پر یقین کر کے انمول کو مجھے سونپا تھا میں آپ لوگوں کا یقین کبھی نہیں تلوں گا بس اب مجھے ایک موقع دیے۔۔

سکندر نے زرمین بیگم کی طرف دیکھا تو ہاں سر ہلا دیا ہمارا بھروسہ کبھی مت توڑنا بیٹے۔۔

آپ نے مجھے بیٹا کہا ہے اور بیٹا بند کر دکھاؤں گا تو وہ باہر چلا آیا۔

جہاں وہ دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہی تھی وہ ڈرائیونگ سیٹ پر اکر بیٹھا تو انمول نے غصے سے اس کی طرف دیکھا۔۔

کیا ہوا جان من اتنا غصہ کیوں کر رہی ہوں

مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ تم گھر چلو پھر ڈیسائیڈ کرتے ہیں کہ رہنا ہے یا نہیں۔۔

گاڑی گھر کے سامنے آ کر رکی تو انمول نے میر کی طرف دیکھا یہ کہاں لے آئے ہیں۔

تم چلو اندر اب ہم کچھ دن یہاں رہیں گے تا کہ اتنے دنوں کی دوریاں مٹا سکے اور ہمیں کوئی ڈسٹرب نہ کر سکے۔

چلو اترو گاڑی سے سنجیدگی سے کہا۔

نو۔۔۔نہیں آنا میں نے باہر وہ سر کو ہلاتی ہوئی پیچھے وہ سرکنے لگی۔۔

پرنسز کیوں چاہتی ہو کہ میں ہر بار زبردستی کروں تمہارے ساتھ اگر تم ایسے نہیں اؤ گے تو میں سمجھوں گا تم میری باہوں میں آنے کو مچل رہی ہوں وہ شرارت سے بولا تھا۔۔

تو وہ جلدی سے گاڑی سے اتری اور اندر چلی گئی میر بھی مسکرا کر اس کے پیچھے چلا گیا۔۔
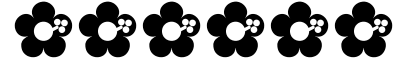
ماہ بیٹا۔۔

جی آنٹی ساحل کا رشتہ تمہارے ساتھ ٹھیک ہو گیا ہے نا

جی آنٹی مجھے یقین تھا ساحل بھی ایک دن مجھ سے پیار کرنے لگے گا۔۔

بیٹا میں بہت شکر گزار ہوں تم نے ہانیہ کی عزت بچائی اور ہماری بھی

کیسی باتیں کر رہی ہیں آنٹی یہ میرا فرض تھا اپ لوگوں کی عزت میری عزت بھی ہے ہمیشہ خوش رہو تو وہ مسکرا کر باتیں کرنے لگی
ہانیہ تو اس دن کے بعد گھر سے باہر نہیں نکلی تھی۔۔

وہ بھی افزودگی سے ان کو مسکرا کر باتیں کرتا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔

آ جاؤ ہانیہ تم وہاں کیوں کھڑی ہو ماہ نے ہانیہ کو دیکھا تو بلا لیا
ویسے ہی مجھے اچھا نہیں لگ رہا کہ اپ لوگوں کو ڈسٹرب کروں
کیسی باتیں کر رہی ہو ہانی تم میری بہنوں جیسی ہو اور پرانی باتیں بھوٹ جاؤ ٹھیک ہے نا۔۔

تو ہانیہ زور سے وہاں کے گلے لگ گیا تھینک یو ماہ تم بہت اچھی ہو
ہاں ہاں مجھے پتہ ہے میں اچھی ہوں اس نے چلا سے کہا تو وہ تینوں ہنسنے لگی۔۔

وہ ڈائننگ ٹیبل پہ بیٹھا اپنی پلیٹ پر جھکا تھا وہ کب سے انمول کے کمرے کا دروازہ بجا رہا تھا لیکن وہ تھی کہ کھول ہی نہیں رہی تھی جب سے آئی تھی کمرے میں بند تھی کچھ کھایا بھی نہیں تھا۔

اس نے ایک پلیٹ میں کھانا لگایا اور سنجیدگی سے دروازہ تک آیا دربارہ سے آوازیں دی۔

مگر نہ کھولا تو اس نے مجبورا ڈوبلی کیٹ چابی دروازہ کھولا تو پورا روم خالی تھا وہ پریشان ہوا لیکن یہاں سے باہر جانے کی جگہ نہیں تھی اس لیے وہ کچھ ریلیکس تھا اس نے دیکھا کہ ڈروائنگ روم کا دروازہ بند تھا۔

اف میری پرنسس یہاں چھپ کے بیٹھی ہے میری جان پلیز باہر آ جاؤ میں جانتا ہوں تم سن رہی ہو۔

جلدی سے باہر آ کر کھانا کھاؤ۔

مگر وہیں خاموشی۔۔

اوکے رائٹ اگر میں نے دروازہ کھورا تو میری ننھی سی جان کے لیے اچھا نہیں ہو گا پرنسز اس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔

اور رب کلک کی آواز سے دروازہ کھولا تھا میر نے دیکھا کہ اس کی آنکھیں رو رو کر سوجی ہوئی تھیں۔۔

چلو کھانا کھاؤ اس نے ہاتھ پکڑنا چاہا تو انمول نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا۔

مجھے بھوک نہیں ہے وہ چیخ کر بولی۔۔

پھر بھی کچھ کھانا تو پڑے گا نا وہ تو تحمل سے بولا تھا۔۔

مجھے کچھ نہیں چاہیے وہ غصے سے بولی۔۔

میری جان تم اتنی بہادر کب سے ہو گئی ہوں کہ میرے سامنے بولو
میر نے اس کے بال دبوچے۔۔

دراصل تم میری نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہوں پرنسز لیکن میری
سختی تمہاری چھوٹی سی جان برداشت نہیں کر پائے گی۔

میر کے سرد پن نے انمول کو بے جان کیا تھا وہ اپنے بال چھڑوا کر
چپ چاپ کر کے کھانا کھانا لگے تھی پھر وہ اس کو دیکھے بغیر
صوفے پر لیٹ گئی۔۔

رات کا پہر تھا کہ میر کے سینے میں جذبات ابھرنے لگے اتنے دنوں کی دوری کو مٹانے کا دل کیا تھا اس نے بہت قابو کیا۔۔

لیکن اپنے دل کی بات سنتے ہوئے وہ اسے صوفے سے اٹھاتے ہوئے بیڈ پر لٹا کے اس کے اوپر اور اپنے اوپر کمفرٹ درست کر گیا۔۔

کچھ غیر معمولی محسوس ہونے پر انمول نے آنکھ کھولی تو اپنے اوپر میر کو جھکا ہوا پایا انمول تو دہشت کے مارے کچھ بول ہی نہیں انمول کی آنکھوں سے انسو ٹپکنے لگے۔۔

وہ اس کی اتنا قریب تھا اس کی نازک دھڑکنیں اپنے سینے پر دھرکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔

وہ اس کے کان کے قریب گیا۔

ہمیں تم سے پیار کتنا۔۔

یہ ہم نہیں جانتے۔۔

مگر جی نہیں سکتے تمہارے بنا۔۔

ہمیں تم سے پیار کتنا۔۔

جان اب پوری طرح سے میری ہو چکی ہو تو یہ آنسو کیوں آ رہے ہیں میری پرنسز کی آنکھوں میں۔۔

پرنسز آئی لو یو عشق کرتا ہوں تم سے تمہارے بغیر اب ایک پل بھی رہا تو جی نہیں پاؤں گا وہ جانتی تھی یہ شخص صرف اس کا انتہائی بے باک و بے رحم ہے۔۔

لیکن وہ چاہ کر بھی میر کی اس دھوکے کو بھول نہیں پا رہی تھی۔۔

جب بھی وہ اسے معاف کرنے کا سوچتی تھی لوگوں کی چیخیں سنائی دیتی تھیں۔۔

انمول نے منہ دوسری طرف کر لیا۔۔

ایسے مت کرو پرنسز میرے ادھورے وجود کو مکمل کیا ہے تم نے تم صرف میری ہو اپ کبھی مجھے چھوڑ کر مت جانا۔

ورنہ وہ روپ دیکھو گی جو تم سہ نہیں پاؤ گی۔

پہلے دفعہ معاف کیا ہے تم کو آئندہ یہ امید مت رکھنا کہ میں تمہیں معاف کروں گا۔۔

اس کے گال کو چومتے ہوئے میر نے اس کی کان میں کہا اور پر سکون ہو کر اپنی آنکھیں موند لی۔

اس کی قربت بھی ایک نشے کی مانند تھی جو میر کے سر چڑھ کر بول رہا تھا۔۔

زویا اب کیسی طبیعت ہے جتنا تم نے میرا خیال رکھا ہے نا زین میں ایک دم سے ہٹی کٹی ہو گئی ہوں۔۔

نہیں ہٹی کٹی تو نہیں تو ابھی بھی چونٹی ہی لگ رہی ہوں۔۔

ہاتھی کہیں کہ اب اگر تو نے مجھے چونٹی کہا نا تو میں ناراض ہو جاؤں گی۔۔

بیگم شاید آپ کو یاد ہے کہ میں آپ سے ناراض ہوں آپ الٹا مجھ سے ناراض ہونے کا کہہ رہی ہو۔۔

میں تم کو منا لوں گی۔۔

کب بناؤں گی جانم۔۔

بہت جلد۔۔
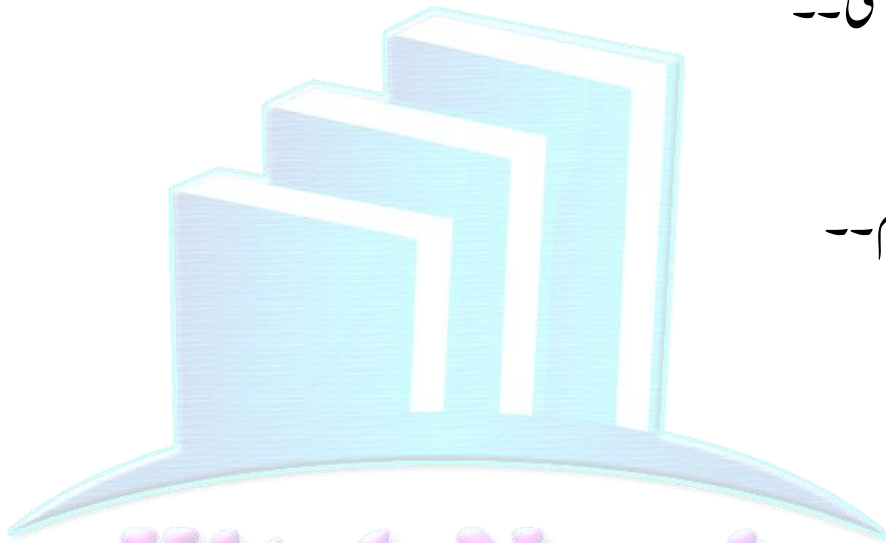
اگر مجھے وہ طریقہ پسند نہ آیا تو میں راضی نہیں ہوں گا۔۔

مجھے پتہ ہے تم کو وہ طریقہ پسند آئے گا پھر وہ دیکھتے ہیں میری جانم کیا کرتی ہے۔۔

کچھ دن بعد میر اور انمول کی شادی کی سالگرہ بھی ہے میر بھائی انمول کو لے کر آئے ہوں گے پتہ نہیں کیا سلوک کر رہی ہوں گے میر بہت پیار کرتا ہے انمول سے کچھ نہیں کہے گا ہم ان کے لیے اچھا سا پلان کریں گے اوکے آج تم تیار رہنا ڈوکٹر کے پاس بھی جانا ہے

ابھی تک مجھے میر سلطان کی لاش کیوں نہیں ملی

کنگ اس کو مارنا اتنا آسان نہیں ہے وہ بہت شاطر ہے سوتے ہوئے بھی آنکھیں کھلی رکھتا ہے..

مجھے کچھ نہیں پتا مجھے میری بیوٹی بہت جلد سے جلد میرے سامنے چاہیے وہ اپنے مینشن میں بیٹھتے ہوئے دوڑا تھا..

خدا کا خوف کرو دلاور پہلے تم نے میری زندگی برباد کیا اب اس

بیچاری کی پیچھے پڑ گئی مت کرو ایسا۔

تم بکواس بند رکھو آئی سمجھ۔

ایک مہینہ ہے تمہاری ڈلیوری میں دیکھتا ہوں کیا ہوتا ہے فاطمہ
بیچاری اپنے بھرے وجود کے ساتھ روتی ہوئی کمرے میں چلی گئی
اس نے دل سے دعا کی تھی کہ بیٹی ہو اور وہ یہاں سے چلی جائے
گی اگر بیٹا ہوا تو ایک اور کنگ پیدا ہو گا جو وہ نہیں چاہتی تھی۔۔
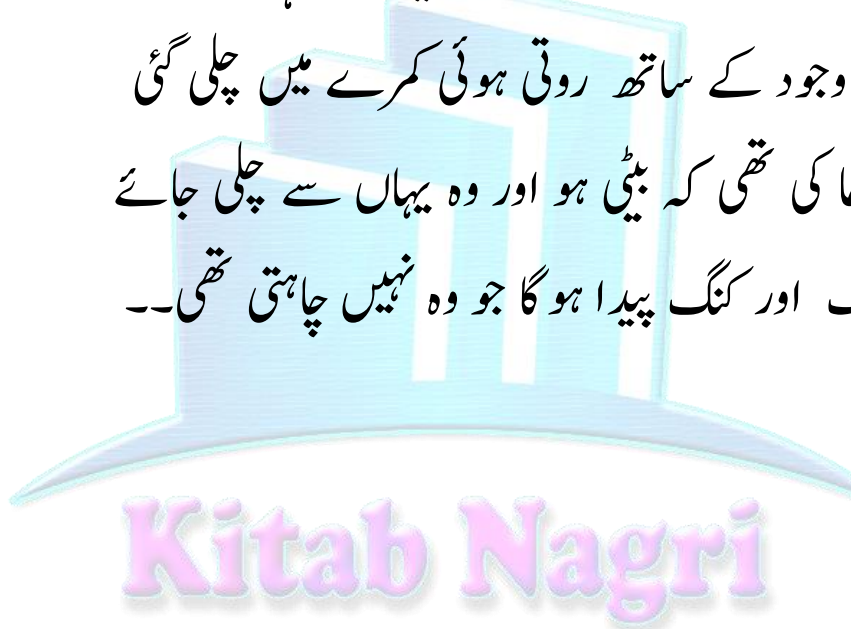
میر نے اپنی آنکھیں کھولی تو انمول اس کے پاس بیٹھی چہرہ ہاتھوں
میں چھپائی رو رہی تھی۔۔

کیا ہوا ہے پرنسس۔۔

ہاتھ مت لگائے مجھے نفرت ہو رہی ہے غلطی ہو گئی جو آپ سے پیار کر بیٹھے آپ جیسا درندہ تو اس لائق ہی نہیں ہے۔

کیا ہوا ہے بتاؤ تو سہی۔

آپ نے کل میرے پاپا پر بندوق رکھی مجھے زبردستی لے ابھی بھی بول رہے ہیں کہ کیا ہوا۔۔

تمہیں میرے پاس ہی آنا تھا پرنسس تمہارے سارے راستے مجھ تک ہی آتے ہیں۔

آآ۔۔۔اآ۔۔اپ بہت برے ہیں میں آپ سے نفرت کرتی ہوں۔۔

میں آپ کی نہیں ہوں میں چلی جاؤں گی یہاں سے۔۔

میں ایسا کبھی نہیں ہونے دوں گا پرنسز۔۔

مجھے انسان ہی رہنے دو۔۔

نہیں چاہیے مجھے آپ کا ساتھ چھوڑ دے میری جان اسے نہیں پتہ تھا وہ غم اور غصے میں کیا کیا بولی جا رہی ہے۔۔

میں ایسا کبھی نہیں ہونے دوں گا پرنسز۔۔

مجھے انسان ہی رہنے دو۔۔

بیسٹ بننے پر مجبور نہ کرو دنیا کے کسی بھی کونے میں چھپ جاؤ گی میں وہاں سے بھی تمہیں ڈھونڈ نکالوں گا تم کو سمجھی۔۔

اگر اس دفعہ چھوڑ کر گئی تو وہ روپ دیکھو گے جو اب تک میرے

دشمن دیکھتے آئے ہیں۔۔

یہ کہتے اس کے لبوں پر جھک گیا تھا اور وہ تو ڈر کے مارے مزاحمت بھی نہیں کر پائی تھی لیکن اس دفعہ اسے میر سے دور جانا تھا ہم جہاں وہ کبھی بھی واپس نہ آ سکے۔۔

میر نے اس کے لبوں کو چھوڑا تو نا چاہتے ہوئے بھی وہ غصے سے بول پڑی یہ آدمی اس کی زندگی میں آنے والا پہلا اور آخری مرد ہم جس سے اس نے محبت کی تھی روح بن کے اتر گیا تھا اس کی جسم لیکن وہ چاہ کر بھی معاف نہیں کر پائے تھی اور خوف کی وجہ سے دور ہونا چاہتی تھی۔۔

اگر اسے پتہ چل جاتا کہ یہ شخص اسے دیوانوں کی طرح پیار کرتا ہے تو شاید اس دفعہ وہ نہ بھاگتی۔۔

وہ غصے سے پھٹ پڑی تھی مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا نہ آج ن کل۔۔اس نے دل پر پتھر رکھ کر روح موڑ لیا۔۔

میر نے جبرے بیچے وہ ہر طرح سے اس کے دل کو گھائل کرتی تھی۔۔

جتنا کوشش کرتا تھا کہ غصہ نہ آئے وہ اتنا ہی غصہ دلاتی تھی۔۔

اور تمہیں میری سانسوں سے بھی قریب رہنا ہے کل بھی ہمیشہ بھی جذبوں سے چو لہجہ تھا اور بیڈ پر لٹا کر اس پر دوبارہ سے جھکا تھا اس نے مزاحمت کی تھی جو الٹا اس پر ہی اثر ہوا اور اسے مزید قریب کھینچ لیا۔۔

تم رگوں میں خون بن کر دوڑنے لگی ہوں اب تم دور جانے کے بعد کرتی تو دل کرتا ہے دنیا کو تہس نہس کر دوں۔

تم وہ انسان ہو جس کو میر سلطان شاہ کھونے سے ڈرتا ہے میرا کل سرمایہ ہو تم پرنسس۔

اب ایک بات بتا دوں تمہیں اب تم مجھے چھوڑ کر گئی دنیا میں موجود ہر ایک چیز کو تہسنس کر دوں گا جتنا دور جاؤ بھی اتنا ہی قریب پاؤ گی۔۔

پانچ دن ہو گئے تھے انمول کو یہاں آئے لیکن اسے یہاں سے بھاگنے کا کوئی طریقہ نہیں مل رہا تھا اسے ڈر بھی لگ رہا تھا کہ اس دفعہ وہ پکڑی گئی تو بہت برا ہو گا لیکن اس سے یہاں سے جانا تھا وہ اپنی انے والی فیملی کو اس ماحول میں نہیں پیدا کرنا چاہتے تھی۔

وہ چاہتی تھی کہ میر یہ سب کام چھوڑ دے وہ ایک ہی بار ممکن ہے جا وہ اسے چھوڑ جاتی اور وہیں واپسی کے لیے شرط رکھتی کی وہ یہ کام چھوڑ دے شاید وہ چھوڑ دے۔

لیکن وہ یہاں سے بھاگے کیسے وہ اپنے سوچوں میں گم تھی کہ میر

آ گیا کیا سوچا جا رہا ہے پرنسز کہ میرے آنے کا بھی پتہ نہیں چلا۔

کلک۔۔ک۔۔۔کچھ نہیں کچھ نہیں میر۔

پرنسس میں آج رات لیٹ آؤں گا تھوڑا کام ہے۔۔

انہہہ۔۔۔وہی کام ہو گا لوگوں کو مارنا۔۔

اگر تمہیں پتہ ہے تو اچھے سے الودا کرو میری جان میں کچھ غلط نہیں کرتا۔

ججج۔۔۔جائیں یہاں سے آپ۔۔

الوداع کسی تو دوں پرنسس ورنہ دشمنوں کو موت دینے میں مزہ ہی نہی آئے گا

مم۔میر پلیز تنگ نہ کریں جائیں

ہاہاہاہاہاہا اوکے پرنسس

تو وہ سنجیدگی سے دور ہو گئے کیونکہ اسے دیر ہو رہی تھی
اور بنا انمول کو تنگ کیے پرنسز ٹائم سے سو جانا تو چلا گیا۔۔

اس نے پورا گھر دیکھ لیا تھا لیکن کوئی راستہ نہیں ملا تھا وہ کچن
میں گئی تو اسے ایک کھڑکی نظر آئی جو باہر گارڈن میں کھلتی
تھی وہ باہر گئی تو اسے دیوار نظر آئی جو اتنی بڑی تو نہیں تھی
لیکن چھوٹی بھی نہیں تھی۔۔

اس نے چڑھنا شروع کیا تو کئی دفعہ وہ نیچے گرے تھی جس کی
وجہ سے اسے چوٹیں آئی تھیں بازو پر اور ٹانگوں پر اس نے نیچے

کرسیاں رکھی اور چڑھ گئی تھوڑی مشکل سے لیکن وہ کئی دفعہ
گرنے کے بعد کامیاب ہو گئی تھی اور باہر کودی۔۔

اور تیز تیز بھاگنے لگی۔۔

کبھی رک رک کر گہرے سانس لیتے اور کبھی تھک کر سڑک پر ہی
بیٹھ جاتی کیا کروں اگر وہ گرین ماسٹر کی دوبارہ ہاتھ لگ گئی۔

نہیں نہیں پلیز اللہ جی مجھے بچالیں۔
جاؤ کس طرف۔۔

اسے کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا تو سڑک کے ایک طرف بیٹھ کر
رونے لگی۔۔

کیا بن گی تھی اس کی زندگی۔۔

وہ مزید رونے لگی پھر وہ اٹھی تو لفٹ لینے کا سوچا تھوڑی دیر
گزری تو بائیک پر دو لڑکے آتے ہوئے دکھائی دیا پہلے وہ ڈر گئی
لیکن یہاں سے جانا تھا۔

ابھی وہ سوچ رہی تھی تو بائیک خود اس کے پاس آکر رکی جس پر
دو لڑکے اموٹے سے جس نے انہوں نے نشہ کیا ہوا تھا۔۔وہ انہیں اپنی
طرف آتا دیکھ کر کانپی تھی

اوہہ یار دیکھوں آج کی رات کے لیے بیوٹی مل گئی۔

انمول کی جان لبوں پر آئی تھی وہ کیا کرتی کہاں جاتی کاش میں نہ
بھاگتی۔۔

دیکھیں پلیز مجھے جانے دیں اس کی بات کو اگنور کرتے ایک لڑکے

نے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔

انہیں دھکہ دے کر بھاگتی ہوئی جا رہی تھی کہ اچانک سے پھر وہیں لڑکے سامنے آکر رکے تھے۔

وہ اس سے پہلے کے پیچھے بھاگتی تو اپنے پیچھے میر کی گاڑی دیکھ کر وہ سانس لینا بھول گئی اور تھر تھر کانپنے لگی۔۔

اسے پتہ تھا اب وہ یہاں سے بھاگ نہیں سکتی۔

ہمیں تم سے پیار کتنا۔

یہ ہم نہیں جانتے۔۔

مگر جی نہیں سکتے تمہارے بنا۔۔

یہ سونگ گاتے ہوئے میر باہر نکلا تھا اور ساتھ میں گولی چلی تھی۔

اہ وہ خوف سے چلائی تھی۔۔

مگر جیسے ہی اس نے آنکھیں کھولی تھے۔

گرین آنکھیں وحشت سے بھرپور آنکھوں سے ٹکرائی تھی ایک اور گولی چلی تھی اور وہ دونوں لڑکے زمین بوس ہوئے تھے اس دوران میر سپاٹ نظروں سے انمول کو دیکھ رہا تھا۔۔

انمول ان دونوں لڑکوں کا خون دیکھ کر زور زور سے چلائی تھی کیونکہ ان کی خون کی چھینٹیں اس کے چہرے اور کپڑوں پر پڑی تھی اور پاگلوں کی طرح اپنے چہرے اور گردن پر ہاتھ مارتی خون

اتارنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

کیا ہوا پرنسس وہ اس کے کولڈ آواز سن کر اپنے ہاتھ روک گئی۔

بس بے ہوش ہونے والی تھی ورنہ تو خوف سے اس کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔۔

اپنے شوہر کے پاس سے بھاگنے کا بہت شوق ہے نا تمہیں کس چیز کا خوف نہیں آدھی رات کو بھاگ رہی ہو مجھ سے ڈر کر میری جان۔۔

مم۔۔۔مجھے آپ کے پاس نہیں رہنا مجھے جانے دیں۔

ایسے نہیں کہتے پرنسز۔

اپنا چاکو نکال کر اس کے لبوں پر رکھ کر کہا تھا وہ خوف زدہ سے

اسے دیکھ رہی تھی رو رو کر آنکھیں لال ہو گئی تھیں۔۔

اب وہ سوچ رہی تھی کہ میر کیا سزا دے گا چلیں پرنس گھر اتنا بھاگ لیا اتنی جاگنگ بہت ہے باقی پھر کر لینا لیکن اس ٹائم نہیں میں خود لے کر آؤں گا اپنی جان کو۔۔

وہ ہونٹ دانتوں تلے دبائے غصہ ضبط کر رہا تھا گرین آنکھوں سے شرارے پھوٹ رہے تھے اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اپنی پرنسز کو سخت سے سخت سزا دیے لیکن اس کا اپنی پرنسز کے معاملے میں دل نازک تھا اس کی محبت عشق جنون سکون زندگی بن گئی تھی۔۔

وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا ان کے اگر وہ لیٹ ہو جاتا تو وہ لڑکے اس کے ساتھ کیا کرتے انمول کو حیرت ہو رہے تھے کہ وہ اتنے پرسکون کیسے ہے انہیں تو غصہ کرنا چاہیے تھا اسی لیے وہ گاڑی میں بیٹھتا اور چلا گیا۔۔

گھر کے سامنے گاڑی روکی۔

وہ ابھی کام سے جا رہا تھا کہ جو اس نے انمول کے لاکٹ کے ساتھ اپنا موبائل کنیکٹ کیا تھا وہ ٹون ٹو بجنے لگا تھا۔۔
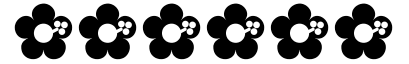
اس نے دیکھا تو انمول کی لوکیشن اپنے گھر کی بجائے کہیں اور دیکھ کر دماغ گھوم گیا تھا اور جلدی سے اس جگہ پہنچا تھا اور آگے یہ سب دیکھ کر تو غصے کی خد ہو گی تھی۔

وہ گھر کے سامنے رکا تو انمول کو اپنے بازوں پر بھر کر کمرے میں لایا انمول نے ڈر کر اس کی گردن کے گرد بازوں لپیٹ دیے۔۔

میر پہلے تو مسکرایا لیکن جلد ہی اپنے ڈمپل کو غائب کیا اور انمول

کو گھورنے لگا۔۔

انہہہ۔۔اپنی ان بڑی بڑی سبز آنکھوں سے تو ایسے گورتے ہیں جیسے کھا جائیں گے وہ بڑبڑائی تھی لیکن میز نے سن لیا تھا۔

فکر مت کرو جان من تمہیں کسی دن کھا بھی جاؤں گا تو انمول اپنے ہونٹ دانتوں تلے دبا کر چہرہ میری کی گردن میں چھپا دیا۔۔

اسے لگا تھا کہ میر سزا نہیں دے گا تو میر نے اسے بیڈ پر لٹا دیا اور اپنا چاقو نکال کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ دیا اور ڈرار سے ایک ٹائی نکالی اور انمول کی طرف ایا تو انمول نے سہم کر دیکھا۔۔

کک۔۔۔ککک۔۔کیا کر رہے ہے میر۔

ششش۔۔جان من میں نے کہا تھا نا اس دفعہ سزا ملے گی اس کے ہاتھ

باندھ کر اب وہ اس کے منہ پر کپڑا باندھ رہا تھا

یہ اسی لیے باندھ رہا ہوں کہ تمہاری چیہیں تمہاری سزا کو بڑھا نہ دیں جان۔

تو میر واپس سے اپنا چاقو اٹھا کر انمول کی طرف آیا تو انمول نہ نہ کر کے سر ہلایا لیکن میر دیکھ ہی کب رہا تھا وہ اس کے پاؤں کی طرف بیٹھا اور ایک پاؤں پکڑ کر اس پر آہستہ آہستہ سے اپنا چاکو چلانے لگا۔۔

کہا تھا نا پرنسس اب مت جانا اس کے لہجے میں عجیب سی دیوانگی پاگل پن تھا

اور ساتھ ساتھ چاکو چلاتا جا رہا تھا تکلیف سے وہ چیخنا چاہتی تھی کہ صحیح چیخ بھی نہ سکی اور آنسو بہنے لگے۔

اگر تم مجھے چھوڑ کر نہ جاتی تو ضرورت نہیں تھی میرا یہ روپ دیکھنے کی۔

تم نے مجھ سے دور بھاگ کر خود یہ سزا منتخب کی ہے اپنے لیے پرنسس۔۔

پاؤں سے لے کر وہ ادھی ٹانگ پر وہ ہلکے ہلکے کٹ لگا چکا تھا کہ ٹانگ سے خون بہنے لگا تھا اب اس نے دوسری ٹانگ پکڑ لی انمول نے خوف سے ٹانگ کو کھینچ کر دور کرنا چاہا تو میر نے سخت نظروں سے دیکھا اس کی نظروں میں کچھ ایسا تھا کہ وہ اپنی مزاحمتیں چھوڑ گئی۔۔

تمہیں پیار کی زبان سمجھ نہیں آتی نہ میری جان اور کتنا بھاگو گئی مجھ سے کیا لگتا ہے تم یہ ایسے بھاگ کر تم مجھ سے بچ جاؤ

گی بڑی صفائی سے وہ اس کے دوسری ٹانگ بھی کاٹ رہا تھا کہ زخم
گہرا نہ ہو وہ اس کام میں ماہر تھا چھوڑو اپنی ضد تمیں قبول
کرنا ہو گا پرنسز مجھے بیسٹ کے روپ میں ہی۔۔

اور وہ تو درد سہ کر بے ہوش ہو گئی تھی وہ اپنا کام کر کے اٹھا تو
دیکھا وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔

ایم سوری میری جان تمیں تکلیف دینے کے لیے لیکن کیا کروں انہیں
ٹانگوں سے مجھ سے دور بھا گ گئی تھی نا انہی کو سزا دینی
چاہیے تھی اس کے ہاتھ کھولتا ہوا بولا اور منہ سے بھی پٹی ہٹائی
اور پھر اس کے پیروں اور ٹانگوں پر مرہم لگا کر پٹی کر دی۔۔

صبح تک کچھ بہتر فیل محسوس ہو گا میری جان لیکن اب شاید تم
بھاگنے کا نہیں سوچو گی۔۔

صبح ہانیا ساحل ماہا اور ساجدہ بیگم ناشتہ کرنے بیٹھے تو ساجدہ بیگم نے ہانیہ کو پکارا۔

ہانیہ بیٹا جی خالہ بیٹا تمہارے لیے ایک رشتہ اگر تم چاہتی ہو تو آج ان کو بلا لیں نہ۔

خالہ آپ میری ماں کی جگہ ہیں جو میں کر چکی ہوں نا آپ کا بڑا پن ہے کہ آپ نے مجھے معاف کر دیا ورنہ میں اس قابل نہیں تھی۔۔

آپ کو جو ٹھیک لگے اپ میرے لیے وہ کریں اور دوسری طرف ماہ اپنے ہاتھوں سے ساحل کو ناشتہ کروا رہے تھے ماہ پلیز آپ کھائیں میں خود کھا لوں گا ساحل پلیز میں کھلاتی ہو تو ساحل نے ماہ کو گھورا۔

اوکے اوکے ٹھیک ہے مذاق کر رہی تھی تم کھاو خود تو وہ ہنستے ہوئے کہنے لگی۔۔
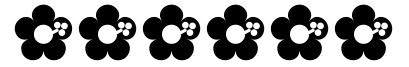
صبح انمول اٹھی تو اس کے پاؤں اور ٹانگوں میں بہت درد تھا اس سے اٹھا ہی نہیں جا رہا تھا۔

گڈ مارننگ میری جان میر نے اندر اتے ہوئے کہا تو انمول نے سہم کر اس کی طرف دیکھا۔۔

کیا ہوا پرنسس ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔۔

کک۔۔۔۔کچھ نہیں۔۔

فریش ہونے جانا ہے میر نے پوچھا۔۔

تو ڈر کے مارے کچھ بول ہی نہ سکی۔۔

تو وہ انمول کو اٹھانے کے لیے اگے بڑھا تو وہ پیچھے کو کھسکی
جس کی وجہ سے اسے درد ہو اور آنسو بہنے لگے۔۔

تمیں کس نے کہا تھا پیچھے ہو تو وہ اسے اٹھا کر واش روم میں
چھوڑ آیا انمول کو بہت شرم محسوس ہوئی لیکن مجبوری بھی
تھی۔

تھوڑی دیر بعد میر دوبارہ اندر گیا تو انمول کو اٹھا کر بیڈ پر لے آیا
کیا ہوا پرنسز ایسے کیوں دیکھ رہی ہوں کہیں پیار تو نہیں آ رہا
مجھ پر آنکھوں میں شرارت تھی۔۔

درد ہو رہا ہے مجھے پاؤں میں اور سر میں وہ اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے بولیں۔۔

میں ناشتہ لے کر آتا ہوں پھر پین کلر دیتا ہوں آرام آ جائے گا۔۔

درد بھی خود دیتے ہے اور اب اتنی فکر کر رہے ہیں جھوٹی فکر کرتے ہیں اپ اتنی پرواہ ہوتے تو یہ زخم نہ دیتے وہ بے روحی سے بولی۔۔

یہ تمہاری سزا تھی پرنسز تم جب جب ایسا کرو گی تمیں سزا ملے گی میری جان یہ تو فرسٹ ٹائم غلطی ہوئی تھی نا اسی لیے نہ دینے کے برابر سزا دی ہے میں نے ورنہ جو میں سزا دیتا ہو نا وہ تمہارے نازک جان جھیل نہ پاتی۔۔

اس کی باتوں کو اگنور کرتا ہوا وہ تحمل سے بولا تھا۔

چھوٹی سی سزا تھی آپ نے میرے پاؤں کاٹ دیے ہیں میر وہ چلا کر بولی۔۔

اور کہ رہے ہیں کے نہ ہونے کے برابر تھی۔

غلط بات ہے پرنسس پاؤں نہیں کاٹے بس تھوڑے سے کٹ لگائے ہیں کہ تم بھاگ نہ سکو۔

چلو باتیں بس کرو ناشتہ کرو پھر ہم سلطان منشن چلتے ہیں وہاں زویا تمہارا پوچھ رہی تھی کیا۔

زویا واپس آگئی ہاں جان آگئی زویا واپس جو تم دونوں نے کھیل کھیلا تھا نا وہ کسی کام نہیں آج تو انمول نے اس کی بات کو اگنور کیا اور ناشتہ کرنے لگی۔۔

تھوڑی دیر بعد انمول کو لے کر وہ سلطان مینشن چلے گیا تو زویا اور زین باہر ہی بیٹھے تھے تو زویا نے انمول کو دیکھا جو میر کی باہوں میں تھی۔۔

میر نے لا کر صوفے پر بٹھایا تھا۔

تو زویا نے حیران نظموں سے انمول کی ٹانگوں کو دیکھا جس پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں یہ یہ کیا ہوا ہے انو۔

انمول نے کچھ نہیں کہا اسے بہت درد ہو رہا تھا۔

میر بھائی آپ بتائیں کیا ہوا کچھ خاص نہیں زویا بس اسی ٹانگوں پر میں نے اپنا چاکو کا جادو دکھایا ہے۔

کیا کیا آپ نے یہ سب۔

ہاں جب جب یہ مجھ سے دور جانے کی کوشش کرے گی اس سے بری سزا دوں گا یاد رکھنا پرنسز۔

میر لیکن دیکھو کتنا گہرا زخم ہے زین میں پاگل لگتا ہوں کہ اپنی پرنسز کو اتنا گہرا زخم دوں گا۔

تین سے چار دن میں ٹھیک ہو جائے گا تم فکر نہ کرو ہمارے کام کا کیا ہوا کہاں تک پہنچا بس تم اس کی فکر نہ کرو سب کام ٹائم سے مکمل ہو جائے گا۔۔

ماہ ماہ۔۔کہاں ہے آپ۔۔وہ جو ساجدہ بیگم کے ساتھ پہلی دفعہ کیچن میں ساحل کی پسند کو قورمہ بنانا سیکھ رہی تھی۔

پیاز کی وجہ سے آنکھوں سے پانی نکل رہا تھا ساحل کی آواز سن کر کچن سے باہر آئی تو ساحل اس کی بھیگی آنکھیں دیکھ کر پریشان ہو گیا

کیا ہوا ہے ماہ رو کیوں رہی ہیں۔

نہیں ساحل کچھ نہیں ہوا میں بس تمہارے لیے کورمہ بنانا سیکھ رہی تھی تو پیاز کی وجہ سے یہ ہوا۔

یہ سب کام کرنے کی آپ کو ضرورت نہیں ہے آپ نے کچن پہ کام کا بھی نہیں کیے

لیکن ساحل میں اپنی مرضی سے کر رہی ہوں دور ہانیہ کھڑے ساحل کو ماہ کی فکر کرتا دیکھ کر افسوس کر رہی تھی کبھی یہ ساحل

اس کی اتنی فکر کرتا کرنے لیکن اپنے لالچ میں آکر سب گنوا دیا۔۔

جائیں جلدی سے تیار ہو جائیں شاپنگ پر چلتے ہیں بیٹا بس کھانا تیار ہے کھانا کھا کر جانا میری بہو نے پہلی دفعہ کھانا بنایا ہے اب ایسے ضائع نہیں ہونے دیں گے۔۔

ٹھیک ہے امی۔

آ جاؤ ہانیا وہاں کیوں کھڑی ہو
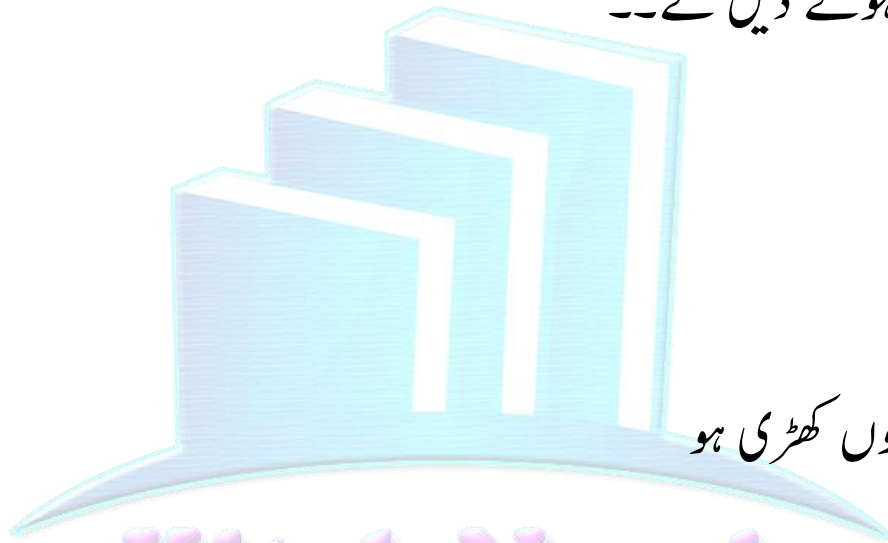
جی جی خالہ میں آ رہی تھی۔۔
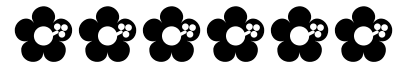
انو درد ہو رہا ہے نا تمہیں۔۔

ہاں بہت درد ہو رہا ہے لیکن تم بھاگی کیوں۔

کیا کرتی میں نہیں رہنا چاہتی تھی لیکن میں جان گئی ہوں کہ میر مجھے کبھی اپنے آپ سے دور نہیں جانے دیں گے اس لیے میں نے سوچا آہستہ آہستہ قبول کر لوں گی یہ۔سب۔

میں نے بھی تو زین کو معاف کر دیا نا۔

تم کیوں گھر سے س گی زین نے بھی زبردستی۔۔

نہیں نہیں انو ایسا کچھ نہیں۔۔

تو پھر کیا ہوا۔۔

زویا نے اپنی کہانی سنائی۔۔۔

کہ کیسے اس کے پاپا نے اسے بیچنا چاہا لیکن وہ کنگ والی بات چھپا گئی تھی وہ اپنی فرینڈ کو خود سے بدگمان نہیں کرنا چاہتی تھی اور نہ ہی کنگ کا ذکر کار کے خوفزدہ کرنا چاہتی تھی۔

کیا سوچ رہی ہے زویا۔۔

کچھ نہیں بس یہیں کہ اب ہم ساتھ ہی رہیں گے تمہاری دعا ا قبول ہو گی۔۔

ہا ہا چلو تم اب ریسٹ کرو جلدی سے ٹھیک ہو جائے پھر ایک سرپرائز ہے تمہارے لیے۔۔

کیسا سرپرائز وہ بعد میں پتہ چلے گا نا یہ کھانا کھا اور میڈیسن کھا لینا اور آرام کرو۔۔

ماہا اور ساحل شاپنگ کر رہے تھے ماہ نے مضبوطی کے ساتھ ساحل کا
ہاتھ پکڑا ہوا تھا کہیں وہ چلا ہی نہ جائے۔

ساحل کے چہرے پر مسکراہٹ تھی کتنی پوزیسو تھی ماہا۔اس
کے لیے۔

ہیلو ساحل ایک لڑکی اس کے سامنے آتے ہوئے بولی ماہا نے کینہ توڑ
نظروں سے اس لڑکے کا جائزہ لیا تھا۔

سادہ سی شلوار قمیض میں دوپٹہ گلے میں سلیکے سے ڈالا ہوا لمبے
بال وہ سادگی میں بھی معصوم لگ رہی تھی۔

ہائے لیلہ تم یہاں ساحل نے مسکرا کر کہا تو ماہ نے ساحل کو

دیکھا۔۔

تم یہاں کیسے ساحل۔۔

میں اپنی بیوی کے ساتھ شاپنگ پہ آیا تھا یہ تمہاری بیوی ہے کیا ہاؤ سویٹ۔

میں ساحل کی اکلوتی فرینڈ ہوا کرتی تھی کالج میں۔

ہاں ماہا یہ بہت اچھی تھی پتہ ہے ایک ہی تھی ایک ان میں سادگی بہت تھی وہ سادگی میں بہت خوبصورت لگتی تھی۔

تو ماہ نے ساحل کے منہ سے سامنے کھڑی لڑکی کی تعریفیں سن کر غصہ ہو رہی تھی۔۔

ماہ نے اپنا موازنہ کرنا چاہا شارٹ سی شرٹ اور نیچے بلیک پینٹ
ہیل جوتی اور اونچی پونی وہ اس کے سامنے کم فیشیبل تھی اور پیاری بھی کم تھی لیکن پتہ
نہیں کیوں ماہا کو اس سے اس ٹائم
شدید جلن محسوس ہوئی تھی۔۔

آئے نہ چلتے ہیں کہ کہیں کھانا کھاتے ہیں لیلہ تو ماہ نے اپنے ہاتھ کا
زور ساحل کے ہاتھ پر دیا تو ساحل نے ماہ کی طرف دیکھا جو غصے
سے اس کو دیکھ رہی تھی۔

تو ساحل نے چپ ہونا ہی بہتر سمجھا نہیں ساحل میرا شوہر باہر
میرا ویٹ کر رہا ہو گا پھر سہی۔

او تمہاری شادی ہو گئی ہے۔۔

ہاں میرا ایک بیٹا بھی ہے

چلو یہ تو خوشی کی بات ہے اوکے بابے ساحل۔

وہ تو چلی گئے لیکن ماہ نے ساحل کو خونخوار نظروں سے دیکھا
تم گھر چلو بتاتی ہوں تمیں۔۔

ماہ نے ناراض ہو کر ساحل کا ہاتھ چھوڑا تو ساحل نے عجیب
نظروں سے ماہ کو دیکھا۔۔

اور پھر بات سمجھ آنے پر قہقہ لگا کر ہنس دیا اور ماہا کے پیچھے گیا وہ ہنستا ہوا اتنا پیارا لگ رہا تھا لیکن ماہ رکی نہیں گھر آ کر ابھی وہ ساحل سے ناراض رہی۔۔

ماہ رکیے نا وہ میری دوست تھی

تو جاؤ اب اس کے پاس۔

ٹھیک ہے وہ بھی مذاق کے موڈ میں آتے ہوئے کہنے لگا اور جانے لگا میں بھی کال کرتا ہوں اس کو۔۔

تو ماہا نے جلدی سے اس کا گریبان پکڑا اور اپنے ہونٹ اس کے ہونٹوں پر رکھ دیے۔۔

اور پوری شدت سے اس کے ہونٹوں پر جھکی تھی ساحل نے بھی اسے اپنا غصہ اتارنے دیا تھوڑی دیر بعد وہ پیچھے ہوئی تو غصے سے ساحل کی طرف دیکھا۔۔

خبردار ساحل آئندہ میرے علاوہ کسی اور کو دیکھا وہ کوئی بھی ہو مجھے نہیں پسند تو میرے علاوہ کسی کی تعریف کرو اور اتنی ہی اس کی سادگی پسند ہے تو مجھے بولو میں بھی ویسے ہی کپڑے پہنوں گی ویسے ہی بن جاؤں گی لیکن صرف میری تعریف کرو ورنہ جان سے مار دوں گی مجھے نہیں پسند تم کسی اور کو دیکھو سمجھیں۔۔

ساحل تو ماہا کا جنونی روپ دیکھ رہا تھا مسکرا رہا تھا اوکے ماہ آئی ایم سوری آئندہ ایسا نہیں ہوگا ساحل نے دوبارہ سے جھک کر اپنے ہونٹ ماہ کے ہونٹوں پر رکھ دیے تو ماہ نے بھی اپنی باہیں ساحل کی گردن کے گرد ڈال دی اور اس کا ساتھ دینے لگی وہ کہاں اپنے عشق اپنے ساحل سے زیادہ دیر ناراض رہ سکتی تھی۔۔

تین دن گزر گئے تھے انمول کو یہاں ہائے میر ہر ممکن انمول کا خیال رکھتا تھا انمول بے آہستہ آہستہ ٹھیک ہو گئے تھے اس کے پاؤں بھی ٹھیک ہو گئے تو وہ اب چل سکتی تھی..

وہ کچن میں پانی پینے کے لیے آئی تو پیچھے سے میر نے اس گرد اپنی باہیں پھیلائی اور اس کی کمر کو اپنے سینے کے ساتھ لگا دیا..

تو وہ ڈر گئی پرنسز تم مجھ سے ڈر کیوں رہی ہو اس نے انمول کو

اٹھا کر شلف میں بٹھا دیا..

کیوں کر رہے ہیں آپ یہ سب اتنی بڑی سزا دے دی اور اب یہ۔

اہ میری پرنسز ابھی تک اس بات پر منہ پھلا کر بیٹھی ہوئی ہے تو عجیب سی نظروں سے میر کو دیکھنے لگی میری جان اگر تم ایسے دیکھو گے تم میں کنٹرول کیسے کروں گا میں کچھ کر بیٹھوں گا۔۔

شو لہجے میں بولتا وہ اپنے لب اس کے ہاتھ پر رکھ گیا انمول نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور چہرہ پل میں سرخ ہوا تھا۔۔

دھڑکنوں میں ایک شور سا مچا تھا وہ شلف سے اتری اور بھاگی تھی۔

پرنسز۔۔

تو وہ اس پکار پر رکی تھی میر نے انمول کو اپنی باہوں میں اٹھایا
تو اس کو کمرے میں لے ایا اور لا کر بیڈ پر بٹھایا۔

پرنسز جب جب تمہیں خود سے ڈرتے ہوئے دیکھتا ہوں تو بہت برا
لگتا ہے میں جانتا ہوں مجھے ایسی سزا نہیں دینی چاہیے تھی لیکن
میں کیا کرتا ہوں تم مجھ سے بھاگ رہی تھی جو میں کسی صورت
برداشت نہیں کر رہا تھا اور کنگ کے لوگ بھی تمہارے پیچھے لگے
تھے اگر وہ تمہیں پکڑ لے تو کیا ہوتا تم کیوں نہیں سمجھتی وہ اب
رونے والا تھا۔

نہیں مم۔ مم۔۔میر مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہے۔

آپ نے بتایا بھی تھا کہ کنگ کے لوگ پیچھے پڑے ہیں میں قصوروار
تھی مجھے ایسی غلطی نہیں کرنی چاہیے تھی نہ میں بھاگتی اور نہ

ہی مجھے یہ سزا ملتی اگر اپ اس دن ٹائم پر نہ اتے تو پتہ نہیں کیا ہو جاتا۔۔

لیکن میں آپ سے تھوڑا سا ناراض ہوں اس نے منہ بنا کر بولا۔

اور ناراضگی میں اس کے سرخ گال پھول گئے تھے میر کو اس پر بے ساختہ پیار ایا اور لیکن وہ اس کے اجازت کے بغیر اب چھو نہیں سکتا تھا۔۔

آپ نے میرے ہاتھ باندھے مجھے بہت درد ہوا تھا۔

میری جان مجھے معاف کر دو آئندہ ایسا نہیں ہو گا اس نے انمول کے ہاتھوں کو چوما۔۔

آ۔۔۔آپ اپ نے میرے پاؤں بھی کاٹے تو میر نے انمول کے پاؤں اپنی

گود میں رکھ کر اس پر اپنے لب رکھ دیے تو انمول کا دل کانوں میں دھڑکنے لگا۔۔

میں اپنی ہر غلطی کا ازالہ کروں گا میری جان۔

اللہ کے علاوہ میر سلطان شاہ بس دو چیزوں سے ڈرتا ہے ایک اپنے بہن بھائی کو کھونے سے اور دوسرا تمہیں کھونے سے۔۔

اس دن تمہیں کھونے کا ڈر مجھ پر کس قدر حاوی تھا میں بیان نہیں کر سکتا میر نے بہت بوجھل لہجے میں کہا تو انمول نے میر کے سینے میں منہ چھپا لیا تو میر نے انمول کو بیڈ پر لٹا دیا۔۔

میں بزدل نہیں ہوں پرنسز لیکن میرا کام ایسا ہے کبھی بھی میں تم سے دور ہو سکتا ہوں مجھے ڈر لگتا ہے اگر میں نہ رہوں تو تم مجھے بھول جاؤ گی مجھ سے دور ہو جاؤ گی میں اپنی محبت کو تمہاری

نس نس میں بھرنا چاہتا ہوں کہ ہر وقت تمہارے ذہن میں میر کا ساتھ اور میر کی قربت ہو تاکہ میں رہوں یا نہ رہنے رہو تم صرف میری روہو اس نے انمول کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے بولا۔۔

تو مرنے والی بات پر انمول نے تڑپ کر میر کو دیکھا میر آپ کو کچھ ہوا تو یہ انمول بھی مر جائے گی۔۔

ششششش۔۔۔میری جان آئندہ ایسا کچھ نہ کہنا تمیں کچھ نہیں ہو گا۔۔

تو انمول نے میر کو اپنی طرف کھینچ کر نرمی سے اپنے لب میر کے لب پر رکھ دیے۔۔

یہ حرکت انمول سے بے اختیار ہوئی تھی میر تو اپنے پرنسز کی اس حرکت پر فدا ہوا تھا انمول کی پیش قدمی پر میر سب بلائے انمول

کی سانسوں کی خوشبو خود میں جذب کرتے ہوئے اس کے قربت
میں مدہوش ہونے لگا۔۔

✿✿✿✿✿✿✿

زین پولیس اسٹیشن سے واپس ایا تو زویا کو سویا ہوا پایا فریش ہو
کر وہ زویا کے پاس آ کر لیٹ گیا ہائے کب اپنی قربت سے بخشیں گی
میں ترس گیا ہوں اس کے کان میں جھک کر کہنے لگا۔۔

تو زین نے زویا کہ لبوں پر

زین پولیس اسٹیشن سے واپس ایا تو زویا کو سویا ہوا پایا فریش ہو
کر وہ زویا کے پاس آ کر لیٹ گیا ہائے کب اپنی قربت سے بخشیں گی
میں ترس گیا ہوں اس کے کان میں جھک کر کہنے لگا۔۔

تو زین نے زویا کہ لبوں پر لب رکھ دیے تو زویا نے پہلے ہی اس کے
لبوں پر کاٹ لیا۔۔

آؤچ یہ کیا کیا تم نے زویا نے دیکھا تو زین کے لبوں سے خون کی بوند نکل رہی تھی یہ جو تم بلاوجہ کی ٹھرک پن کرتے ہو نا اس کی سزا ہے یہ--

چیونٹی کہیں کی تم نے مجھے کاٹا--

ابھی بتاتا ہوں تو اس نے اس کے دونوں ہاتھوں کو قید کیا اور لبوں پر جھک گیا جب تک اس کی سانس نہیں رکی پیچھے نہیں ہوا--

اب مزہ ایا تو زویا نے گہری گہرے سانس لیتے ہوئے زین کو دیکھا اور منہ بسور کر دوبارہ سو گئی کیونکہ وہ اس سے دوبارہ الجھنا نہیں چاہتی تھی--

صبح انمول اٹھی تو میر کی باہوں میں خود کو پایا وہ اب اس سے
خوفزدہ نہیں ہوتی تھی انمول نے جھک کر میر کے ڈمپل والی جگہ
پر لب رکھے میر آپ کو پتہ ہے مجھے اپ کا ڈمپل بہت پسند ہے
کاش میرا بھی ڈیمپل ہوتا وہ اداس ہوتے ہوے بولی۔

میں آپ کے اس ڈمپل پر فدا ہوں۔۔

وہ اس کے ایک ایک نقش کو دیکھتے ہوئے بولی تھی دیکھنا ہمارے
بچوں کے بھی ڈمپل ہوں گے اسی طرح اور میں آپ سے زیادہ اپنے
بچوں سے پیار کروں گی۔

کتنے کیوٹ لگیں گے نا میرے بچوں کے چہروں پر ڈمپل۔۔

انمول کو نہیں پتہ تھا کہ میر جاگا ہوا ہے وہ تو بس آنکھیں بند کر کے
اپنی پرنسز کی باتیں سن رہا تھا لیکن اپنا پیار شیئر ہوتے ہوئے ان کا

سن کر وہ اس نے جلدی سے آنکھیں کھولی کیا کہا تم نے پرنسس تم مجھ سے زیادہ ہمارے بچوں سے پیار کرو گی۔۔

ایہہ۔۔میر آپ اٹھے ہوے ہے

۔ہاں پرنسز میں اٹھا ہوا تھا تمہاری باتیں سن رہا تھا لیکن سب زیادہ تم مجھ سے پیار کرو گی آئی سمجھ تم مجھ سے زیادہ کسی اور سے پیار نہیں کر سکتی ہمارے بچوں سے بی نہیں تمہارے پیار پر سب سے زیادہ حق میرا ہے صرف اور صرف میر کا۔

انمول نے آج اپنے ہاتھ سے ناشتہ بنایا تھا

میر آپ تو زین و زویا بھی آ گئے ان کے بی جان اب اپنے گاؤں اپنے بیٹوں کے پاس چلی گئ تھی کیونکہ اب میر اور زین کا خیال رکھنے کے لیے ان کی بیویاں اگئ تھیں زین و زویا نیچے ائے تو زین

آرام سے کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ میر اور انمول اور زویا اسے دیکھ رہے تھے زین نے سر اٹھا کر سب کو دیکھا تو خود کی طرف دیکھتا ہوا پایا۔۔

کیا ہوا تم لوگ ہنس کیوں رہے ہو۔۔

زین تمہارے ہونٹ پر کیا ہوا ہے تو زین نے جلدی سے اپنے ہاتھ اپنے ہونٹ پر رکھ دیا اور ایک نظر مسکراتے ہوئے زویا کی طرف دیکھا۔۔

کیا ہوا زین کچھ نہیں ایک چیونٹی نے کاٹ لیا تھا تو انمول نے معنی خیزی سے زویا کی طرف دیکھا چونٹی بھلا ہاتھی کو کیسے کاٹ سکتی ہے۔۔

لیکن تم تو کاٹ سکتی ہو نا زین جلدی سے بولا۔

او۔۔اس کا مطلب زویا تم نے انمول نے مسکرا کر پوچھا۔۔

بتمیز اب چپ کرو اور ناشتہ کرنے دوں تو سب نے کھل کر کے قہقہہ لگایا۔۔

بیسٹ پلیز معاف کر دو ائندہ ایسی غلطی نہیں کروں گا خدا کے لیے معاف کر دو کمرے میں اندھیرا تھا اور وہ انسان نیچے زمین پر ہاتھ جوڑے بیٹھا تھا اور اس کے سامنے کرسی پر میر ہاتھ میں چاکو پکڑے اس کو سن رہا تھا۔۔

میں بہک گیا تھا مجھے ہوش نہیں رہا کہ سامنے 15 سال کے بچی آئندہ کبھی ایسا نہیں کروں گا۔۔

تمہیں لگتا ہے تمہارا گناہ کی کوئی معافی ہے اندھیرے میں ہلکی

سی روشنی میں صرف اس کی سبز آنکھیں دکھائی دے رہی تھی۔۔

پلیز ایک دفعہ معاف کر دو میں سب کام چھوڑ دوں گا۔۔

بالکل بھی نہیں میری زندگی میں معافی کی کوئی گنجائش نہیں اس کا لہجہ سرد تھا میں تم جیسے انسانوں کو دوسرا موقع نہیں دیتا۔۔

وہ سبز آنکھوں والا ایک دم اس کی جانب جھکا اور اپنا چاکو اس کے دل کے مقام پر کھوب دیا۔۔

مجھے معافی نہیں پسند میں معاف نہیں کرتا مجھے نفرت ہوتی ہے ہر اس شخص سے جو مجھ سے معافی مانگتا ہے۔۔

میر جب باہر کام کرنے کے لیے جانے لگا ہوں الگ الگ کام کرتا لاڈو پلہ

بچہ سڑکوں پر کام کرنے پر مجبور ہو گیا تھا کیونکہ وجاہت کا بزنس بھی چھین لیا تھا ان کے دشمنوں نے وہ بچے تھے کچھ کر نہیں سکے۔۔

ایک دن وہ کام پر جا رہا تھا کہ ایک آدمی کو دیکھا جو شیر لے کر کھڑا تھا کہہ رہا تھا جو اس شعر کو مرے گا اسے میں اپنے پاس کام پر رکھ لوں گا میں انہیں دھیان سے دیکھا تو وہ کوئی بہت امیر آدمی لگ رہا تھا میر اس کے پاس گیا صاحب میں کام کروں گا میں ماروں گا اس شیر کو تو وہ آدمی اس بچے کو دیکھ کر حیران ہوا تھا جو تھا تو بچوں نے کن اس کے لہجے میں چٹانوں جیسی مضبوطی تھی۔۔

بچے تم ابھی چھوٹے ہو بڑے یا اس شیر کو مار نہیں سکے لیکن میں ماروں گا تو اس ادمی نے دلچسپی سے اس لڑکے کو دیکھا۔۔

ٹھیک ہے بچے اگر تم نے اس شیر کو مارا تو میرے خاص آدمی بنو گے تو میر نے ایک دفعہ زین اور ماہ کو سوچا اور شیر کی طرف گیا۔۔

جو اپنی زبان نکالے اپنی شکار کو دیکھ رہا تھا میر اس کی طرف گیا تو شیر نے جھپٹا مارا تو میر پیچھے ہو گیا شیر کے پنجے میر کے بازو پر لگے تھے اب وہ تکلیف سے چیخ اٹھا تھا لیکن اسے مجبور بننا تھا..

تو وہ اٹھ کھڑا ہوا اور شیر کی طرف گیا تو اس نے شیر کی آنکھ میں تھوک دیا جس کی وجہ سے شیر کا کچھ نظر نہیں آرہا تھا میر کو کسی نے بتایا تھا کہ شیر کی انکھ میں تھوکنے سے شیر کو کچھ نظر نہیں آتا اس آدمی نے میر کو ایک چاکو دیا تھا لڑنے کے لیے تو میر نے جلدی سے شیر کے گردن میں چاکو کھبو دیا تو وہ شیر ادھر ہی ڈھیر ہو گیا۔۔

تو وہ آدمی تالیاں مارتے ہوئے میر کی طرف آیا مبارک ہو بچے تم کامیاب ہوئے تم مجھے پسند آئے ہو میر نے وہ چاکو اسے واپس کرنا چاہا جس کے اوپر بڑے ہی پیارے ڈیزائن سے بیسٹ لکھا ہوا تھا نہیں یہ چاقو اب سے تمہارا ہے تم میرے ساتھ خاص آدمی ہو اب سے۔۔

تو میر نے گھر آکر بتایا تو سب نے منع کیا لیکن میر چلا گیا وہاں جا کر اس آدمی نے جو کہ ایک ملک کا بادشاہ تھا جسے سب بیسٹ کہتے تھے وہ بھی برائی ختم کرنا چاہتا تھا لیکن وہ اب بوڑھا ہو گیا تھا اسے اپنے جیسا کوئی طاقتور لڑکا چاہیے تھا جو کہ اسے میر مل چکا تھا۔

10سال گزر گئے تھے میر کو وہاں رہتے ہوئے ان 10 سالوں میں میر نے بہت سے گنہگار بندوں کو جہنم واصل کیا تھا۔

ایک دن وہ آدمی جس کا نام کبیر تھا اس کے دشمنوں نے اسے مار دیا
اور جاتے وقت وہ کبیر اپنی جگہ میر کو دے گیا تھا جس کو سب نے
سر جھکا کر تسلیم کیا تھا کیونکہ میر بہت طاقتور ہو گیا تھا کسی
کی ہمت نہیں تھی میر سے مقابلہ کرنے کی۔۔

وہ اب اس کالی دنیا سے بیسٹ بن کر باہر نکلا تھا بے رحم درندہ
جس کے نام سے لوگ تھر تھر کانپتے تھے کئی ملکوں میں جا کر اس
نے وہاں کے اپنے دشمنوں کو مارا تھا اب وہ گھر جانے والا تھا ان 10
سالوں میں وہ اپنے گھر کی ہر خبر رکھتا تھا لیکن کبھی گیا نہیں
تھا ان کے سامنے۔

وہ گھر گیا تو سامنے ہی زین اور ماہا بیٹھے تھے زین ماہ میر نے آواز
دی تو سب نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو زین جو صبح کا ناشتہ کر رہا
تھا اور پولیس کی وردی میں تھا۔

میر کو اور دیکھ کر حیران ہوا میر تم--

تو ماہ بھی بھاگ کر میرے کے گلے لگی میر بھائی کتنا مس کیا میں نے کبھی آپ نہیں اے لیکن ہماری ہر ضرورت کا خیال رکھا--

زین میرا بھائی پولیس والا بن گیا ہے تو زین نے اپنی وردی فخر سے جھاری۔

ہاں میں تمہاری طرح بہادر نہیں ہوں جو بیسٹ بن کر لوگوں کی اتنی بری موت دیتا ہوں--

میں اس دنیا میں برائی کو ختم کرنے کے لیے پیدا ہوا ہوں ذہن۔

تو زین اور ماہا نے اتنے عرصے بعد اپنے بھائی کو دیکھا کیسی ہیں بی جان میں ٹھیک ہوں بیٹا کتنے عرصے بعد دیکھا ہے کتنا بدل گئے ہو

تم پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گئے ہو تو وہ ہنسنے لگا تو اس کے گال پر پڑتا ہوا ڈیمپل نمودار ہوا۔

ہائے میر بھائی آپ کا ڈمپل پڑتا ہے کتنا پیارا لگتا ہے اس کے بعد میر اور زین ایک ساتھ کام کرنے لگے برائ کو ختم کچھ اور ختم کرنے کے لیے۔۔

وہ اپنا ماضی بتا کر چپ ہوا تو اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔
ماہ اور زین کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے اپنے گھر والوں کی یاد میں۔

اور زویا کی آنکھوں میں اپنے باپ کے لئے نفرت اور انمول کی آنکھوں میں بھی دلاور کے لئے نفرت اور خوف تھا۔

میر تو کیا دلاور انکل ہی کنگ ہے جنہوں نے مجھے کڈنیپ کیا تھا اس

نے خوف سے پوچھا تو میر نے مشکل سے سر ہلایا۔۔

تو کیا وہ مجھے بھی ارم ماما کی طرح چپ کر جاؤ پرنسس اس ٹائم میں چھوٹا تھا کچھ کر نہیں سکا لیکن تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا کبھی دور نہیں جانے دوں گا کبھی نہیں اس نے انمول کو گلے لگایا۔

ساحل نے ماہا کو اپنے ساتھ لگا لیا زویا نے زین کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ کے اور حوصلہ دیا کافی رات ہو گئی تو سب اپنے اپنے کمروں میں چلیں گے۔۔

انمول نے میر کا ہاتھ پکڑا اور کمرے میں لے گی۔

سوری میر۔۔

کتنا دکھ چھپا رکھا ہے آپ نے اپنے اندر۔۔اور میں نے آپ کے ساتھ

کتنا غلط کیا۔۔ آپ کو غلط سمجھتی رہی۔۔۔میں آپ کو کبھی نہیں چھوڑ کر جاؤ گی۔۔

تو میر نے انمول کو اپنے ساتھ لٹایا اور سو گیا اس رات سب کی آنکھوں میں انسو تھے لیکن اگلی صبح خوشیوں کی تھی۔۔

کیا موت پڑ گئی ہے تم لوگوں کو صبح صبح منہوس ہو کال کی ہے کنگ نے غصے سے کہا۔۔

کنگ وہ فاطمہ بی بی کی طبیعت خراب ہو گئی تھی تو ڈاکٹر کو گھر لے آئے بیٹی ہوئی ہے۔۔

کیا بیٹی لعنت ہو تم پر فاطمہ کیا ہو گا میں نے سوچا تھا بیٹا ہو گا تو اپنی طرح بناؤں گا۔۔

فاطمہ اپنی بیٹی کو دیکھ کر بہت خوش تھی اس کی دعا قبول ہو گئی تھی اس کی بیٹی آنکھیں ہیزل آنکھیں تھی جو کہ انتہائی خوبصورت تھی میں اسے تم سے دور لے جاؤں گی دلاور تمہارا سایہ بھی نہیں پڑھنے دوں گی۔۔

صبح ان سب کے لیے خوشیوں کا دن تھا کیونکہ آج انمول اور میر کی شادی کی سالگرہ تھی

زین اور زویا نے گھر کو بہت خوبصورتی سے سجایا تھا سارا دن تو تیاریوں میں گزر گیا تھا رات کا وقت ایا تو ماہا ساڑھی پہن کر تیار ہو رہی تھی ساجدہ بیگم کی طبیعت ٹھیک رہی تھی اور ہانیہ اب کہیں جاتی نہیں تھی۔

بلیک کلر کی ساڑھی میں ماہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی ابھی وہ ساڑھی سیٹ کر رہی تھی اس نے اپنے سارے بال ایک سائیڈ پر کر رکھے تھے کانوں میں چھوٹے چھوٹے جھمکے پہنے تھے اتنے میں ساحل کمرے میں داخل ہوا تو وہ تو ماہ کو اس راہ میں دیکھتا رہ گیا
ساحل کی نظر تو ماہ کی دودھیاں کمر پر اٹک گئ ہوئی تھی وہ ماہ کے پیچھے آیا اور اس کے گردن پر لب رکھ دیا ماہ تو ساحل کی اس قدم پر ایک دفعہ فریز ہو گئ تھی۔۔

ماہ نے مڑ کر ساحل کی طرف دیکھا تو ساحل مسکرا اٹھا بہت پیاری لگ رہی ہیں کہیں اپ کو میری ہی نظر نہ لگ جائے۔۔

پیار کرنے والوں کی نظر نہیں لگتی ساحل اور تمہاری تو بالکل بھی نہیں لگے گی تو وہ دونوں مسکرا اٹھے چلو ساحل جلدی سے تیار ہو جاؤ لیٹ ہو رہے ہیں تو وہ بھی تیار ہونے چلا گیا۔۔

زین ساری اریجمنٹ دیکھ کر کمرے میں داخل ہوا تو پورا کمرہ سجا ہوا تھا اور اس کمرے کے بیچ میں زویا کالے رنگ کی ساڑھی پہنے نیچے جھکی ہیل بند کر رہی تھی زین تو زویا کو دیکھ کر بولتی بند ہو گئی تھی زین کی انکھوں کی تو تپش سے زویا نے سر اٹھا کر دیکھا تو زین کو جزبات سے بھرپور انکھوں سے خود کو دیکھتے ہوئے پایا۔۔

زین چلتا ہوا اس کے پاس آیا زویا مائی لٹل فیری۔

تو زویا بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی یہ سب کیا ہے لٹل فیری۔۔

تو زویا نے اس کے کان کے قریب جھک کر کہا رات کو تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے اور یہ کہہ کر کمرے سے بھاگ گئی تو زین اس کی پھرتی دیکھ کر مسکرا اٹھا آج تو تمہاری خیر نہیں لٹل فیری۔

زویا نے انمول کو تیار کیا تھا لیکن میر کو ملنے سے روکا تھا زویا کا کہنا تھا کہ میں انمول کو نیچے لے کر آؤں گی تو ہی میر بھائی دیکھ سکیں گے رات کو پارٹی سٹارٹ ہوئی تو سب تیار ہو کر آگئے تھے اب بس انمول کا انتظار تھا ساحل میر زین نے ایک جیسے ڈریس پہنے تھے۔

logicalmoez@gmail.com

لیکن زین اور ساحل نے بلیک کلر کے امیر نے وائٹ کلر کا وہ بے حد خوبصورت لگ رہا تھا اب بس میر کو اپنی پرنسز کا انتظار تھا ایک دم سے لائٹ بند ہوئی اور پھر سیڑھیوں پر فوکس لائٹ پڑی تو سب نے ادھر دیکھا جہاں انمول سرخ رنگ کی ساڑھی پہنیں اپنے لمبے بال کھلے چھوڑ رہے ہیں کانوں میں جھمکے اور ہیل پہنے قدم قدم بڑھاتے ہوئے میر کے پاس آ رہی تھی۔۔

میر کو تو وہ کوئی اپسرا ہی لگی تھی میر کی دل کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی آج پرنسز کو اپنی پسند کے روپ میں دیکھ کر انمول میر کی نظر خود پر اٹھتی ہوئی محسوس کر رہی تھی میر نے آگے بڑھ کر ہاتھ آگے کیا تو انمول مسکرا کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا

U r looking so beautiful my princess

آپ بھی بہت اچھے لگ رہے ہیں میر

لیکن تھوڑی دیر میں میں تم کو بہت برا لگوں گا پرنس۔

تو اس کی بے باک بات پر پل میں سرخ ہوئی تھی

بہت بے شرم ہے آپ میر سب کے سامنے ایسی باتیں نہ کریں

اچھا چلو رات کو کمرے میں کریں گے باتیں سب کے سامنے نہی کرتا

میر ررررر۔۔۔!!

ہاہاہاہاہاہا جی جان میر

چپ کریں مجھے شرم آ رہی ہے بہت

تمھاری شرم کی ایسی کی تیسی پرنسس رات کو کوئی شرم ورم نہی چلے گی

چلو کیک کاٹتے ہے اب

انمول نے آگے بڑھ کر کیک کاٹا سب نے انمول کو گفٹ دیے تو میر نے اس کے کان میں جھک کر کہا میرا گفٹ رات کو ملے گا تو انمول نے اسے گھورا ساحل تو ماہ کو اور زین کو زویا کر لو دیتی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔

سلطان مینشن کے باہر کنگ قہر الود نظروں سے مینشن کو گھور رہا تھا منا لو جتنی خوشیاں منا لی ایسی برباد کروں گا یہ خوشیاں کہ

جیتے جی مر جاؤ گے سب اس کے دل میں لاوے جل رہے تھے وہ
بس اب اپنی بیوٹی کو اپنے پاس لانا چاہتا تھا اس نے کل کے لیے
سوچ لیا تھا کہ کیا کرنا ہے اور وہ چلا گیا پارٹی ختم ہوئی تو سب
لوگ گھروں کو چلے گئے ماہا اور ساحل بھی چلے گئے میر نے بہت
روکا لیکن آنٹی کی وجہ سے چلے گئے۔۔

ماہا اور ساحل گھر پہنچے تو ساحل نے ماہ کو گود میں اٹھا لیا۔۔

کیا کر رہے ہو تم ساحل ماہ نے اس کے گلے کے گرد باہیں ڈال کر کہا۔

آج میں اپ کو بتاؤں گا کہ اپ کتنی خوبصورت لگ رہی ہیں آج پارٹی
میں کیسے دل کو قابو کیا ہے تو کمرے میں جا کر ساحل نے ماہ کو
نیچے اتارا اور ماہ کے کمر کے گرد بازو لپیٹ کر اپنے سینے میں بھیچ
لیا۔۔

جان لینے کا ارادہ ہے کیا ساحل۔

ماہا نے جھک کا ساحل کے کان میں کہا تو ساحل مسکرایا۔۔

جان بھی آپ کی ہے اور یہ بندہ بھی آپ کا ہے ساحل نے اپنی انگلیاں ماہا کے انگلیوں میں الجھاتے ہوئے شوخ لہجے میں کہا۔۔

ماہ کی نظریں اپنے ہونٹوں پر محسوس کر کے ساحل نے خمار الود نظروں سے ماہ کو دیکھا تبھی ماہا نے آنکھیں اٹھا کر دیکھا۔

میرے دل پھر فقط سلطنت ایک شخص کی ہے
وہ تم ہو ساحل

اور یہ کہتے ہی ساحل کے ہونٹوں پر جھک گی۔

قطرہ قطرہ ایک دوسرے کی سانسیں خود میں انڈیلتے ہوئے وہ
دونوں جذبات کے ٹھاٹھے مارتے سمندر میں ایک دوسرے کی قربت
میں بہتے چلے گئے کمرے کی معنی خیزی خاموشی دونوں کی
ڈھونک مار چلتی سانسوں کا شور برپا تھا کھڑکی سے جنھانکتا چاند
محبت کے اس انداز پر شرما کر بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیا تھا۔۔

زین کمرے میں ایا زویا کمرے سے غائب تھی اس نے دیکھا کہ زویا
واش روم میں ہے اسے غصہ آیا کہ زویا نے چینج کر لیا اتنی جلدی
لیکن جب وہ باہر آئی تو زین کو لگا وہ سانس نہیں لے پائے گا۔

باریک سی سرخ رنگ کی نائیٹی جو گھٹنوں تک آرہی تھے اس کے
جسم کے خدوخال واضح کر رہے تھے زین نے ہاتھ میں پکڑا ہوا کیک
ٹیبل پر رکھا اور اس کے پاس چلا گیا۔۔

زویا کو بہت ڈر لگ رہا تھا وہ جھجک رہی تھی لیکن اس نے زین کو منانا تھا۔

او تو میری لٹل فیری نے یہ طریقہ ڈھونڈا ہے مجھے منانے کا مجھے پسند آیا لٹل فیری لیکن اب تمہارے لیے اچھا نہیں ہو گا۔۔

اس نے خمار الود لہجے میں کہا تو زویا کو لے کر بیڈ پر بٹھا دیا۔

تو کیک سے کریم لے کر زویا کہ منہ پر ہونٹوں پر گردن پر اور گردن کے نیچے سینے پر لگا دیا تو اس عمل سے ہی زویا سرخ ہو گئی تھی

آج میں اپنے طریقے سے کیک کھاؤں گا لٹل فیری اور اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں ہو گا میرے لیے۔۔

میری جان تمہاری یہ نازک جان آج تھکنے والی ہے زویا تو اس کی

باتیں سن کر ڈر رہی تھی لیکن یہ کنواں اس نے خود کھودا تھا اور
زویا کو سمجھنے کا موقع دیا بغیر اس کے ہونٹوں پر جھکا تھا وہ
اس اچانک افتاد پر حق دق پھٹی انکھوں سے زین کو دیکھ رہی تھی
لیکن وہ ناراض نہیں کر سکتی تھی اس لیے اس کے گرد باہیں ڈال
دی۔۔

زین نے چھوڑا تو وہ زویا نے ہانپتے ہوئے سر زین کے کندھے سے ٹکا
دیا زویا کی تیز دھڑکنوں کے شور کو اپنے اپنے سینے پر محسوس
کر کے ذہن کے ہونٹ مسکرا اٹھیں وہ اب اس کی نائیٹی کو کھولنے
لگا زویا کو بہت شرم محسوس ہو رہی تھی۔۔

اور پھر اپنی شرٹ اتارنے لگا زویا تو نظریں ہی نہیں اٹھا پا رہی تھی
وہ بس چپ کر کے سب برداشت کر رہی تھی ایک دفعہ وہ پھر سے
زویا کہ لبوں کو قید کر گیا آہستہ آہستہ اس نے اپنا لگایا ہوا کیک
اپنے ہونٹوں سے صاف کیا تھا اپنے دونوں ہاتھوں کی تمام انگلیاں

زویا کہ ہاتھوں میں پھنسا دی زویا کا پورا وجود لرزنے لگا تھا۔۔

زویا کی گردن پر لب رکھ دیے تو زویا نے بھی زین کے کندھوں کو پکڑا اپنی سانس سے دوبارہ سے زویا کی سانسوں سے الجھا کر سانسیں انڈیلنے لگا زویا کو اپنا آپ اسی لمحات میں بہکتا ہوا محسوس ہوا۔

تو زویا نے زین کے سینے میں چھپنے کی کوشش کی زویا نے اب دل سے خود کو زین کے سپرد کر دیا تھا وہیں ان کی محبت کو مکمل ہوتا دیکھ اسمان پر مجبور چاند بھی مسکرانے لگا گزرتی رات میں زین نے زویا کو اپنی شدتوں کی بارش میں پور پور بھگو دیا تھا
میر جلدی سے کمرے میں آیا اسے اپنی پرنسز کو دیکھنا تھا جی بھر کے اس نے دیکھا کہ انمول بیڈ پر لیٹی ہوئی ہے شاید تھک گئی تھی اس وقت وہ سر سے پیر تک اس کی پسند بنی ہوئی تھی اس کے بدن پر موجود ہر چیز میر کی پسند کے تھی جو وہ خود اس کے لیے

لایا تھا..

میر کا کہنا تھا کہ وہ صرف اس کے سامنے ہی ایسا لباس پہنے ڈارک ریڈ ساڑھی میں وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی اور ریڈ کلر کی لپ اسٹک نے اپنا ہی جلوہ بکھیرا تھا۔۔

میر نے ایک نظر اس کی تیاری کو دیکھی تو انمول کی آنکھوں اس کی تپش سے اٹھ گئی تھی۔۔

میر آپ۔۔

ہاں میں جان میر۔۔

بہت دنوں کی دوری تم نے بنائی ہوئی تھی اب ایک ایک کر کے سب کا بدلہ لوں گا۔۔

یہ کہتے ہی میر نے انمول کی گردن پر لب رکھیں انمول تے اتنے دنوں بعد میر کا لمس محسوس کر کے کانپ گئی تھی۔

لیکن میر کو آج درس نہیں آنا تھا وہ اپنے پیار کی بارش میں بھگوتا چلا گیا۔

یہ شاید ان کی ملن کی آخری رات تھی اگلی صبح سب کے لیے خوشگوار تھی لیکن کسی کو نہیں پتہ تھا کہ آپ کا کیا قیامت گزرنے والی ہے۔

زویا صبح اٹھی تو خود کو زین کی باہوں میں پایا زین بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا تو زویا نے شرم کے مارے سر جھکا دیا۔

تھینکیو لٹل فیری مجھے اتنا اچھا منانے کے لیے اب تو میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا بس میں مر ہی نہ جاؤں تو زویا نے تڑپ کر اپنا ہاتھ اس کے ہونٹوں پر رکھ دیا۔

زین میں اب آپ کے بغیر رہنے کا سوچ بھی نہیں سکتی مجھے کبھی چھوڑ کر مت جایئے گا

تو زین نے مسکرا کر دوبارہ سے لب اس کے لبوں سے جوڑ دی اور کافی دیر خود کو سیراب کرتا رہا جب پیچھے ہوا تو زویا سانسیں لے رہی تھی لٹل فیری تم بھی مجھے اب کبھی چھوڑ کر مت جانا تو دونوں اٹھ کر فریش ہونے چلے گئے۔

سب ناشتہ کر کے فارغ ہوئے تو سب مل کر باتیں کرنے لگے۔

میر--

جی جان میر--

میر میرا دل آج بہت گھبرا رہا ہے ایسے جیسے کچھ برا ہونے والا ہے--

کچھ نہیں ہوتا میری جان میں تمہیں کچھ نہیں ہو رہا ہے دوں گا تو انمول چپ کر گی-

وہ کیا کہتی اس نے رات کو میر کو خود سے دور جاتے ہوئے دیکھا ہے-

میر مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے آپ کبھی مجھ سے دور مت جایئے گا--

کیا ہوا پرنسس کچھ نہیں میر بس ایسے ہی کہہ دیا جو میر بھی چپ کر گیا۔

زین کو پولیس کا اسٹیشن سے کال آئی کہ یہاں ایک جھگڑا ہو گیا ہے جلدی سے آئیں تو زین بھی تیار ہوتا جلدی سے چلا گیا اور زویا کو پلٹ کر دیکھا اور ایک فلائنگ کی۔

تھوڑی دیر گزری تھی کہ میر کے موبائل پر کال آئی کہ ماہا اور ساحل کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے جلدی سے ہاسپٹل آ جائیں تو وہ کچھ بھی سوچے سمجھے بنا انمول اور زویا کو بتا کر چلا گیا۔

یہاں وہ غلطی کر چکا تھا۔

ابھی میر کو گئے ہوئے 20 منٹ ہی ہوئے تھے کہ انمول اور زویا وہاں ہی بیٹھی باتیں کر رہی تھی گولیوں کی آوازیں آنے لگی۔

زویا یہ کیا ہو رہا ہے یہ گولیوں کی آوازیں تو زویا بھی ڈر گئ۔

اس سے پہلے کہ وہ بھاگتی کے کچھ لوگ گھر میں داخل ہوئے اور ساتھ میں دلاور بیگ داخل ہوا۔

تو زویا کو ڈر لگا اور انمول بھی اسے دیکھ کر ڈر گئی۔۔

کیسی ہو مائی بیوٹی۔

اور انمول نے زویا کے ساتھ چپک گئے انمول نے دل سے میر کو یاد کیا لیکن اس دفعہ اس نے نہیں آنا تھا۔۔

پاپا زویا نے روتے ہوئے کہا۔۔

نہیں آج میں تمہارا باپ نہیں اپنی بیوٹی کا پرنس بن کر آیا ہوں وہ قہقہ لگاتے ہوئے بولا۔

اس کے آدمیوں نے پہلے ہی گاڈز کو مار دیا تھا انمول کا دل کر رہا تھا کہ اس شیطان کی نظروں سے دور ہو جائیں جس کو دیکھتے ہی خوف سے سرد لہریں وجود میں اٹھ رہی تھی۔

میں نہیں جاؤں گی زویا ان کے ساتھ وہ زویا کے پیچھے چھپنے لگی۔۔

تو کنگ کے آدمیوں نے زویا کو بے ہوش کیا اور گھسیٹ کر لے گئے تو انمول نے ڈر کر کمرے میں جانا چاہا لیکن کنگ نے پکڑ لیا۔

نہ نہ مائی بیوٹی اس دفعہ تم نہیں بھاگ سکتی مجھ سے۔

میر میری بیوٹی میرے پاس ہے ہاہا ہاہاہا۔۔

وہ اس کے چہرے کو چھوتے ہوئے بول رہا تھا اور پھر اسے بے ہوش کر دیا اور اپنے سینے سے لگا کر نکلتا چلا گیا۔۔

بے ہوش ہوتے وقت ایک لفظ نکلا تھا میر۔۔

اور وہ ہوش سے بیگانہ ہو گئی۔۔

ماہ اور ساحل جو میر کے گھر ہی آ رہے تھے میر نے انہیں کال کی تو ماہ نے کال اٹھائی۔۔

کیسی ہو ماہ کیسے ہوا ایکسیڈنٹ تم ٹھیک تو ہو نا۔۔

میر بھائی رک جائیں ایکسیڈنٹ ہم تو ٹھیک ہیں آپ کے گھر ہی ا

آ رہے تھے تم میر کو ایک پل لگا تھا سمجھنے میں۔

اس نے جلد اس نے جلدی سے گاڑی موڑی اور ماہ کو جلدی آنے کا کہا۔۔

زین بھی وہاں گیا تو وہاں کچھ نہیں تھا میر نے جلدی سے زین کو کال کی تو اسے بتا دیا سن کر زین بھی پریشان ہو گیا تھا..

وہ بھی جلدی سے گھر ہے جہاں میر اور ماہ ساحل بھی پہنچے تھے سب نے دیکھا کہ وہاں گارڈز کی لاشیں تھی وہ جلدی سے اندر بھاگے۔۔

میر نے انمول کو اوازیں دی لیکن وہ کہیں نہیں تھی بیسٹ کی پرنسز دور ہو گئی تھی اس سے۔

زویا زویا۔ذین نے بھی آوازیں دی۔

لیکن زویا بھی نہیں تھی میر کو انمول کا پینڈٹ گرا ہوا ملا جو اس نے بہت پیار سے انمول کے گلے میں ڈالا تھا

آہہہہہ۔۔۔نہیں چھوڑوں گا کنگ تمہیں اس دفعہ تم نے حد کر دی ہے میرے گھر سے میری پرنسز کو اٹھا کر لے گئے۔

ایسی موت دوں گا اب کہ تیری روح کانپ جائے گی زین ماہا ساحل اور میر بھی سب ایک ساتھ گے۔

ساحل تم بھی ہمارے ساتھ جاؤ گے ماہ نے پوچھا ہاں ماہا میں جاؤں گا لیکن تم کو تو خون سے ڈر لگتا ہے۔۔

لیکن میں آپ کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا ہوں ماہا اس نے بے چینی سے

کہا تھا ماہ نے ہاں میں سر ہلایا۔

انمول اور زویا کو ہوش آیا تو زویا اور انمول ایک ہی کمرے میں تھی..

زویا مجھے ڈر لگ رہا ہے ابھی وہ باتیں کر رہی تھی کہ دلاور آ گیا..

میری بیوٹی کو ہوش آگیا ہے..

پاپا آپ یہ سب کیوں کر رہے ہیں .

دلاور نے اس کی بات کو اگنور کر کے انمول کو پکڑا اور کھینچتا ہوا کمرے سے باہر گیا۔

اور زویا اکیلی رہ گئی۔

چھوڑو چھوڑو انکل مجھے پلیز چھوڑیں۔

انکل نہیں بیوٹی پرنس کہو اپنا آج سے میں تمہارا پرنس ہوں۔

تو وہ شور مچانے لگی دیکھنا میر آئے گے آپ کو مار دے گا مجھے لے جائے گا تو دلاور کو میر کا سن کر غصہ آیا اس دفعہ وہ یہاں آیا تو میرے ہاتھوں سے مارا جائے گا۔

تو دلاور نے انمول کو پھر سے بے ہوش کر دیا اور بیڈ پر لٹا دیا۔

میر زین ماہ پوری تیاری کے ساتھ آئے تھے آتے جاتے لوگوں کو مار رہے تھے کنگ مینشن میں داخل ہوتے ہی گولیوں کی بوچھاڑ کر دی تھی۔

کنگ کو پتہ چل چکا تھا کہ میر آگیا ہے.

زویا کے کمرے میں عرفان آیا جس کو اس کے باپ نے بیچا تھا آخر تم مل ہی گئی زویا بے بی--

کون ہو تم دور رہو مجھ سے-

تمہاری قیمت دی ہے تمہارے باپ کو 20 کروڑ ایسے کیسے چھوڑ دوں تو زویا نے اسے دھکا دیا اور باہر کو بھاگنے لگی--

قسمت تھی کہ دروازہ کھلا ہوا تھا اتنے بڑے مینشن میں سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کہاں جائیں عرفان بھی اس کے پیچھے بھاگنے لگا عرفان نے نشہ کیا ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ زیادہ تیز نہیں بھاگ رہا تھا..

ہال کے بیچو بیچ آ کر میر دھاڑا تھا کنگ باہر نکل آج تیری موت میرے ہاتھوں کی ہے تو کنگ مسکراتا ہوا باہر آیا آؤ آو میر شاہ تمہارا ہی انتظار تھا۔

میں تم سب کا بادشاہ بیسٹ ہوں وہ چلتا ہوا کنگ کے سامنے جا روکا۔

میں ہوں بیسٹ میر شاہ میں وہیں بیسٹ ہوں جس نے درندگی پھلائی کیونکہ مجھے امید نہیں تھی کہ کسی سے کسی سے کے وہ میرا انصاف کرے گے۔

زین ماہ ساحل سب الرٹ کھڑے تھے کیونکہ کنگ کے کافی لوگ وہ مار چکے تھے اب اور کافی گارڈز ان کو گھیرے کھڑے تھے بس کنگ اشارے کا انتظار تھا۔۔

تیری ہمت کیسے ہوئی میری زندگی میں پھر سے آنے کی میری پرنسس کو چھونے کی تمہیں کیا لگا تم اس سے مجھ سے چھین لو گے۔

تو زویا بھی بھاگتی ہوئی آئی زویا نے زین کو دیکھ لیا تھا اسی کے پیچھے عرفان بھی بھاگتا ہوا آ رہا تھا زویا نے زین کو دیکھا تو جلدی سے اس کے پاس آئی۔

زین زین مجھے بچا لو وہ اکھڑتے ہوئے سانس سے کہنے لگی۔۔

میر سمجھنے کا موقع دیے بغیر پوری قوت سے اس کے ناک پر مارا کنگ کا سر گھوم گیا تھا پھر سے وہاں گولیوں کی بوچھاڑ شروع ہوئی تھی اور وہاں کئی لاشیں بچھی تھی۔

ساحل اور زویا بھی ڈر کر ایک طرف کھڑی ہو گئے تھے میر تو کنگ

کو مار رہا تھا۔

میری پرنسز کے خواب دیکھو گے تم تمہاری اتنی ہمت ہے تم دو گے مجھے اذیت۔۔

تم لوگ چھینو گے میرے پرنسز کو مجھ سے ہا ہا وہ انتہائی خطرناک موڈ میں تھا میر

ایک دفعہ تو کنگ کو بھی میر سے خوف آیا تھا۔

بیسٹ کا خوف صرف دنیا پر ہی نہیں دنیا کے ہر ایک بندے کے نس نس میں پلتا ہے۔

کہاں ہے میری پرنسز بول اب وہاں صرف کنگ میر زین لوگ ہی تھے۔۔

تمہاری پرنسز بالکل سیف ہے میرے پاس ہے بیسٹ۔

اس نے قہقہ لگاتے ہوئے بولا اسے پتہ تھا شاید اس کا
آخری دن ہے۔

لیکن وہ انمول کو میر کے پاس بھی نہیں چھوڑنا چاہتا تھا اگر تم نے
مجھے مارا تو تمہاری پرنسز بھی مرے گی اگر وہ میری نہیں ہوئی
تو تمہارے پاس میں نہیں رہنے دوں گا میں بیسٹ۔

وہ صرف کنگ کی بیوٹی ہی رہے گی۔۔

میری پرنسز کہاں ہیں تمہیں سنائی نہیں دیتا وہ ایک دفعہ پھر سے
دھاڑا تھا ایک دم آگے بڑھتے ہوئے اس کے کالر کو جکڑتے ہوئے بولا وہ
اس پر ڈارھا کنگ کو لگا اس کے کان کے پردے پھٹ گئے ہیں۔۔

اس کی سبز آنکھوں سے وحشت ٹپک رہی تھی تم میری بیوی میرے حوالے کر دو پھر اس کے بعد حساب کتاب کروں گا تم سے وہ غرایا تھا۔

آہا جیسے تمہارے خاندان کو مارا تھا نا ایسے ہی میں تمہیں تمہاری پرنسز کے سامنے ماروں گا۔

تمہارے سامنے ہی اپنی بیوٹی کو حاصل کروں گا زین اور ماہا کا غصہ ضبط کرنا مشکل ہو گیا تھا اپنے ماں باپ کے بارے میں سن کر عرفان کو پہلے ہی ذہن مار چکا تھا۔

کنگ چلتا ہوا ایک دیوار کے پاس گیا اور وہاں سکرین آن کی میر کی نظریں اس کی طرف اٹھی تو ساکت رہ گئی۔

دیکھو تمہاری پرنسز کتنے مزے سے سو رہی ہے میر کی اور سب کی نظریں سکرین پر تھی جہاں وہ سب سے بے خبر بے ہوش بیڈ پر لیٹی بال بکھرے ہوئے واقعی میں ایک شہزادی لگ رہی تھی۔

بہت رو رہی تھی تمہارے لیے میر اپنے بیسٹ کے لیے ہاہا تو میں نے اسے دوا دے دی تو وہ اب آرام سے سو رہی ہے۔

کیا ہوا بیسٹ چپ کیوں کر گئے تو اس نے زین کو اشارہ کیا جاؤ لے کر آؤ۔

اہ اہ اہ اتنی بھی کہہ جلدی ہے میر اگر کوئی بھی اس دروازے کو میرے بغیر ہاتھ لگائے گا تو اتنا زور کا کرنٹ پڑے گا کہ وہی مر جائے گا۔

تو میر مسکراتا ہوا کنگ کے پاس آیا تم نے مجھے حیوان بننے پر

مجبور کیا ہے کنگ تو تم اب اسے بھگتو۔

اسے سمجھنے کا✿✿✿✿✿

میر جب باہر کام کرنے کے لیے جانے لگا ہوں الگ الگ کام کرتا لاڈو پلہ بچہ سڑکوں پر کام کرنے پر مجبور ہو گیا تھا کیونکہ وجاہت کا بزنس بھی چھین لیا تھا ان کے دشمنوں نے وہ بچے تھے کچھ کر نہیں سکے۔۔

ایک دن وہ کام پر جا رہا تھا کہ ایک آدمی کو دیکھا جو شیر لے کر کھڑا تھا کہہ رہا تھا جو اس شعر کو مرے گا اسے میں اپنے پاس کام پر رکھ لوں گا میں انہیں دھیان سے دیکھا تو وہ کوئی بہت امیر آدمی لگ رہا تھا میر اس کے پاس گیا صاحب میں کام کروں گا میں ماروں گا اس شیر کو تو وہ آدمی اس بچے کو دیکھ کر حیران ہوا تھا جو تھا تو بچوں نے کن اس کے لہجے میں چٹانوں جیسی

مضبوطی تھی۔۔

بچے تم ابھی چھوٹے ہو بڑے یا اس شیر کو مار نہیں سکے لیکن میں ماروں گا تو اس ادمی نے دلچسپی سے اس لڑکے کو دیکھا۔۔

ٹھیک ہے بچے اگر تم نے اس شیر کو مارا تو میرے خاص آدمی بنو گے تو میر نے ایک دفعہ زین اور ماہ کو سوچا اور شیر کی طرف گیا۔۔

جو اپنی زبان نکالے اپنی شکار کو دیکھ رہا تھا میر اس کی طرف گیا تو شیر نے جھپٹا مارا تو میر پیچھے ہو گیا شیر کے پنجے میر کے بازو پر لگے تھے اب وہ تکلیف سے چیخ اٹھا تھا لیکن اسے مجبور بننا تھا..

تو وہ اٹھ کھڑا ہوا اور شیر کی طرف گیا تو اس نے شیر کی آنکھ میں

تھوک دیا جس کی وجہ سے شیر کا کچھ نظر نہیں آرہا تھا میر کو
کسی نے بتایا تھا کہ شیر کی انکھ میں تھوکنے سے شیر کو کچھ
نظر نہیں آتا اس آدمی نے میر کو ایک چاکو دیا تھا لڑنے کے لیے تو
میر نے جلدی سے شیر کے گردن میں چاکو کھبو دیا تو وہ شیر ادھر
ہی ڈھیر ہو گیا۔۔

تو وہ آدمی تالیاں مارتے ہوئے میر کی طرف آیا مبارک ہو بچے تم
کامیاب ہوئے تم مجھے پسند آئے ہو میر نے وہ چاکو اسے واپس کرنا
چاہا جس کے اوپر بڑے ہی پیارے ڈیزائن سے بیسٹ لکھا ہوا تھا نہیں
یہ چاقو اب سے تمہارا ہے تم میرے ساتھ خاص آدمی ہو اب سے۔۔

تو میر نے گھر آکر بتایا تو سب نے منع کیا لیکن میر چلا گیا وہاں جا
کر اس آدمی نے جو کہ ایک ملک کا بادشاہ تھا جسے سب بیسٹ کہتے
تھے وہ بھی برائی ختم کرنا چاہتا تھا لیکن وہ اب بوڑھا ہو گیا تھا
اسے اپنے جیسا کوئی طاقتور لڑکا چاہیے تھا جو کہ اسے میر مل

چکا تھا۔

10سال گزر گئے تھے میر کو وہاں رہتے ہوئے ان 10 سالوں میں میر نے بہت سے گنہگار بندوں کو جہنم واصل کیا تھا۔

ایک دن وہ آدمی جس کا نام کبیر تھا اس کے دشمنوں نے اسے مار دیا اور جاتے وقت وہ کبیر اپنی جگہ میر کو دے گیا تھا جس کو سب نے سر جھکا کر تسلیم کیا تھا کیونکہ میر بہت طاقتور ہو گیا تھا کسی کی ہمت نہیں تھی میر سے مقابلہ کرنے کی۔۔

وہ اب اس کالی دنیا سے بیسٹ بن کر باہر نکلا تھا بے رحم درندہ جس کے نام سے لوگ تھر تھر کانپتے تھے کئی ملکوں میں جا کر اس نے وہاں کے اپنے دشمنوں کو مارا تھا اب وہ گھر جانے والا تھا ان 10 سالوں میں وہ اپنے گھر کی ہر خبر رکھتا تھا لیکن کبھی کیا نہیں تھا ان کے سامنے۔

وہ گھر گیا تو سامنے ہی زین اور ماہا بیٹھے تھے زین ماہ میر نے آواز دی تو سب نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو زین جو صبح کا ناشتہ کر رہا تھا اور پولیس کی وردی میں تھا۔

میر کو اور دیکھ کر حیران ہوا میر تم۔۔

تو ماہ بھی بھاگ کر میرے کے گلے لگی میر بھائی کتنا مس کیا میں نے کبھی آپ نہیں اے لیکن ہماری ہر ضرورت کا خیال رکھا۔۔

زین میرا بھائی پولیس والا بن گیا ہے تو زین نے اپنی وردی فخر سے جھاری۔

ہاں میں تمہاری طرح بہادر نہیں ہوں جو بیسٹ بن کر لوگوں کی اتنی بری موت دیتا ہوں۔۔

میں اس دنیا میں برائی کو ختم کرنے کے لیے پیدا ہوا ہوں ذہن۔

تو زین اور ماہانے اتنے عرصے بعد اپنے بھائی کو دیکھا کیسی ہیں بی
جان میں ٹھیک ہوں بیٹا کتنے عرصے بعد دیکھا ہے کتنا بدل گئے ہو
تم پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گئے ہو تو وہ ہنسنے لگا تو اس کے
گال پر پڑتا ہوا ڈیمپل نمودار ہوا۔

ہائے میر بھائی آپ کا ڈمپل پڑتا ہے کتنا پیارا لگتا ہے اس کے بعد میر
اور زین ایک ساتھ کام کرنے لگے برائی کو ختم کچھ اور ختم کرنے
کے لیے۔۔

وہ اپنا ماضی بتا کر چپ ہوا تو اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔
ماہ اور زین کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے اپنے گھر والوں کی یاد
میں۔

اور زویا کی آنکھوں میں اپنے باپ کے لئے نفرت اور انمول کی آنکھوں میں بھی دلاور کے لئے نفرت اور خوف تھا۔

میر تو کیا دلاور انکل ہی کنگ ہے جنہوں نے مجے کڈنیپ کیا تھا اس نے خوف سے پوچھا تو میر نے مشکل سے سر ہلایا۔۔

تو کیا وہ مجھے بھی ارم ماما کی طرح چپ کر جاؤ پرنسس اس ٹائم میں چھوٹا تھا کچھ کر نہیں سکا لیکن تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا کبھی دور نہیں جانے دوں گا کبھی نہیں اس نے انمول کو گلے لگایا۔

ساحل نے ماہا کو اپنے ساتھ لگا لیا زویا نے زین کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ کے اور حوصلہ دیا کافی رات ہو گئی تو سب اپنے اپنے کمروں میں چلیں گے۔۔

انمول نے میر کا ہاتھ پکڑا اور کمرے میں لے گی۔

سوری میر۔۔

کتنا دکھ چھپا رکھا ہے آپ نے اپنے اندر۔۔اور میں نے آپ کے ساتھ کتنا غلط کیا۔۔آپ کو غلط سمجھتی رہی۔۔۔میں آپ کو کبھی نہیں چھوڑ کر جاؤ گی۔۔

تو میر نے انمول کو اپنے ساتھ لٹایا اور سو گیا اس رات سب کی آنکھوں میں انسو تھے لیکن اگلی صبح خوشیوں کی تھی۔۔

کیا موت پڑ گئی ہے تم لوگوں کو صبح صبح منہوس ہو کال کی ہے کنگ نے غصے سے کہا۔۔

کنگ وہ فاطمہ بی بی کی طبیعت خراب ہو گئی تھی تو ڈاکٹر کو گھر لے آئے بیٹی ہوئی ہے۔۔

کیا بیٹی لعنت ہو تم پر فاطمہ کیا ہو گا میں نے سوچا تھا بیٹا ہو گا تو اپنی طرح بناؤں گا۔۔

فاطمہ اپنی بیٹی کو دیکھ کر بہت خوش تھی اس کی دعا قبول ہو گئی تھی اس کی بیٹی آنکھیں ہیزل آنکھیں تھی جو کہ انتہائی خوبصورت تھی میں اسے تم سے دور لے جاؤں گی دلاور تمہارا سایہ بھی نہیں پڑھنے دوں گی۔۔

صبح ان سب کے لیے خوشیوں کا دن تھا کیونکہ آج انمول اور میر کی شادی کی سالگرہ تھی

زین اور زویا نے گھر کو بہت خوبصورتی سے سجایا تھا سارا دن تو تیاریوں میں گزر گیا تھا رات کا وقت ایا تو ماہا ساڑھی پہن کر تیار ہو رہی تھی ساجدہ بیگم کی طبیعت ٹھیک رہی تھی اور ہانیہ اب کہیں جاتی نہیں تھی۔

بلیک کلر کی ساڑھی میں ماہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی ابھی وہ ساڑھی سیٹ کر رہی تھی اس نے اپنے سارے بال ایک سائیڈ پر کر رکھے تھے کانوں میں چھوٹے جھمکے پہنے تھے اتنے میں ساحل کمرے میں داخل ہوا تو وہ تو ماہ کو اس راہ میں دیکھتا رہ گیا ساحل کی نظر تو ماہ کی دودھیاں کمر پر اٹک گئ ہوئی تھی وہ ماہ کے پیچھے آیا اور اس کے گردن پر لب رکھ دیا ماہ تو ساحل کی اس قدم پر ایک دفعہ فریز ہو گئ تھی۔۔

ماہ نے مڑ کر ساحل کی طرف دیکھا تو ساحل مسکرا اٹھا بہت پیاری لگ رہی ہیں کہیں اپ کو میری ہی نظر نہ لگ جائے۔۔

پیار کرنے والوں کی نظر نہیں لگتی ساحل اور تمہاری تو بالکل بھی نہیں لگے گی تو وہ دونوں مسکرا اٹھے چلو ساحل جلدی سے تیار ہو جاؤ لیٹ ہو رہے ہیں تو وہ بھی تیار ہونے چلا گیا۔۔

زین ساری اریجمنٹ دیکھ کر کمرے میں داخل ہوا تو پورا کمرہ سجا ہوا تھا اور اس کمرے کے بیچ میں زویا کالے رنگ کی ساڑھی پہنے نیچے جھکی ہیل بند کر رہی تھی زین تو زویا کو دیکھ کر بولتی بند ہو گئی تھی زین کی انکھوں کی تو تپش سے زویا نے سر اٹھا کر دیکھا تو زین کو جزبات سے بھرپور انکھوں سے خود کو دیکھتے ہوئے پایا۔۔

زین چلتا ہوا اس کے پاس آیا زویا مائی لٹل فیری۔

تو زویا بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی یہ سب کیا ہے لٹل فیری۔۔

تو زویا نے اس کے کان کے قریب جھک کر کہا رات کو تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے اور یہ کہہ کر کمرے سے بھاگ گئی تو زین اس کی پھرتی دیکھ کر مسکرا اٹھا آج تو تمہاری خیر نہیں لٹل فیری۔

زویا نے انمول کو تیار کیا تھا لیکن میر کو ملنے سے روکا تھا زویا کا کہنا تھا کہ میں انمول کو نیچے لے کر آؤں گی تو ہی میر بھائی دیکھ سکیں گے رات کو پارٹی سٹارٹ ہوئی تو سب تیار ہو کر آگئے تھے اب بس انمول کا انتظار تھا ساحل میر زین نے ایک جیسے ڈریس پہنے تھے۔

لیکن زین اور ساحل نے بلیک کلر کے امیر نے وائٹ کلر کا وہ بے حد خوبصورت لگ رہا تھا اب بس میر کو اپنی پرنسز کا انتظار تھا ایک دم سے لائٹ بند ہوئی اور پھر سیڑھیوں پر فوکس لائٹ پڑی تو سب نے ادھر دیکھا جہاں انمول سرخ رنگ کی ساڑھی پہنیں اپنے لمبے بال

کھلے چھوڑ رہے ہیں کانوں میں جھمکے اور ہیل پہنے قدم بڑھاتے ہوئے میر کے پاس آ رہی تھی۔۔

میر کو تو وہ کوئی اپسرا ہی لگی تھی میر کی دل کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی آج پرنسز کو اپنی پسند کے روپ میں دیکھ کر انمول میر کی نظر خود پر اٹھتی ہوئی محسوس کر رہی تھی میر نے آگے بڑھ کر ہاتھ آگے کیا تو انمول مسکرا کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا

U r looking so beautiful my princess

آپ بھی بہت اچھے لگ رہے ہیں میر

لیکن تھوڑی دیر میں میں تم کو بہت برا لگوں گا پرنس۔

تو اس کی بے باک بات پر پل میں سرخ ہوئی تھی

بہت بے شرم ہے آپ میر سب کے سامنے ایسی باتیں نہ کریں

اچھا چلو رات کو کمرے میں کریں گے باتیں سب کے سامنے نہی کرتا

میر ررررر۔۔۔!!

ہاہاہاہاہاہا جی جان میر

چپ کریں مجھے شرم آ رہی ہے بہت

تمھاری شرم کی ایسی کی تیسی پرنسس رات کو کوئی شرم ورم نہی چلے گی

چلو کیک کاٹتے ہے اب

انمول نے آگے بڑھ کر کیک کاٹا سب نے انمول کو گفٹ دیے تو میر نے اس کے کان میں
جھک کر کہا میرا گفٹ رات کو ملے گا تو انمول نے
اسے گھورا ساحل تو ماہ کو اور زین کو زویا کر لو دیتی نظروں
سے دیکھ رہے تھے۔۔

سلطان مِنشن کے باہر کنگ قہر الود نظروں سے مِنشن کو گھور رہا
تھا منا لو جتنی خوشیاں منا لی ایسی برباد کروں گا یہ خوشیاں کہ
جیتے جی مر جاؤ گے سب اس کے دل میں لاوے جل رہے تھے وہ
بس اب اپنی بیوٹی کو اپنے پاس لانا چاہتا تھا اس نے کل کے لیے
سوچ لیا تھا کہ کیا کرنا ہے اور وہ چلا گیا پارٹی ختم ہوئی تو سب
لوگ گھروں کو چلے گئے ماہا اور ساحل بھی چلے گئے میر نے بہت
روکا لیکن آنٹی کی وجہ سے چلے گئے۔۔

ماہا اور ساحل گھر پہنچے تو ساحل نے ماہ کو گود میں اٹھا لیا۔۔

کیا کر رہے ہو تم ساحل ماہ نے اس کے گلے کے گرد باہیں ڈال کر کہا۔

آج میں اپ کو بتاؤں گا کہ اپ کتنی خوبصورت لگ رہی ہیں آج پارٹی میں کیسے دل کو قابو کیا ہے تو کمرے میں جا کر ساحل نے ماہ کو نیچے اتارا اور ماہ کے کمر کے گرد بازو لپیٹ کر اپنے سینے میں بھینچ لیا۔۔

جان لینے کا ارادہ ہے کیا ساحل۔

ماہا نے جھک کا ساحل کے کان میں کہا تو ساحل مسکرایا۔۔

جان بھی آپ کی ہے اور یہ بندہ بھی آپ کا ہے ساحل نے اپنی انگلیاں

ماہا کے انگلیوں میں الجھاتے ہوئے شوخ لہجے میں کہا۔

ماہ کی نظریں اپنے ہونٹوں پر محسوس کر کے ساحل نے خمار الود نظروں سے ماہ کو دیکھا تبھی ماہا نے آنکھیں اٹھا کر دیکھا۔

میرے دل پھر فقط سلطنت ایک شخص کی ہے
وہ تم ہو ساحل

اور یہ کہتے ہی ساحل کے ہونٹوں پر جھک گی۔

قطرہ قطرہ ایک دوسرے کی سانسیں خود میں انڈیلتے ہوئے وہ دونوں جذبات کے ٹھاٹھے مارتے سمندر میں ایک دوسرے کی قربت میں بہتے چلے گئے کمرے کی معنی خیزی خاموشی دونوں کی ڈھونک مار چلتی سانسوں کا شور برپا تھا کھڑکی سے جنھانکتا چاند محبت کے اس انداز پر شرما کر بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیا تھا۔

زین کمرے میں ایا زویا کمرے سے غائب تھی اس نے دیکھا کہ زویا واش روم میں ہے اسے غصہ آیا کہ زویا نے چینج کر لیا اتنی جلدی

لیکن جب وہ باہر آئی تو زین کو لگا وہ سانس نہیں لے پائے گا۔

باریک سی سرخ رنگ کی نائیٹی جو گھٹنوں تک آرہی تھے اس کے جسم کے خدوخال واضح کر رہے تھے زین نے ہاتھ میں پکڑا ہوا کیک ٹیبل پر رکھا اور اس کے پاس چلا گیا۔۔

زویا کو بہت ڈر لگ رہا تھا وہ جھجک رہی تھی لیکن اس نے زین کو منانا تھا۔

او تو میری لٹل فیری نے یہ طریقہ ڈھونڈا ہے مجھے منانے کا مجھے پسند آیا لٹل فیری لیکن اب تمہارے لیے اچھا نہیں ہو گا۔۔

اس نے خمار الود لہجے میں کہا تو زویا کو لے کر بیڈ پر بٹھا دیا۔

تو کیک سے کریم لے کر زویا کہ منہ پر ہونٹوں پر گردن پر اور گردن

کے نیچے سینے پر لگا دیا تو اس عمل سے ہی زویا سرخ ہو گئی تھی

آج میں اپنے طریقے سے کیک کھاؤں گا لٹل فیری اور اس سے بہتر

کوئی طریقہ نہیں ہو گا میرے لیے۔۔

میری جان تمہاری یہ نازک جان آج تھکنے والی ہے زویا تو اس کی

باتیں سن کر ڈر رہی تھی لیکن یہ کنواں اس نے خود کھودا تھا اور

زویا کو سمجھنے کا موقع دیا بغیر اس کے ہونٹوں پر جھکا تھا وہ

اس اچانک افتاد پر حق دق پھٹی انکھوں سے زین کو دیکھ رہی تھی

لیکن وہ ناراض نہیں کر سکتی تھی اس لیے اس کے گرد باہیں ڈال

دی۔۔

زین نے چھوڑا تو وہ زویا نے ہانپتے ہوئے سر زین کے کندھے سے ٹکا

دیا زویا کی تیز دھڑکنوں کے شور کو اپنے سینے پر محسوس

کر کے ذہن کے ہونٹ مسکرا اٹھیں وہ اب اس کی نائیٹی کو کھولنے

لگا زویا کو بہت شرم محسوس ہو رہی تھی۔۔

اور پھر اپنی شرٹ اتارنے لگا زویا تو نظریں ہی نہیں اٹھا پا رہی تھی
وہ بس چپ کر کے سب برداشت کر رہی تھی ایک دفعہ وہ پھر سے
زویا کہ لبوں کو قید کر گیا آہستہ آہستہ اس نے اپنا لگایا ہوا کیک
اپنے ہونٹوں سے صاف کیا تھا اپنے دونوں ہاتھوں کی تمام انگلیاں
زویا کہ ہاتھوں میں پھنسا دی زویا کا پورا وجود لرزنے لگا تھا۔۔

زویا کی گردن پر لب رکھ دیے تو زویا نے بھی زین کے کندھوں کو
پکڑا اپنی سانس سے دوبارہ سے زویا کی سانسوں سے الجھا کر
سانسیں انڈیلنے لگا زویا کو اپنا آپ اسی لمحات میں بہکتا ہوا
محسوس ہوا۔

تو زویا نے زین کے سینے میں چھپنے کی کوشش کی زویا نے اب دل
سے خود کو زین کے سپرد کر دیا تھا وہیں ان کی محبت کو مکمل
ہوتا دیکھ اسمان پر مجبور چاند بھی مسکرانے لگا گزرتی رات میں

زین نے زویا کو اپنی شدتوں کی بارش میں پور پور بھگو دیا تھا

دیا

زین انمول کو ہوش میں لا کر نیچے لایا تو وہ جلدی سے میر کے

گلے لگ گئی میر آپ آ گئے مجھے پتہ تھا آپ آئیں گے مجھے بچانے

توانمول نے سہم کر دلاور کی طرف دیکھا۔

زویا بھی چلتی ہوئی دلاور کے پاس آئی پاپا آپ نے لاکھوں لڑکیوں

کی زندگی برباد کی ہے لیکن اپنی ہی اپنی بیٹی کو بخش دیتے ہوئے

میری بہن جیسی دوست۔کو۔

ککنگ نے اپنے کٹے ہوئے ہاتھ دیکھے تو غصے اور درد کی وجہ سے

بول پڑا نہیں ہو تم میری بیٹی۔

تو زویا نے حیران ہو کر دیکھا۔

کیا مطلب۔

ہاں تم نہیں ہو میری بیٹی نہیں ہوں میرا خون۔

جب آسیہ کو بیٹی پیدا ہوئی تو وہ مری ہوئی تھی آسیہ بہت روئی
کچھ دن بعد ہاسپٹل سے فارغ ہوئے تو ہم لوگ گھر واپس جا رہے تھے
کہ راستے میں ہمیں ایک بچی روتی ہوئی ملی آسیہ نے اسے اٹھایا تو
دیکھا ایک بچی تھی۔

آسیہ نے تڑپ کر اسے سینے سے لگایا اور کہا کہ آج سے یہ میری
بیٹی ہے۔

پتہ نہیں کس کا گندا خون ہو تم تمہیں تو میں نے اپنے کاروبار کے لیے
اتنا بڑا کیا تھا لیکن اس دن بھاگ گی۔

دلاور کو اپنے کیے پر کوئی پچھتاوا نہیں تھا زویا تو گرنے والے انداز سے نیچے بیٹھی تھی تو زین نے اٹھایا اور اسے کھڑا کیا ہم سب تمہارے ساتھ ہیں نہ۔

اتنے میں ایک لڑکی چھوٹے سے بچے کو لے کر باہر نکلی اس کو ایسی سزا دیجئے گا اس آدمی نے میری زندگی برباد کی ہے۔

مجھ سے ناجائز تعلقات بنائے اب یہ اس کی بیٹی پیدا ہوئی ہے زویا نے نفرت سے اپنے باپ کی طرف دیکھا تو فاطمہ رونے لگی میں اب کہاں جاؤں گی تو انمول و زویا کو فاطمہ پر ترس آیا اور اسے اپنے سینے سے لگایا آپ ہمارے ساتھ رہیں گے تو فاطمہ نے دیکھا تو زویا نے بتایا کہ وہ دلاور کی بیٹی ا فاطمہ نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا۔۔

تو میر نے اپنا چاکو اس کے بازو پر مارا جس سے خون کی دھاڑ باہر

نکلی تھی میر کا پورا چہرہ خون سے بھر گیا تھا۔

اس دنیا میں صرف ایک حیوان ہو گا اور وہ صرف اور صرف بیسٹ ہی ہو گا۔

تم نے میرے خاندان کو مارا ہے تڑپا تڑپا کر۔

مجھے معاف کر دو میر کنگ پیچھے ہوتے ہوئے بولا۔

ہا ہا معافی مجھے معافی پسند نہیں۔

وہ نیچے بیٹھا اور چاکو سے اس کی آنکھ سے لے کر جبڑے تک کاٹ دیا۔

کنگ تکلیف سے تڑپ اٹھا تھا پتہ نہیں کہاں سے کنگ کے اور آدمی

آ گئے تھے اور وہاں ایک دفعہ پھر سے میدان جنگ بن گیا تھا۔

ساحل زویا انمول جلدی سے وہاں سے نکلنے کی کوشش کرنے لگے تھے
کہ ماہ کی نظر گولی چلاتے ہوئے شخص پر پڑی تھی۔

وہ شخص گولی چلا چکا تھا اور ماہا نے جلدی سے ساحل کو پیچھے
کیا تھا اور یکے بعد دو گولیاں ماہ کو ایک پیٹ میں اور ایک کمر میں
لگی تھی اور خون بہہ کر زمین کو لال کر رہا تھا۔

زویا انمول ساحل کے چیخ نکلی تھی ایسے لگ رہا تھا سب کچھ تھم
گیا تھا۔

ساحل تو یک تک ماہ کو دیکھ رہا تھا میر زین نے بھی سب کو مارا
تھا اب وہاں صرف یہیں لوگ بچے تھے میر بھاگتا ہوا ماہ کے پاس
ایا۔

ماہ ماہ یہ کیا کیا تم نے ساحل کے سفید شرٹ پر ماہ کے خون سے رنگ چکی تھی۔

ماہا نے ساحل کے چہرے پر ہاتھ لگایا اور بولا ساحل مممم۔۔۔۔میں تتتت۔۔۔۔تم۔۔۔۔۔سے۔ببب۔۔۔۔۔۔۔بہت۔۔۔پپپ۔۔۔۔پیار۔۔۔۔۔ ککلک کرتی ہوں۔۔

میں تمہارے ساتھ جینا چاہتی ہوں ساحل وہ اٹکتے ہوئے سانس کے ساتھ بولی تھی۔

نہیں نہیں ماہ میں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گا جلدی سے ہاسپٹل لے کے جاؤ ساحل۔۔

میر دھاڑا تھا تو ساحل نے جلدی سے ماہ کو باہوں میں اٹھایا اور

گاڑی کی طرف بھاگا۔۔

جاؤ زین یہاں سے انمول اور زویا کو لے جاؤ فاطمہ کو بھی لے جاؤ

میں آج ایک اور برائی کا خاتمہ کر کے آونگا گا۔

لیکن تم ایسے کیسے اکیلے تمہیں چھوڑ دوں۔

میں کر لوں گا زین جلدی کرو ساحل نے جلدی سے وہاں کو اٹھایا اور لے کر جانے لگا۔

کنگ نے موقع کا فائدہ اٹھا کر میر پر وار کیا جس سے اس کے سر سے خون نکلنے لگا تو انمول نے اس کی طرف قدم بڑھانا چاہا۔

جاؤ پرنسس یہاں سے۔

ننن۔۔۔۔نہیں میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔

میر نے اپنی آنکھوں میں انمول کی صورت بسائی کنگ تو موقع کا فائدہ اٹھا کر بھاگنے لگا تھا میر نے اسے نیچے گرا کر اپنا پاؤں اس کے سینے پر رکھ دیا۔۔

میں نے کہا جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی چیخ میں انتہا کی تکلیف تھی انمول بے جان نظروں سے میر کو دیکھ رہی تھی اس میں ہمت نہیں تھی کہ وہ قدم اٹھا سکے۔

وہ جانتی تھی وہ یہاں سے چلی گئی تو میر کو دوبارہ سے نہیں دیکھ سکے گی۔

اگر میں واپس نہیں آیا تو سمجھ لینا تمہاری لائف میں کوئی شہزادہ نہیں آیا تھا کوئی میر نہیں آیا تھا۔

انمول اس کی باتیں برداشت نہ کرتے ہوے بے ہوش ہو گئی تھی۔

زین جاؤ لے جاؤ
خیال رکھنا میری پرنسس کا۔

تو زین نے آنکھوں میں نمی لاتے ہوے میر کو دیکھا

میں تمہارا انتظار کروں گا میر پہلے ہی میں اپنے ماں باپ کو کھو چکا ہوں اب تمہیں نہیں کھونا چاہتا۔

پلیز واپس آ جانا تو میر نے اسے اشارہ کیا کہ انمول کو لے جائے۔

اسے تو زین انمول کو اٹھاتے ہوئے لے جانے لگا۔

تو میر نے نیچے بیٹھ کر آرام سے اپنا چاقو اس کے جسم کے ایک ایک حصے پر چلایا اور ایک اس کے جسم کا ایک ایک حصے پر کٹ لگانا شروع کر دیا۔

تم نے میرے ماں باپ میرے چچا چاچی کو مار کر اچھا نہیں کیا تھا کہ اس ٹائم میں بچہ تھا تم تمہیں کچھ کہہ نہیں سکا لیکن اب تمہیں ایسی تڑپا تڑپا کر ماروں گا۔

کنگ کی چیخیں پورے مینشن میں گونج رہے تھے پلیز پلیز میر مجھے معاف کر دو میں وہ سب برے کام چھوڑ دوں گا لیکن میر کو ترس نہیں آیا تھا۔

آخر میں اس نے کنگ کی گردن پر چاکو چلایا اور اس کی گردن کی

نس کاٹ دی جس کی وجہ سے اسے وقت دم توڑ گیا۔

میر کو یاد آیا کہ وہ آتی دفعہ وہ جگہ جگہ بم لگا کر آئے تھے تو وہ اس نے دیکھا کہ ٹک ٹک کی آوازیں آنا شروع ہو گئی تھی اسے باہر بھاگنا تھا جو کہ بہت دور تھا۔

اس نے پچھلے دروازے سے نکلنا چاہا وہ ابھی گیٹ پر ہی تھا کہ زور دار دھماکہ ہوا تھا۔

زین زویا جو فاطمہ جو انمول کو لے کر جا رہے تھے تڑپ کر پیچھے دیکھا جو کنگ مینشن آہستہ آہستہ مٹی کا ڈھیر بن رہا تھا یہ زین نے اس کی طرف جانا چاہا۔

لیکن زویا نے روک دیا۔ جہاں اب بھی دھماکہ ہو رہے تھے۔

زویا زویا میر---

ساحل کب کا ماہ کو لے جا چکا تھا اب زین نے جلدی سے انمول کو گاڑی میں ڈالا اور لے گیا زین نیم بھیگی ہوئی آنکھوں سے انمول کو دیکھا۔

دو گولیاں ایک ساتھ لگی تھی ماہ کو ساحل کو آج معلوم ہوا تھا کہ تکلیف کیا ہوتی ہے ماہا کا خون کافی بے چکا تھا کسی کے بچھڑنے کا خوف کیا ہوتا ہے ساحل کو آج محسوس ہوا تھا آج ساحل سے کوئی پوچھتا کہ جسم سے روح کیسے نکلتی ہے تو وہ وہ موت جو اسے اس کی بیوی کی صورت میں دکھائی دی تھی۔

ساحل کی آنکھوں سے آنسو نکل نکل کر ماہا کا چہرہ بھگو رہے تھے لیکن آج ساحل کے آنسو صاف کرنے کے لیے ماہ کے ہاتھ نہیں تھے۔

جلدی سے وہ ہاسپٹل میں داخل ہوا تو پیچھے سے انمول کو بھی لے کر آ گئے ڈاکٹروں کی فوج تھی وہاں جو جلدی سے ماہ کو اپریشن تھیٹر لے گئے اور انمول کو بھی کمرے میں لے گیا۔

زین یہ کیا ہو گیا میر کہاں ہے۔

تو زین نے نفی میں سر ہلایا۔

کہ۔۔۔کیا مطلب زین۔۔

وہاں دھماکہ ہوا اور میر اندر ہی تھا ہمیں نہیں پتہ میر باہر نکلا ہے یا نہیں لیکن ہمیں نظر نہیں آیا زین نے روتے ہوئے کہا۔

یہ کیا کہہ رہے ہو زین انمول کو کیا جواب دیں گے یہ سب کیا ہو گا ماہ بھی اور انمول بھی اور میر بھی انمول کو کیا جواب دیں گے۔

زویا نے تو رو رو کر برا حال کر دیا تھا فاطمہ اور ایہا کو وہ گھر بھیج چکے تھے گارڈز کے ساتھ۔

اتنے میں ڈاکٹر باہر آئی

انمول پیشنٹ کے ساتھ آپ ہیں تو زویا جلدی سے آگے ہوئی

جی ہم ہیں۔

مبارک ہو آپ کی پیشنٹ پریگننٹ ہے لیکن وہ کسی گہرے صدمے ہیں وہ رسپانس نہیں کر رہی کسی بات کا۔یہ بات ان کے لیے اور ان کے بچے کے لیے خطرناک ہے یہ کہہ کر ڈاکٹر چلی گئی

سب کو سمجھ نہیں آرہا کہ خوش ہو یا دکھ ایک طرف خوشی تھی

کہ میر کی نشانی ہے اور ایک طرف سب کی حالت کو اور میر کا

چلے جانا۔

ماہ کی طرف سے ابھی ڈاکٹر باہر نہیں آئے تھے ساحل مسجد کی

طرف چلا گیا تھا اپنے محبت کو اپنے رب سے مانگنے جب سے ماہ

ساحل کی لائف میں تھی اس نے ہمیشہ ساحل کو پروٹیکٹ کیا تھا۔

آج بھی ساحل کی گولیوں اس نے اپنے اوپر لی تھی مسجد میں بیٹھ کر رو رو کر اپنے اللہ سے ماہ کو مانگ رہا تھا زویا بھی انمول کے پاس بیٹھی تھی اس سے بھی تک ہوش نہیں آیا تھا جب ساحل دوبارہ ہاسپٹل گیا تو ڈاکٹر بھی باہر آ گے تو ساحل زین جلدی سے اس کی طرف گئے۔

ڈاکٹر ماہ ٹھیک تو ہے نا اس نے بے چینی سے پوچھا جی وہ اب خطرے سے باہر ہے۔

لیکن آپ کے لئے ایک بری خبر ہے ان کے پیٹ اور کمر میں گولی لگنے کی وجہ سے وہ ماں نہیں بن سکے گی ان کا اندر گولی کی وجہ سے ڈیمج ہوا ہے اگر وہ کبھی ماں بن بھی جائے تو بہت کریٹیکل

سچویشن ہو گی۔

ان کی جان کو خطرہ بھی ہو سکتا ہے ہم اسی لیے میرا مشورہ یہی ہے کہ انہیں پہلے صحت مند ہونے دے بعد میں اگر خالد بہتر ہوئی تو پھر بچہ پلان کرے گا یہ سن کر تو ساحل سے کھڑا ہونا مشکل ہو گیا تھا یہ سب کیا ہو گیا تھا ان کے ساتھ کل ہی تو سب کتنے خوش تھے۔

انمول ابھی تک ہوش میں نہیں آئی تھی۔

ساحل ماہ کو دیکھنے اندر گیا تو دروازہ کھولنے بعد جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا تو ماہ شاہ کو اس حالت میں دیکھ کر ساحل کی روح کانپ گئی۔

اسکا نازک اور موم سا جسم مشینوں میں جکڑا ہوا تھا

وہ اس کے جا کے بیٹھ گیا۔

آپ نے ایسا کیوں کیا ماہ۔۔

اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو ساحل بھی مر جاتا۔

آپ میری زندگی ہے۔
میری متاعِ جان ہیں میری کل کائنات آپ کے بنا یہ ساحل ادھورا ہے

لیکن ماہ تو ہوش سے بیگانہ تھی۔

اگر وہ اپنے ساحل اپنے عشق کو اپنی وجہ ایسے روتے اور اس حالت میں دیکھ لیتی تو خود کو ہزار بار تکلیف دیتی۔

لیکن ابھی وہ خود بے بس تھی۔۔

زین اور زویا تو انمول کے پاس بیٹھے تھے۔

میر میر میر وہ مار دیں گے۔

میرے میر کو بچاؤ بچاؤ میرے میر کو بچاؤ وہ مر جائے گا۔

وہ اٹھ کر ایک دم سے چیخنے لگی

اس کی آواز پورے ہاسپٹل میں گونجنے لگے تھی ڈاکٹر تیزی سے کمرے کی طرف آیا اور نرس انجکشن لے کر آ رہی تھی۔۔

تو زین نے روک دیا نہیں انجیکشن نہیں دینا انجیکشن ان کے لیے اچھا نہیں ہے ان کے لیے مزید خطرناک ہو گا اسے ہوش میں رہ کر اس حقیقت کو قبول کرنا ہو گا۔

لیکن زین زویا نے کچھ کہنا چاہا۔

زویا زویا میرا میر وہ کنگ نے مار دے گا وہ میر باہر نہیں آئے نا پلیز انہیں بلا دو کہاں ہے۔

وہ وہ کہاں ہے۔

لیکن میر اب اس کی آواز سن کر نہیں آنے والا تھا۔

چپ ایک دم چپ زین نے زور سے کہا تو انمول پھٹی پھٹی آنکھوں سے زین کو دیکھنے لگی۔

اب تم ایک لفظ نہیں بولو گی بس سنو گی۔

انمول کی حالت دیکھ کر زویا کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں وہ بھی زور زور سے رونے لگی تھی۔

انو میری بات غور سے سنو زویا نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے کہا۔

تم ماں بننے والی ہو انمول میر کی نشانی تمہارے پاس ہے۔

کیا مطلب میر کی نشانی میر یہ سن کر بہت خوش ہوں گے نہ کہاں ہیں وہ اب تک مجھ سے ملنے کیوں نہیں آئے۔

نہیں رہے میر بھائی وہ ہمیں چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔

یہ تم کیا بول رہی ہو زویا۔

ایسے کیسے ہو سکتا ہوں کیسے جا سکتے ہیں وہ نہیں جا سکتے وہ زندہ ہیں دیکھیں یہ سب ان کی پرنسز کی سانسیں چل رہی ہیں میرا دل بند نہیں ہوا۔

پھر وہ کیسے مر سکتے ہیں اگر وہ نہیں رہے تو میں زندہ کیوں ہوں۔

وہ نہیں جا سکتے وہ نہیں جا سکتے انہوں نے وعدہ کیا تھا وہ اپنی پرنسس کو کبھی چھوڑ کر نہیں جائیں گے۔

اور یہ سب بولتی ہوئی کوئی دیوانی ہی معلوم ہو رہی تھی۔

بس کرو انمول بس کرو زویا نے چیخ کر کہا اب اسے ہی انمول کو سنبھالنا تھا۔

تمھارے پاس میر بھائی کی نشانی ہیں اگر تم ٹھیک نہیں ہو گی تو یہ نشانی بھی ختم ہو جائے گی تمہیں حوصلہ کرنا ہو گا صبر کرنا ہو گا۔

تو انمول کا بے ساختہ ہی اپنے پیٹ کی طرف ہاتھ گیا تھا میرا بچہ ہمارا بچہ اور پھر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

ماہا کو بے ہوش آگیا تھا۔

ساحل اس کے پاس سے بیٹھا تھا۔

سس۔۔۔ساحل اس نے اپنی مندی مندی آنکھیں کھولی۔

جی ساحل کی جان میں یہاں ہی ہوں۔

اس نے ساحل کی آنکھیں دیکھی جو رو رو کر سوج چکی تھی۔

ساحل تم روئے ہو۔ماہ نے پوچھا۔

آپ کی یہ حالت تھی تو میں کیسے سکون سے رہ سکتا تھا۔

میں تمہاری آنکھوں میں انسو نہیں دیکھ سکتی ہوں ساحل۔

ماہ پلیز اس حالت میں تو میری چھوڑ کر اپنی فکر کریں تو ماہا ہلکا سا مسکرا دی۔

آپ کی یہی مسکراہٹ دیکھنے کے لیے میں بے سکون تھا۔

زویا نے انمول کو مشکل سے کچھ کھلایا تھا وہ تو بس روتی جا رہی تھی۔

زویا وہ کیسے جا سکتے ہیں وہ کتنا خوش ہوتے بچے کی خبر سن کر
زویا میں کیا کروں مجھ سے نہیں رہا جا رہا میں کیسے زندہ رہوں
گی ان کے بغیر تو زویا اس کے گلے لگ کر رونے لگ گئی

تمہیں صبر کرنا ہو گا انو۔

کچھ دن بعد اپنے ڈاکٹر انو کے پاس آیا انہوں نے انمول کو ریسٹ
کرنے کا کہا اور ڈسچارج کر دیا۔

ماہا سے بھی زین و زویا مل رہے تھے ماہ کی ایسی حالت دیکھ کر
زین کا دل پھٹنے کو تھا وہ کیسے اپنی بہن کا سامنا کرتا کیسے اسے
بتاتا کہ اس کے پیچھے اس کا بھائی میر کا خیال نہیں رکھ سکا اور
اسے چھوڑ کر چلا ایا۔

انہوں نے ارادہ کیا تھا گھر جا کر بتائیں گے ماہ اور انمول گھر آ گئے تھے ماہ کو بھی منشن لے آئے تھے ماہ نے میر کے بارے میں کتنی دفعہ پوچھا تھا۔

لیکن سب نے کہا کہ وہ ضروری کام سے گیا ہے اس نے بھی پھر دوبارہ نہیں پوچھا۔

ساجدہ بیگم نے کہا بھی تھا کہ ماہا کو یہاں لے آتے لیکن زین نے کہا کہ ماہا کو یہاں رہنے دیں انمول کا بھی دل لگ جائے

جب ماہ گھر آئے تو پھر ساحل وہ زین نے بتایا کہ میر نہیں رہا۔

کیا کہہ رہے ہیں اب زین بھائی اب کیسے میر کو وہاں کیلا چھوڑ کے ا سکتے ہیں وہ روتے ہوئے بولی۔

اس سے ابھی صبح سے کھڑا بھی نہیں ہوا جا رہا تھا انمول با بھی کا کیا حال ہو گا۔

میر بھائی کا بچہ ماہ تو پھوٹ پھوٹ کر رو دی انمول بھی ماہ سے ملے تو دونوں گلے لگ کر خوب روئیں۔

انمول کے گھر والوں نے بھی انمول کو بہت کہا کہ وہ ان کے ساتھ گھر چلے لیکن انمول نے منع کر دیا کہ یہاں میر کی یادیں ہیں تو سکندر صاحب بھی خاموش ہو گئے تو وہ کچھ دن رہ کر واپس چلے گئے۔

ہر ٹائم اب انمول میر کو یاد کر کے روتی رہتی تھی زویا ماہ انو کا بہت خیال رکھتی تھی سب گھر والوں کی ذمہ داری اب زویا اور فاطمہ پر آگئی تھی فاطمہ بھی بہت اچھے سے ذمہ داری نبھا رہے تھے لگتا ہی نہیں تھا کہ وہ کوئی غیر ہے۔

میر آپ کہاں چلے گئے ہیں میں مر رہی ہوں اپ کے بغیر وہ امیر کی تصویر کو ہاتھ میں پکڑے روتے ہوئے بولی۔

اگر آپ کی نشانی میرے پاس نہ ہوتی تو میں بھی کب کے مر گئی ہوتی۔

آپ نے تو وعدہ کیا تھا کہ مجھے کبھی خود سے دور نہیں کریں گے لیکن آپ خود چھوڑ کر چلے گئے ہیں وہ روتے روتے سو گئی۔

------8 مہینے بعد-----

ماہ اب بالکل ٹھیک ہو چکی تھی وہ اپنے گھر بھی چلے گئے تھے لیکن منشن میں میر کی کمی پوری نہیں ہوئی تھی اب بھی انمول اسے یاد کر کے روتی تھی زین و زویا نے بڑی مشکل سے گھر کو سنبھالا تھا۔

ان آٹھ مہینوں میں انمول خود کو کافی حد تک سنبھال چکی تھی اب بھی وہ اپنے بھاری وجود کے ساتھ اپنے گھر کے سامنے پارک میں بیٹھی تھی۔

سامنے ہی ایک کپل تھا جس نے اپنے بچوں کو اٹھایا ہوا تھا اور وہم اس کے ساتھ کھیل رہے تھے کتنا خوبصورت کپل ہے نا۔

انمول نے مسکراتے ہوئے ان کو دیکھا۔

میں آپ کو بہت مس کرتی ہوں میر

کاش آپ واپس آ جائے مجھ سے اب نہیں رہا جاتا اب کے بغیر میں

کیا کروں دل کرتا ہے کہ مر جاؤں۔

وہ روتے ہوئے بولی۔۔

شام ہونے والی تھی اور زویا بھی اسے لینے آ گئی تھی تو وہ اپنے

بھاری وجود کے ساتھ اٹھ کر زویا کے ساتھ چلی گئی۔

تو وہ درخت کے پیچھے چھپا ہوا وجود اس بھاری وجود والی لڑکی

کو دیکھ کر سکون حاصل کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ حیران بھی تھا

تو وہ چھپا ہوا وجود بھی انمول کو دیکھ کر چلا گیا۔

رات کسی پہر کو انمول کو اپنے اوپر بوجھ محسوس ہوا تو وہ ڈر کر

اٹھ گئی۔

بکھرے بال آنکھوں میں نیند کا خمار نکھرا نکھرا بھرا سا وجود
سوگوار حسین لیے وہ پل میں میر کے دل کی دنیا ہلا چکی تھی۔

جبکہ انمول پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنے سامنے بیٹھے میر کو بے
یقین نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

وہ اپنی جگہ سے کھسک کر میر کی جانب آئی اور غائب دماغی سے
اپنی مخروطی انگلیاں سے میر کے چہرے کو چھو کر یقین کرنا چاہا۔

اور انمول کا لمس اپنے چہرے پر پاتے ہی میر نے اپنی آنکھیں بند کر
کے اس لمس کو روح تک محسوس کیا تھا

میر۔

جی جان میر۔

میر نے اس کا ہاتھ گرفت میں لے کر کہا تو انمول کا سکتہ ٹوٹا۔

اپنا ہاتھ جھٹکے سے کھینچ کر اور ایک نظر میر کو دیکھا اور پھر
دوبارہ سے میر کے گلے لگ کر رونے لگی۔

میر میر آپ آگئے ہے میں سب کو کہتی تھی کہ میرے میر زندہ ہیں
اگر آپ کو کچھ ہوتا تو میں بھی مر جاتی۔

ششششش۔۔پرنسس ایسے نہیں کہتے میں آگیا ہوں نا تو انمول جلدی
سے پیچھے ہوئی کہاں تھے آپ آپ کو ذرا بھی میری یاد نہیں آئی۔

تمھیں یاد نہ کرو ایسا دن کبھی آیا نہی پرنسس اور جس

دن یاد نہ کرو اس دن میں نہی رہونگا

میر پلیز وہ روہانسی ہوئی

تو میر نے اس کے بھرے وجود کو دیکھا۔

پرنسس۔۔میں بابا بننے والا ہو سچ میں۔

تو انمول نے شرما کر ہاں میں سر ہلایا اور روتے ہوئے دوبارہ گلے لگ گی۔

تو میر بہت خوش ہوا۔

تھینکیو پرنسس۔۔اتنا اچھا سرپرائز دینے کے لیے۔

اس کا انعام تو بنتا ہے نا میری جان۔

تو میر نے اس کے بالوں میں انگلیاں الجھا کر سر کو پیچھے کر کے
اس کے لبوں پر جھک گیا۔

میر۔

وہ اتنے مہینوں بعد اس لمس پر تڑپ گئی تھی۔

ششش۔۔جان میر۔

میں بہت بے سکون ہو مجھے سکون چاہیے۔

ان مہینوں میں بہت تھک چکا ہو مجھے سکون چاہیے۔

میں اپنی اور تمہاری تکلیف کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔

تمہیں اپنی محبت کی بارش میں پور پور بھگو کر اس دردناک یادوں سے نکالنا چاہتا ہو۔

مجھے سکون تمہاری قربت میں ہی ملتا ہے۔
میں تمہارے قرب میں سب بھول جاتا ہو۔

میں تھک چکا ہو پرنسس۔

مجھے سکون چاہیے۔
اپنے میر کو سکون دو۔۔وہ بے سکون ہے۔

اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو چومتے وہ اس کے کان کے پاس سرگوشی کرنے لگا۔

اس کے کمر کے گرد بازو حائل کرتے وہ اس کے لبوں کو پوری شدت سے قید کر گیا۔

وہ بنا مزاحمت اس کی باہوں میں آ سمٹی اس کی دیوانگی کو اپنی رگ رگ میں اترتا ہوا محسوس کر رہی تھی۔

اس کے سینے میں منہ چھپاتے وہ اس کے جنون میں سانس لینے لگی۔۔

صبح انمول اٹھی تو اس کی باہوں میں آنکھیں بند کئے لیٹی تھی۔

جب کہ میر اب بھی اپنی باہوں میں بھرے اپنی محبت نچھاور کر رہا تھا۔

اس کے اتنے مہینوں کی تڑپ کم ہی نہیں ہو رہی تھی۔

ساری رات اس نے انمول کو ایک منٹ بھی نہیں سونے دیا تھا۔

اتنے مہینوں کی دوری اس طرح مٹائے گا انمول نے کبھی سوچا نہیں تھا۔

وہ تو خوش تھی کہ میر زندہ ہے اس کے پاس ہے۔

اتنے مہینوں چکی دوری کی وجہ سے انمول بھی میر کو مس کر رہی تھی۔

وہ بنا مزاہمت ک ئے اس کی محبت میں ساتھ دے رہی تھی۔

صبح کے 8 بج چکے تھے۔کہ وہ دوبارہ سے انمول کے ہوش ٹھکانے لگانے لاگا تھا تو انمول روہانسی ہوئی۔

میر مجھے نیند آئی ہے میری طبیعت خراب ہو جائے گی۔

اس کے انداز میں بہت معصومیت تھی۔

اس کے سرخ گال اس کا ایک ایک وجود کا حصہ میر کی دیوانگی کو بتا رہے تھے۔

اوکے اوکے میری جان۔

تمہاری طبیعت کی وجہ سے لحاظ کر رہا ہو ورنہ تمہیں کبھی نہ چھوڑتا۔

چلو نیچے سب کو سرپرائز بھی دینا ہے۔

میر آپ اتنے مہینے کہاں تھے کیوں نہیں آئے۔

تم فریش ہو جاؤ پھر بتاتا ہو۔تو وہ بھی فریش ہونے چلی گئی۔

فاطمہ نے زویا کے ساتھ پورا گھر سنبھالا ہوا تھا ایہا اب ایک سال کی ہو گئی تھی زویا نے ہمیشہ فاطمہ کو بہن ہی سمجھا تھا باقی سب کا بھی فاطمہ کے ساتھ بہت اچھا رویہ تھا زین نے بھی ہمیشہ بہن سمجھا تھا۔

زویا بھی ایہا سے بہت پیار کرتی تھی وہ اب فاطمہ سے زیادہ زویا کے پاس ہی رہتی تھی زویا کو اور ماہا کو بھی اپنی اولاد کی کمی محسوس ہوتی تھی لیکن کبھی کسی کو بتایا نہیں تھا وہ ابھی انمول کا خیال رکھنے میں بھی بزی تھی۔
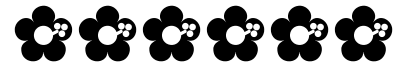
صبح صبح ماہ بھی ساحل کے ساتھ آگئی تھی ماک تم اتنی صبح ہاں زویا میرا دل گھبرا رہا تھا وہاں تو سوچا انمول بھابی سے مل آو۔

ہاں وہ آتے ہی ہوں گی نیچے تم بیٹھو ساحل تم بھی بیٹھو تو زین فاطمہ بی ایہا کو اٹھا لائی تو ماہا نے جلدی سے ایہا کو اٹھا لیا ساحل نے ماہا کو دیکھا ہے جو ایک لاچار سے نظر سے ایہا کو دیکھ رہی تھی ساحل نے ماہ کو بتا دیا تھا اس لیے وہ ابھی اپنا بچہ پلان نہیں کر رہے تھے۔

سب بیٹھے تھے کہ انمول نیچے آئی وہ بہت خوش اور نکھری نکھری سی لگ رہی تھی

کیا بات ہے آنو آج تو بہت خوش ہوں کیا کوئی خزانہ ہاتھ لگ گیا ہے۔

جب اس کا میر اس کے پاس ہو گا تو میری پرنسز تو خوش ہو گی نا میر سیرھیاں اترتے ہوئے کہنے لگا تو سب نے سیڑھیوں کی جانب

دیکھا۔

میر بھائی ماہ بھاگ کر میر کے پاس گئ۔

میر تم زین نے بھی روتے ہوئے اس سے گلے لگایا تو زویا بھی آ گی
میر بھائی آپ نے تو ڈرا ہی دیا تھا السلام علیکم میر بھائی ساحل نے
بھی سلام کیا وعلیکم السلام ساحل کیسے ہو میں ٹھیک ہوں۔

ماہ تم ٹھیک ہو نا تم کو تو گولیاں لگی تھی تم کیسی ہو ہاں بھئی
میں ٹھیک ہوں آپ کے سامنے ہوں تو میر مسکرا دیا۔

میر بتاؤ تم وہاں سے نکلے کیسے ہم نے دیکھا تھا جب بم بلاسٹ ہوا تو
تم باہر نہیں آئے تھے۔

میں نے جب دلاور کو مارا تو پورے مَنشن میں بم کی ٹکٹکی آوازیں

آنے لگی تھی میں جلدی سے پیچھے والے دروازے کی طرف بھاگا
کیونکہ وہاں کا راستہ شارٹ تھا جب میں باہر نکلنے ہی لگا تھا تو
بلاسٹ ہو گیا جس کی وجہ سے سیدھا مینشن کے پیچھے ایک ندی
تھی وہاں جا گرا مجھے بہت چوٹیں آئے تھے میں وہاں سے پانی
پینے لگا تو وہاں ہی بے ہوش ہو گیا۔

پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں ایک گھر میں وہاں ایک بزگ ہے وہ
ان کا بیٹا رہتا تھا انہوں نے مجھے بتایا کہ میں ان کو ندی کے کنارے
سے ملا ہوں اور 7 مہینے کومے رہا ہوں۔

کیا سات مہینے

میر آپ اتنے تکلیف میں رہیں میں آپ کے ساتھ کیوں نہیں تھی
انمول روتے ہوئے اس کے گلے لگ گئی۔

جان میر میں بھی یہیں سوچا کہ میں اپنی پرنسز کے بغیر سات مہینے کیسے گزار لیے پھر مجھے ایک مہینہ لگا تھا چلنے میں میری ٹانگ میں زخم تھا پھر آہستہ آہستہ سے ٹھیک ہوا تو سب سے پہلے میں یہاں آیا۔

ہم سب بہت خوش ہیں میر کہ تم ٹھیک ہو۔

آپ کا بہت شکریہ میر بھائی آپ نے مجھے اور میری بیٹی کو اپنے گھر میں جگہ دی ہے۔

یہ ایہا بیگ زویا کی بہن ہی ہے اور اس کی جگہ اسی مینشن میں ہے اور تمہاری بھی۔

اسی طرح دن گزر رہے تھے میر انمول کو روز اپنے پیار کی بارش

بھگوتا اس کی تشنگی ختم ہی نہیں ہو رہی تھی رات کو میر اور انمول سوئے ہوئے تھے کہ انمول کو درد ہوا۔

اہ اہ اہ میر درد ہو رہا ہے

تو میر نے جلدی سے انمول کو اٹھایا اور ہاسپٹل کے نکل گیا جلدی سے زین اور زویا کو کال کی تو وہ بھی آ گئے۔

میر کو اپنی پرنسز کی تکلیف کا بہت احساس تھا تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر باہر آئی تو بتایا کہ مبارک ہو بیٹا ہوا ہے۔

ڈاکٹر میری بیوی کیسی ہے۔
وہ بھی ٹھیک ہے کچھ دیر بعد ہوش آ جائے گا۔

اس نے سب کو بتایا کہ وہ اپنی پرنسس کے ساتھ ہی اپنے بیٹے کا

چہرہ دیکھے گا۔

زین اور زویا نے جلدی سے دیکھا۔۔

وہ بہت صحت مند سفید رنگت نیلی آنکھیں اور اپنے باپ کی طرح ڈمپل وہ بالکل اپنے باپ پر گیا تھا میر جلدی سے اندر گیا اور انمول کے پاس بیٹھ گیا۔

ماہ اور ساحل بھی سب کے ساتھ آ چکے تھے ہاسپٹل میں اتنا رش تھا کہ سب ڈاکٹر بھی پریشان ہو چکے تھے۔

انمول کے گھر والے بھی آ گئے تھے سب انمول کے کمرے میں چھوٹوں کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھے اور وہ ٹکر ٹکر سب کو دیکھ رہا تھا میر کی نظریں بس اپنی پرنسس پر تھی تھوڑی دیر بعد انمول کو ہوش آیا تو اس نے میر کو دیکھا۔

میر ہمارا بچہ۔

ٹھیک ہے وہ دیکھو سب کھیل رہے ہیں انمول تم کیوں پریشان ہو رہی ہو۔

لیکن میں نے نہیں دیکھا ابھی میں اپنی پرنس کے ساتھ ہی دیکھنا چاہتا ہوں۔

تو میر نے انمول کو اٹھا کر بٹھایا تو زویا نے چھوٹو کو اٹھایا اور انمول کی گود میں لٹایا میر تو اپنے بیٹے کو دیکھ کر ایک الگ ہی خوشی میں محسوس کر رہا تھا انمول کے ساتھ میر کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھی اپنے بچے کو دیکھ کر۔

وہ بے حد خوبصورت تھا میر نے دونوں کی آنکھیں چمی۔

تھینک یو پرنسس اتنی خوشی دینے کے لیے تو انمول بھی خوش ہو گئی۔

انمول کو ایک ہفتے بعد چھٹی ملی تو وہ گھر آ گئے۔۔

گھر میں کافی رونق سب نے بہت نام سوچے تو بہت سوچنے کے بعد انمول اور میر نے اس کا نام عرشان شاہ رکھا تھا۔

میرا بچہ سب پر راج کرے گا دیکھنا ایک دن اپنے باپ کی طرح بنے گا تو انمول نے میر کو گھورا۔

نہیں میر میں اس کو آپ کی طرح نہیں بناؤں گی۔

لیکن دیکھنا میرا بیٹا میری طرح ہی بنے گا اس نے چٹا چٹ اپنے

بیٹے کے گال چوم لیے

جب میر گھر آیا تو انمول عرشان کو لے کر آرام سے سوئی ہوئی تھی
کیسے میری پرنسس کے ساتھ چپک کر نیند پوری کر رہا ہے اس نے
اپنے ہی بیٹے کو گھورا۔

اسے ایک دم سے اپنے بیٹے سے جیلسی محسوس ہوئی تھی تو میر
نے عرش کو اٹھا کر کاٹ میں ڈالا اور انمول کے ساتھ سو گیا۔

لیکن وہ اپنے بیٹے سے بے حد پیار کرتا تھا۔

صبح انمول اٹھی تو اپنے ساتھ عرشان کی جگہ میر کو دیکھ کر
افسوس سے سر ہلا گی۔

وہ جانتی تھی کہ میر اپنے بیٹے سے جلس ہو رہا ہے لیکن وہ یہ بھی

جانتی تھی میر اپنے بیٹے سے پیار بھی بہت کرتا ہے۔

سارا دن تو عرشمان کا بھی زویا کبھی ماہ کے ہاتھ میں ہوتا تھا۔

ایہا بھی اپنے ننھے ہاتھوں سے اسے چھیڑتی تھی صبح وہ میر اور
انمول کے پاس تھا میر اس کو چھیڑ رہا تھا کہ عرشمان کے کھل کھلا
کر ہنس پڑا اور اس کے دونوں سائیڈ پر ڈمپل پڑتا تھا تو میر کا دھیان عرشمان کے ڈمپل پڑ
گیا تھا۔

تمہاری دعا قبول ہو گئی ہے پرنسز میرا تو ایک ڈمپل تھا تمہارے بیٹے کے دونوں گالوں پر ڈمپل ل ہیں اور یہ چیز اس نے مجھ سے چرائی آنکھیں تم پر چلی گئی ہیں اور ڈمپل مجھ پر اس نے منہ بسور کر کہا۔

میں جانتی ہوں کہ میرے بیٹے کے دونوں گالوں پر ڈمپل ہے۔

ہاں ہاں تمہارا سارا پیار پانے کے لئے دونوں گالوں پہ ڈمپل چرا لیا ہے میرا۔

کتنا پیارا لگتا ہے میرا بیٹا تو انمول نے جلدی سے اپنے بیٹے کے دونوں گالوں پر کس کر دیا۔

پرنسز کبھی میرے ڈمپل پر تو کبھی ایسا پیار نہیں کیا۔

میر کیا ہو گیا ہے آپ کو یہ ہمارا بیٹا ہے اور آپ اس سے بھی جلس ہو رہے ہیں کیا کروں میں آپ کا۔

آپ کا اور اس کا بلا کیا مقابلہ آپ میرا دل ہے اور یہ جگر کا ٹکرا۔

تو آئندہ پھر اس پٹاخے کی وجہ سے مجھے اگنور مت کرنا پرنسس ورنہ اسے اٹھا کر باہر پھنک دوں گا۔

میر آپ ہمارے بیٹے کو باہر پھینکیں گے وہ روہونسی سے ہوئی تھی۔

ارے نہیں پرنسز مطلب کہ زویا کو دے دوں گا وہ سنبھال لے گی میر نے جلدی سے صفائی دی۔

سارا دن انمول کو تو عرشان کی فکر ہی نہیں ہوتی تھی انمول اسے پیار سے عرش کہتی تھی کبھی کسی کے ہاتھ تو کبھی کسی کے ہاتھ ہوتا تھا زویا اور ماہ بھی اداس ہوتی تھی لیکن انمول انہیں حوصلہ دیتی تھی۔
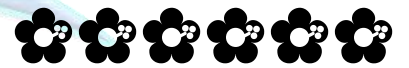
زویا کپڑے چینج کر کے باہر آئی تو زین کو شرٹ اتارتے ہوئے دیکھا اور زویا نے خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیری۔

زین مجھے نیند آئی ہے۔

لیکن مجھے نیند نہیں آئی لٹل فیری۔

زین ہمارا بے بی کب ہو گا مجھے بھی چاہیے۔

زویا جب اللہ کا حکم ہوا تب ہو جائے گا ہم کیا کر سکتے ہیں اس میں۔

زویا نے زین کو باتوں میں لگا کر سونے کی کوشش کی زین تم پہلے ہی ان دس مہینوں میں مجھے بہت تنگ کر چکے ہو۔

لٹل فیری تم سے کبھی میرا دل نہیں بھر سکتا تم مجھے جانتی ہو جتنی مزاحمت کرو اتنی ہی شدت سے پیار نچھاور کرتا ہوں تو زویا مزاحمت چھوڑ دی۔

وہ جانتی تھے کہ اب زین نے راہ فرار نہیں چھوڑا اور زین نے اس کے

ہونٹوں کو نشانہ بنایا تھا تھوڑی دیر بعد پیچھے ہوا تو زویا بگڑے تنفس کے ساتھ زین کو گھورا۔

لیکن وہ زویا کو اپنی ذات میں گم کرتا چلا گیا۔

✿✿✿✿✿✿
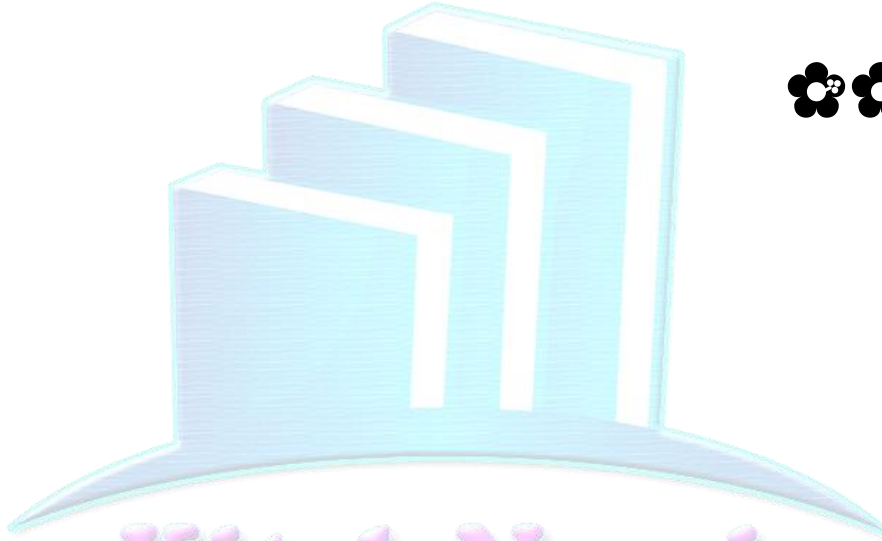
2سال بعد۔۔

عرشمان دو سال کا اور ابیہا 3 سال کی ہو گئی تھی۔

زین اور زویا نے ان سالوں میں بہت کوشش کی تھی کہ بچہ ہو جائے

ماہا نے ساحل کو بہت منایا جس کی وجہ سے وہ مان گیا تھا اور ماں ایک مہینے پہلے ہی پریگننٹ ہوئی تھی زویا کو ایک دفعہ پھر سے کمی محسوس ہوئی تھی۔

لیکن زویا نے ابیہا اور عرشان کو ہمیشہ اپنی اولاد ہی سمجھا تھا۔

ابھی سب بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ زویا اچانک طبیعت خراب ہوئی تھی وہ الٹیاں کرنے لگی تھی کچھ دنوں سے وہ اپنی طبیعت طبیعت ڈل ڈل محسوس کر رہی تھیں۔

زین جلدی سے ہاسپٹل لے کر گیا تھا جب وہ گھر آیا تو مٹھائی کا ڈبہ لایا تھا اس نے سب کا منہ میں میٹھا کروایا کہ وہ باپ بننے والا ہے۔

وہ بہت خوش تھا۔

سب نے اسے بہت مبارکباد دی۔

زویا تم اب خوش ہو نا۔

ہاں زین میں بہت ہوش میں ہمارا اپنا بچہ ہوگا میں اس کے ساتھ کھیلوں گی وہ ہمیشہ میرے پاس رہیں گے رات کو میرے پاس آئے گا وہ زین کے گلے لگ کر رونے لگی۔

ششش۔چپ کر جاؤ میری لٹل فیری رو کیوں رہی ہو تمہیں تو خوش ہونا چاہیے کہ تمہارے دعائیں قبول ہوگئی ہیں ۔

ہاں زین میں بہت خوشی جتنا اللہ کا شکر ادا کروں کم ہے کہ اللہ نے میری سن لی تو وہ دونوں بہت خوش تھے دونوں نے سجدہ شکر ادا کیا۔
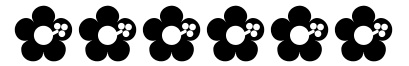
ایسے ہی دن مہینوں میں گزرتا کہ زین کو جب سے پتہ چلا تھا کہ ان کے گھر جڑوا بچے ہوں گے وہ تو ہواؤں میں اڑنا محسوس کر رہا تھا۔

ٹائم گزرتے ہوئے پتہ ہی نہیں چلا ماہ کی ڈلیوری کا ٹائم آیا اس کی حالت بہت کریٹیکل تھی ڈاکٹروں نے بہت مشکل سے آپریشن کیا تھا۔

ساحل نے رو رو کر اپنی محبت اور بچے ہو اللہ سے مانگا تھاا

تب جا کر اللہ نے سنی تھی اور ڈکٹر نے خوش خبری سنائی تھی۔

دونوں ماں بچہ سلامت ہے تو ساحل تو سجدے میں گر گیا تھا ماہ کے ساتھ رہتے ہوئے بہت بہت بہادر ہو گیا تھا۔

وہ اب خون سے ڈرتا نہیں تھا وہ ماہ کے ساتھ مل کر ہر مشکل کا مقابلہ کرتا تھا ہانیہ کی بھی ان سالوں میں شادی کر دی تھی۔

سب نے ساحل کو مبارک باد دی۔

ساحل نے اپنے بیٹے کو اپنے ہاتھوں میں اٹھایا تو چٹا چٹ اپنے بیٹے کو چوم لیا کالی گہری آنکھوں والا وہ بالکل اپنے باپ پر گیا تھا۔

ماہ تو اپنی اولاد کو دیکھ کر رونے لگ گئی تھی کتنا منع کیا تھا سب نے لیکن اسے اپنی اولاد چاہیے تھی جو کہ اب اس کے ہاتھ میں تھی۔

بہت بہت مبارک ہو ماہ اپ کو تم میں بھی مبارک ہو ساحل۔

تھینک یو ساحل ہمیشہ میرا ساتھ دینے کے لیے اور اس بات پر بھی میرا ساتھ دینے کے لیے ورنہ آج میری اولاد میرے ہاتھ میں نہ ہوتی۔

چار دن بعد ماہ کو بھی چھٹی مل گئی تھی سب بہت خوش تھے ماہا اور ساحل نے اپنے بیٹے کا نام شایان مرزا رکھا تھا اب بس زویا کی ڈیلیوری کا انتظار تھا پھر ایک پارٹی کرنے کا ارادہ تھا۔

زین جلدی نیچے چلو مجھے بھوک لگی ہے زویا نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

اوہو میرے دونوں بچوں کو بھوک لگی ہے اور میری لٹل فیری کو بھی بھوک لگی ہے۔

زین بس بھی کرو تم تو ہمیشہ مجھے شرمانے پر مجبور کر دیتے ہو میں کہہ رہی ہوں مجھے بھوک لگی ہو تمیں رومینس کا سوج رہا ہے صبح صبح۔

چلو نا نیچے ورنہ میں اکیلی چلی جاؤں گی۔

میری لٹل فیری تم کتنی خوبصورت لگ رہی ہو کہیں میری نظر ہی نہ لگ جائے زین نے اس کے بھرے بھرے وجود کو دیکھتے ہوئے کہا وہ مزید خوبصورت ہو گئی تھی۔

زین تمہاری نظر نہیں لگ سکتی جتنا تم نے مجھے پیار دیا ہے اتنا خیال رکھا ہے تمہارے نظر نہیں لگ سکتی۔

ہاہا میری جان میری لٹل فیری تم چلو میں فریش ہو کر آتا ہوں جلدی سے پھر اکٹھے ناشتہ کرتے ہیں دھیان سے جانا۔

تو زویا مسکراتے ہوئے چلی گئی ابھی زویا نے پہلی سیڑھی پڑ قدم رکھا تھا تو اس کا پاؤں پھسلا تھا اور وہ گرتی ہوئی نیچے آئی تھی اس کی چھیں پورے مینشن میں گونجی تھی۔

سب جلدی سے زویا کی طرف آئے زویا خون میں نہا گئی تھی زین نے ساکت نظروں سے اپنی لٹل فیری کو دیکھا تھا۔

جس کا خون بہ بہ کر زمین کو لال کر رہا تھا۔

لٹل فیری وہ چیختا ہوا وہاں پہ آیا تھا جلدی سے زویا کو اٹھایا اور ہاسپٹل لے گیا تھا۔

عرشمان اور ابیہہ فاطمہ کے پاس ہی تھے زویا کو جلدی سے اپریشن تھیٹر کی طرف لے گئے تھے۔

میر اسے میری نظر لگ گئی تھی کاش میں اسے نہ دیکھتا زین روتے ہوئے بولا۔

کچھ نہیں ہو گا ذہن تم فکر نہ کرو سب ٹھیک ہو گا زویا اور بچے ٹھیک ہوں گے۔

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر باہر آئی تو زین جلدی سے اس کے پاس گیا ڈاکٹر میری بیوی کیسی ہے۔

ان کی حالت بہت کریٹیکل ہے آپ یہ ان کاغذات پر دستخط کر دیں ہم اپ کے بچوں کو یا آپ کی بیوی کو ہی بچا سکیں گے۔

تو زین نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے ڈاکٹر کو دیکھا

کیا بکواس ہے یہ مجھے میری بیوی اور میرے بچے سہی سلامت چاہیے ورنہ اس پورے ہاسپٹل کو آگ لگا دوں گا تم لوگ جانتے نہیں ہو مجھے۔

سر پلیز دیکھیں ہمارے پاس ٹائم نہیں ہے آپ جتنا شور کریں گے اتنا ہی لیٹ ہو گا تم آپریشن شروع نہیں کر سکیں گے تو زین نے جلدی سے کاغذات پر دسخط کیے ڈاکٹر جلدی سے اندر چلے گئے۔

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر آئے تو زین جلدی سے ان کے پاس گیا ڈاکٹر کیا ہوا.

آئی ایم سوری مسٹر زین ہم آپ کے ایک بچے کو نہیں بچا سکتے اور ایک اور بری خبر ہے کہ آپ کی بیوی اب دوبارہ ماں نہیں بن سکتی

زین تو شوکڈ میں چلا گیا تھا

اور میری بیوی۔۔۔۔۔

ان کی حالت بھی بہت کراٹیکل تھی آپ کا بیٹا اور اب آپ کی بیوی اب خطرے سے باہر ہے۔

اور آپ کے بیٹی کی ڈیتھ ہو گئی ہے تو زین زمین پر بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا زویا کو بیٹی کا کتنا شوق تھا وہ اب کیا جواب دے پائے گا زویا کو۔

ذہن حوصلہ کرو۔

میر میں کیسے سنبھالوں گا زویا کو۔

ہم سب ہیں نا۔

اور تم زویا کو سنبھال سکتے ہو زین زویا کے پاس گیا تو زویا کی حالت بہت بری تھی وہ اس کے پاس جا کر بیٹھ گیا تھا۔

زین ہمارے بچے ٹھیک تو ہیں نا اس نے زین کو روتے ہوئے دیکھا۔

تو زین کی آنکھوں سے انسو بہنے لگے زین کچھ بولو نا ہمارے بچے۔

زویا زویا آرام سے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے زین بتاؤ نا

ہماری بیٹی نہیں رہی اور ہمارا بیٹا ٹھیک ہے۔

کیا کہہ رہے ہو میری بیٹی نہیں رہی وہ کیسے جا سکتی ہے تو زویا پھوٹ پھوٹ کر رو دیں تو زین نے اسے گلے لگایا۔

ماہا ساحل بھی آگئے تھے سب نے آکر زویا کو بہت حوصلہ دیا اور انمول نے اسے سمجھایا کہ جو اللہ کا حکم لیکن اب تمہیں اپنے بیٹے کے لیے خود کو سنبھالنا ہو گا اور بیٹے کو لا کر زویا کہ گود میں ڈالا تو زویا اسے گلے لگا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

وہ اپنی بیٹی کے لیے کتنی خوش تھی اور انمول نے اپنی بہترین دوست اس حالت میں دیکھ کر دل پھٹتا جا رہا تھا اسے ہی اب آپ نے بہترین دوست کو سنبھالنا تھا جیسے زویا نے انمول کو سنبھالا تھا مشکل تھا وقت میں۔

زویا کو بھی ایک ہفتے بعد چھٹی مل گئ تھی لیکن وہ اب بھی اپنی بیٹی کو یاد کر کے روتی تھی لیکن زین ہمیشہ اسے پیار سے سنبھالا تھا زین اور زویا کے بیٹے کا نام حدید شاہ رکھا تھا وہ بھی براؤن آنکھوں والا بہت خوبصورت بچہ تھا

سب نے مل کر زویا کا درد کم کرنے کی کوشش کی تھی آہستہ آہستہ وہ اس دکھ سے نکل رہی تھی۔

زویا کی وجہ سے وہ پارٹی نہیں کر سکتے تھے لیکن وہ ویسے ہی سب خوش تھے زویا نے اپنے بیٹے حدید کے ساتھ دل لگا لیا تھا زین بھی بہت خوش تھا اپنی بیٹے کے لے دکھ تھا لیکن اسے اب زویا کے ساتھ ساتھ خوش رہنا تھا ایہا کو یہ براؤن آنکھوں والا بچہ بہت پسند آیا تھا وہ عرشمان کے ساتھ ساتھ اب حدید کے ساتھ بھی کھیلتی تھی۔

-----10 سال بعد-------

میر کی گیارویں سالگرہ تھی جو سب نے دھوم دم سے منائی جا رہی تھی ایک دفعہ پھر سے پورا سلطان مینشن سجا ہوا تھا۔

ابیہا 13 سال کی۔

عرشمان11 سال کا

اور حدید اور شایان مرزا دونوں 10 سال کے تھے۔

ان 10 سالوں میں میر اور انمول کی ایک اور بیٹی ہو گئی تھی جس کا نام انہوں نے میرب شاہ رکھا تھا اس کی آنکھیں گرے کلر کی تھیں وہ چھوٹی سی گڑیا ہی لگتی تھی۔

وہ اس شاہ خاندان کی اکلوتی لڑکی تھی شاہ خاندان کہ اسی لیے سب کی آنکھوں کا تارا تھی۔

اور سب سے زیادہ تو عرشان اپنی بہن کے لیے بہت پوزیسو تو اپنی بہن کے لئے جان دے بھی سکتا تھا اور لے بھی سکتا تھا۔

اپنی بہن سے بے حد پیار کرتا تھا۔

اور ایک اور ایسا انسان تھا جو کہ اس چھوٹی سی گڑیا کا دیوانہ تھا۔

آبی آبی کہاں ہو آپ۔

حدید نے ڈھونڈتے ہوئے کیا۔

حدید کتنی دفعہ کہا ہے وہ آپ کی خالہ ہے اسے خالہ کہا کرو یا آپی کہہ لیا کرو۔

زویا نے ڈانٹ کر کہا تو آبی مسکرا دی کوئی بات نہیں آپی چھوٹا سا بچہ ہے آہستہ آہستہ سمجھ جائے گا

ابیہا کی ماں فاطمہ ان 10 سالوں میں چل بسی تھی ساجدہ بیگم بھی گزر گئی تھی جس کی وجہ سے ماہ اور ساحل ھاد اکیلے رہ گئے تھے۔

نہیں ابیہا ابھی بتاؤں گی تو یہ آگے جا کر سمجھے گا۔

نہیں نہیں ماما یہ میری آبی ہے اور آبی ہی رہیں گی ہمیشہ یہ نہ میری بہن ہے اور نہ ہی خالہ۔

تو سب اس کی بات پر ہنسنے لگے وہ بہت ضدی تھا بالکل اپنے تایا پر گیا۔

حدید تم بہت ضدی ہوتے جا رہے ہو تم کیوں نہیں سمجھتے ہو۔

زویا جان بس بھی کرو ہمارے بیٹے کو کیوں ڈانٹ رہی ہو۔

زین تم دیکھ رہے ہو نہ کتنا ضدی ہوتا جا رہا ہے زویا بس بھی کرو آہستہ آہستہ سمجھ جائے گا میر نے کہا۔

ٹھیک ہے اب یہ آگے جا کر کوئی مشکل کھڑی کرے گا تو پھر آپ سب مجھے مت کہیے گا۔

آپی رہنے دیے نا میں اسے ٹھیک کر دوں گی ایہا نے حدید کی سائیڈ لینا چاہی۔

زویا نے گھور کر اسے دیکھا۔

ایہا تم نے اسے بگاڑ دیا ہے تم ہی سب سے زیادہ لاڈ پیار کرتی ہو۔۔

آپی یہ چھوٹا سا بھائی ہے میرا میں تو عرشان اور حماد میرب سے بھی اتنا ہی پیار کرتی ہوں۔

تو حدید کو اپنا بھائی کہا جانا برا لگا تھا لیکن اگنور کر گیا۔

تو ایہا نے مسکرا کر حدید کو دیکھا۔

شایان اور میرب ایہا کو آپی ہی کہتے تھے

عرش اپنے موڈ کا تھا لیکن وہ بھی ایہا کو اپنی بہن ہی سمجھتا تھا اور بہت عزت کرتا تھا۔

عرش شاہ۔۔

عرش بالکل اپنے باپ پر گیا تھا لیکن انکھیں اپنی ماں پر چلی گئی تھی نیلی۔

بے حد خوبصورت بے حد ضدی اور جنونی جو چیز چاہیے ہوتے تھے اسے لے لیتا تھا ورنہ وہ چیز ہی توڑ دیتا تھا ہم اگر وہ اسے نہ ملتی۔

میرب شاہ۔۔

بالکل معصوم سی گڑیا اپنی ماں پر گئی تھی اور اس کی گرے آنکھیں اس کی آنکھیں سب کو اپنی طرف متوجہ کرتی تھی اسے بس ایک شخص سے ڈر لگتا تھا اور وہ تھا ھاد مرزا۔

عرش آپ کی پھپھو آنے والی ہے ساتھ میں ساحل پھپا اور ھاد بھی آنے والا ہے۔

عرش شایان اور حدید میں بہت دوستی تھی ایک جسم ایک جان تھے۔

تو شان کا سن کر میرب جلدی سے کمرے میں چلی گئی اتنے میں ماہا بھی آگئی تو ھاد نے سب کو سلام کیا۔

شایان میں سب کی جان بستی تھی میر اور زین بھی اپنی بہن کے اس فتنے کو بہت ہی زیادہ پیار کرتے تھے وہ ان کی بہن کی اکلوتی اولاد تھی کیوں نہ پیار کرتے۔

شایان مرزا۔۔

شایان بالکل اپنے باپ پر گیا تھا کالی گہری آنکھیں لیکن وہ اپنی ماں سے دو ہاتھ آگیا تھا بے حد جنون طبیعت اپنی چیزوں پر نظر نہ برداشت کرنے والا ھاد مرزا۔

کوئی کہہ نہیں سکتا تھا کہ اتنا معصوم بچہ اتنا جنونی بھی ہو سکتا ہے۔

ممانی میرو کہاں ہے بیٹا وہ اپنے کمرے ہے۔

اوکے ممانی میں جا کر مل کے آتا ہوں تو وہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے گیا تو عرشان کی نظروں نے شایان کا دور تک پیچھا کیا تھا۔

عرش بہت سنجیدہ طبیعت اور سمجھدار بچا تھا۔

شایان کمرے میں داخل ہوا تو اسے کمرے میں کوئی نظر نہ آیا۔

باربی کہاں ہو تم چلو باہر آؤ۔

اگر تم باہر نہ آئی تو پتہ ہے نا میں اپنے طریقے سے باہر نکالوں گا اس کے لہجے میں دیوانگی تھی۔

چلو شاباش باہر آؤ۔

تو میرب جلدی سے باہر آئی

میں آگئی شان۔ڈرتے ہوئے بولا۔

میرو کہاں تھی تم۔

میں اس بیڈ کے نیچے چھپی تھی۔

باربی تم جتنا مرضی مجھ سے چھپ لو لیکن میں تم کو ڈھونڈ نکالوں گا شان نے اس کے کان میں کہا۔

اس نے میرو کو دیکھا جو بلیو کلر کا فراک پہنے کھڑی تھی اس کی گرے آنکھیں بالکل وہ کوئی باربی ڈول ہی لگ رہی تھی۔

20سال بعد۔۔ 🔥🔥

ڈیول ہم وہ لڑکی لے آئے ہیں کہاں ہیں وہ ڈیول کی سرد آواز اس اندھیرے کمرے میں گونجی۔

جاؤ لے کر آؤ اسے یہاں۔

And don't touch her

اس کی ایک دفعہ پھر سے سرد آواز گونجی تو آدمیوں نے اپنا خشک ہلک تر کیا تھا۔

جی ڈیول۔

چھوڑ دو چھوڑ دو مجھے کون ہو تم لوگ۔

اب وہاں صرف اندھیرے میں ہلکی سی روشنی تھی جس میں ڈیول کی نیلی آنکھیں نظر آرہی تھی۔

بے بی گرل۔۔۔۔۔۔

اس آواز سے اس لڑکی کا وجود تھما تھا۔

U r only mine baby girl

The End 🔥🔥🔥

Kya app log is novel ka sesion 2 pasand karay ge

Apni raye zaror de jiyea ga app log mujah intizar

Rahay ga Fadback ka